﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد 17 | جمعۃ المبارک 16؍جولائی 2010ء | 04؍شعبان 1431 ہجری قمری ❁ 16؍وفا 1389 ہجری شمسی | شمارہ 29

حرمت جان و مال و آبرو

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنے خطبہ میں منیٰ کے اندر یوم النحر میں فرمایا: یقیناً تمہارے خون اور تمہارے اموال اور تمہاری آبروئیں تم پر حرام ہیں جیسا کہ تمہارے اس دن کی حرمت تمہارے اس مہینہ کی حرمت تمہارے اس شہر کی حرمت۔ (بخاری ومسلم)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام﴾

مختلف قسم کے ابتلاء اور عوارض انسان پر آتے ہیں اور یہ خدا تعالیٰ کی آزمائش ہے۔ ایسی صورت میں جو لوگ اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی اور اس کی تقدیر کے لئے سر تسلیم خم کرتے ہیں وہ بڑی شرح صدر سے کہتے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ایسے لوگوں کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اُوْلٰٓئِکَ عَلَیْھِمْ صَلَوٰتٌ۔ یعنی یہی وہ لوگ ہیں جن کے حصہ میں اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت آتی ہے۔

ابتلاء اسی واسطے آتے ہیں کہ صادق جُدا ہو جائے اور کاذب جُدا۔ ایسے ابتلاء جب آویں تو مردانہ طریق سے ان کا مقابلہ کرنا چاہئے

❁...... ’’بعض آدمی دیکھے گئے ہیں کہ جب کوئی ابتلاء آ جائے تو گھبرا اُٹھتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے شکوہ کرنے لگتے ہیں۔ اُن کی طبیعت میں ایک افسردگی پائی جاتی ہے کیونکہ وہ صلح جو کُلّی طور پر خدا تعالیٰ سے ہونی چاہئے اُن کو حاصل نہیں ہوتی۔ خدا تعالیٰ سے انسان کی اُسی وقت تک صُلح رہ سکتی ہے کہ جب تک اُس کی مانتا رہے۔ یہ بھی یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کا معاملہ ایک دوست کا معاملہ ہے، کبھی ایک دوست دُوسرے کی مان لیتا ہے اور دُوسرے وقت اُس کو اس دوست کی ماننی پڑتی ہے اور یہ تسلیم خوشی اور انشراح صدر سے ہونی چاہئے نہ کہ مجبوراً۔

اللہ تعالیٰ ایک جگہ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ (البقرہ:156) یعنی ہم آزماتے رہیں گے کبھی ڈرا کر، کبھی بھوک سے، کبھی مالوں اور ثمرات وغیرہ کا نقصان کر کے۔ یہاں ثمرات میں اولاد بھی داخل ہے اور یہ بھی کہ بڑی محنت سے کوئی فصل تیار کی اور یکا یک اُسے آگ لگ گئی اور وہ تباہ ہو گئی۔ یا دیگر اُمور کے لئے محنت اور مشقّت کی مگر نتیجہ میں ناکام رہ گیا۔ غرض مختلف قسم کے ابتلاء اور عوارض انسان پر آتے ہیں اور یہ خدا تعالیٰ کی آزمائش ہے۔ ایسی صورت میں جو لوگ اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی اور اس کی تقدیر کے لئے سر تسلیم خم کرتے ہیں وہ بڑی شرح صدر سے کہتے ہیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ کسی قسم کا شکوہ اور شکایت یہ لوگ نہیں کرتے۔ ایسے لوگوں کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اُوْلٰٓئِکَ عَلَیْھِمْ صَلَوٰتٌ یعنی یہی وہ لوگ ہیں جن کے حصہ میں اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں لوگوں کو مشکلات میں راہ دکھا دیتا ہے۔ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ بڑا ہی کریم و رحیم اور بامروّت ہے۔ جب کوئی شخص اس کی رضا کو مقدّم کر لیتا ہے اور اُس کی مرضی پر راضی ہو جاتا ہے تو وہ اُس کو اُس کا بدلہ دیئے بغیر نہیں چھوڑتا‘‘۔

(ملفوظات جلد اول جدید ایڈیشن صفحہ 254-255)

❁...... ’’خدا تعالیٰ کے مامور پر ایمان لانے کے ساتھ ابتلاء ضروری ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ (العنکبوت:3) کیا لوگوں نے سمجھا کہ چھوڑے جائیں گے یہ کہنے پر کہ ہم ایمان لائے اور آزمائے نہ جائیں گے۔ گویا ایمان کی شرط ہے آزمایا جانا۔ صحابہ کرام کیسے آزمائے گئے۔ ان کی قوم نے طرح طرح کے عذاب دیئے۔ ان کے اموال پر بھی ابتلاء آئے، جانوں پر بھی، خویش و اقارب پر بھی۔ اگر ایمان لانے کے بعد آسائش کی زندگی آ جاوے تو اندیشہ کرنا چاہئے کہ میرا ایمان صحیح نہیں۔ کیونکہ یہ سنت اللہ کے خلاف ہے کہ مومن پر ابتلاء نہ آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی نہیں ہو سکتا۔ وہ جب اپنی رسالت پر ایمان لائے تو اسی وقت سے مصائب کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ عزیزوں سے جُدا ہوئے۔ میل ملاپ بند کیا گیا۔ ملک سے نکالے گئے۔ دشمنوں نے زہر تک دے دیا۔ تلواروں کے سامنے زخم کھائے۔ اخیر عمر تک یہی حال رہا۔ پس جب ہمارے مقتداء و پیشوا کے ساتھ ایسا ہوا تو پھر اس پر ایمان لانے والے کون ہیں جو بچے رہیں۔ ایسے ابتلاء جب آویں تو مردانہ طریق سے ان کا مقابلہ کرنا چاہئے۔ ابتلاء اسی واسطے آتے ہیں کہ صادق جُدا ہو جائے اور کاذب جُدا۔ خدا رحیم ہے مگر وہ غنی اور بے نیاز بھی ہے۔ جب انسان اپنے ایمان کو استقامت کے ساتھ مدد نہ دے تو خدا تعالیٰ کی مدد بھی منقطع ہو جاتی ہے۔ بعض آدمی صرف اتنی سی بات سے دہریہ ہو جاتے ہیں کہ ان کا لڑکا مر گیا یا بیوی مر گئی یا رزق کی تنگی ہو گئی۔ حالانکہ یہ ایک ابتلاء تھا جس میں پورا نکلتے تو انہیں اس سے بڑھ کر دیا جاتا‘‘۔

(ملفوظات جلد پنجم جدید ایڈیشن صفحہ 444-445)

شہداء لاہور میں سے آٹھ مزید شہداء کا ذکرِ خیر

ان سب شہداء میں بعض اعلیٰ صفات قدرِ مشترک کے طور پر نظر آتی ہیں۔ مثلاً ان کا نمازوں کا اہتمام اور اپنے بچوں اور گھر والوں کو بھی اس طرف توجہ دلانا، تہجد اور نوافل کا التزام، جذبۂ شوقِ شہادت، گھریلو زندگی میں اور گھر سے باہر بھی ہر جگہ اخلاقِ حسنہ کا مظاہرہ، دین کو دنیا پر مقدم رکھنا، جماعتی غیرت کا بے مثال اظہار، اطاعتِ نظام کا غیر معمولی نمونہ، دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے سارے حقوق کی ادائیگی کے باوجود جماعت کے لئے وقت نکالنا، پھر یہ کہ خلافت سے غیر معمولی تعلق، محبت اور اطاعت کا اظہار۔

یہ شہداء جو شہادت کے مقام پر پہنچے یقیناً یہ شہادت کا رتبہ ان کے لئے عبادتوں کی قبولیت اور حقوق العباد کی ادائیگی کا حق ادا کرنے کی سند لئے ہوئے ہیں۔

یہ لوگ تھے جنہوں نے عبادات اور اعمالِ صالحہ کے ذریعہ سے نظامِ خلافت کو دائمی رکھنے کے لئے آخر دم تک کوشش کی اور اس میں نہ صرف سرخرو ہوئے بلکہ اس کے اعلیٰ ترین معیار بھی قائم کئے۔

ہمارا فرض ہے کہ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے ان قربانیوں کا حق ادا کریں۔

شام کے سابق امیر جماعت مکرم نذید المرادنی صاحب مرحوم کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 9/جولائی 2010ء بمقام بیت الفتوح۔لندن

(لندن 9 جولائی 2010ء) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد بیت الفتوح میں ارشاد فرمایا۔ تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ نے شہداء لاہور کا جو ذکرِ خیر گزشتہ چند خطبات سے جاری ہے اسی کو آگے بڑھاتے ہوئے مزید آٹھ شہداء کا ذکر فرمایا۔ آج کے خطبہ جمعہ میں جن شہداء کرام کا تذکرہ ہوا ان کے اسماء درج ذیل ہیں۔

مکرم احسان احمد خان صاحب شہید ابن مکرم وسیم احمد خان صاحب، مکرم منور احمد قیصر صاحب شہید ابن مکرم میاں عبدالرحمان صاحب، مکرم حسن خورشید اعوان صاحب شہید ابن مکرم خورشید اعوان صاحب، مکرم محمود احمد شاد صاحب شہید مربی سلسلہ ابن مکرم چوہدری غلام احمد صاحب، مکرم وسیم احمد صاحب شہید ابن مکرم عبدالقدوس صاحب، مکرم وسیم احمد صاحب شہید ابن مکرم محمد اشرف صاحب، مکرم نذیر احمد صاحب شہید ابن مستری محمد یاسین صاحب، مکرم محمد حسین صاحب شہید ابن مکرم نظام دین صاحب۔

اسی طرح حضور نے مکرم ڈاکٹر عمر احمد صاحب شہید (جن کا ذکرِ خیر پہلے ہو چکا ہے) کے چند مزید واقعات بتائے۔ حضور نے آخر پر فرمایا کہ یہ ذکر جو میں نے شہداء کا کیا ہے اس میں ہمیں ان سب میں بعض اعلیٰ صفات قدرِ مشترک کے طور پر نظر آتی ہیں۔

ان کا نمازوں کا اہتمام اور نہ صرف خود نمازوں کا اہتمام بلکہ اپنے بچوں اور گھر والوں کو بھی اس طرف توجہ دلانا۔ اس لئے انہیں فکر تھی کہ نمازیں ان کی اور ان کے اہل کی اس دنیا میں بھی اور اخروی زندگی میں بھی خیر اور بھلائی کی ضمانت ہیں۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کے راستے عبادات سے ہی متعین ہوتے ہیں۔ پھر ان سب میں ہم نماز جمعہ کا خاص اہتمام دیکھتے ہیں۔ پھر بہت سے ایسے ہیں جو تہجد کا التزام کرنے والے ہیں۔ بعض اس کوشش میں رہتے تھے کہ نوافل اور تہجد کی ادائیگی ہو۔ اکثر نوجوان شہداء میں بھی اور بڑی عمر کے شہداء میں بھی یہ خواہش بڑی شدت سے نظر آتی ہے کہ ہمیں شہادت کا رتبہ ملے۔ اسی طرح دوسرے اخلاقِ حسنہ ان میں کثرت سے نظر آتے ہیں۔ یہ اخلاقِ حسنہ گھریلو زندگی میں بھی ہیں اور گھر سے باہر کی زندگی میں بھی ہیں۔ جماعتی کارکنوں اور ساتھیوں کے ساتھ جماعتی خدمات کی بجا آوری کے وقت بھی ان اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ ہو رہا تھا تو اپنے کام اور کاروبار کی جگہوں پر بھی اپنے ساتھ کام کرنے والوں کو اپنے اعلیٰ اخلاق سے اپنا گرویدہ بنایا ہوا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ پس یہ شہداء جو شہادت کے مقام پر پہنچے یقیناً یہ شہادت کا رتبہ ان کے لئے عبادتوں کی قبولیت اور حقوق العباد کی ادائیگی کا حق ادا کرنے کی سند لئے ہوئے ہیں۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ صرف اپنی عبادتوں اور حسنِ اخلاق پر ہی ان لوگوں نے بس نہیں کی بلکہ اپنی ذمہ داریوں کی جزئیات کو بھی نبھایا۔ یہ لوگ اپنے اس عہد کو بھولے نہیں کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ ان شہداء میں بعض نوجوان تھے جن کے والدین بفضلہٖ تعالیٰ حیات ہیں۔ ان کے حقوق بھی ہمہ وقت ان جوان شہیدوں نے ادا کئے۔ یہ اعتماد اور یہ حقوق کی ادائیگی ہے جو حسین معاشرے کے قیام اور اپنی زندگی کو بھی جنت نظیر بنانے کے لئے ان لوگوں نے قائم کیا اور پھر اللہ تعالیٰ نے بھی کتنا بڑا اجر عطا فرمایا کہ دائمی زندگی کی ضمانت دے دی۔

حضور نے فرمایا کہ پھر ان سب میں ایک ایسی قدرِ مشترک ہے جو نمایاں ہو کر چمک رہی ہے اور وہ ہے جماعتی غیرت کا بے مثال اظہار۔ اطاعتِ نظام کا غیر معمولی نمونہ، جماعت کے لئے وقت قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہنا، دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے سارے حقوق کی ادائیگی کے باوجود جماعت کے لئے وقت نکالنا اور صرف ہنگامی حالت میں ہی نہیں بلکہ عام حالات میں بھی کئی کئی گھنٹے وقت دینا اور بعض اوقات کھانے پینے کا بھی ہوش نہ رہنا۔ اور پھر یہ کہ خلافت سے غیر معمولی تعلق، محبت اور اطاعت کا اظہار۔

پس یہ لوگ تھے جنہوں نے عبادات اور اعمالِ صالحہ کے ذریعے سے نظامِ خلافت کو دائمی رکھنے کے لئے آخر دم تک کوشش کی۔ اور اس میں نہ صرف سرخرو ہوئے، بلکہ اس کے اعلیٰ ترین معیار بھی قائم کئے۔ اپنے اپنے دائرے میں یہ لوگ خلافت کے دست و بازو بنے ہوئے ہیں۔ یہ سلطانِ نصیر تھے خلافت کے لئے جن کے لئے خلیفہ وقت دعا کرتا رہتا ہے کہ مجھے عطا ہوں۔

حضور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان سب کے درجات بلند فرماتا رہے۔ اپنے پیاروں کے قرب سے ان کو نوازے۔ یہ شہداء تو اپنا مقام پا گئے، مگر ہمیں بھی ان قربانیوں کے ذریعے سے یہ توجہ دلا گئے ہیں کہ اے میرے پیارو! میرے عزیزو! میرے بھائیو! میرے بیٹو! میرے بچو! میری ماؤں! میری بہنو! اور میری بیٹیو! ہم نے تو صحابہ کے نمونے پر چلتے ہوئے اپنے عہدِ بیعت کو نبھایا ہے مگر تم سے جاتے وقت یہ آخری خواہش کا اظہار کرتے ہیں کہ نیکیوں اور وفا کی مثالوں کو ہمیشہ قائم رکھنا۔

حضور نے فرمایا کہ پس ہمارا کام ہے اور فرض ہے کہ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے ان قربانیوں کا حق ادا کریں۔ ان کے بیوی بچوں کے حق بھی ادا کر کے اپنی ذمہ داریوں کو نبھائیں۔ ان کے چھوٹے بچوں کی تربیت کے لئے جہاں نظامِ جماعت اپنے فرض ادا کرے وہاں ہر فردِ جماعت ان کے لئے دعا بھی کرے۔ اللہ تعالیٰ تمام لواحقین کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ ان کی پریشانیوں، دکھوں اور تکلیفوں کو دور فرمائے اور خود ہی ان کا مداوا کرے۔ انسان کی کوشش جتنی بھی ہو اس میں کمی رہ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو صحیح تسکین کے سامان پیدا فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لئے تسکین کے سامان پیدا فرمائے اور ان کے بہتر حالات کے سامان پیدا فرمائے۔ پس ان شہداء کے ورثاء کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں اور احبابِ جماعت اپنے لئے بھی دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی دشمن کے ہر شر سے محفوظ رکھے۔ کیونکہ دعاؤں کی آج کل بہت زیادہ ضرورت ہے۔ پاکستان میں حالات جو ہیں وہ بدتر ہی ہو رہے ہیں۔ مخالفت بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر شر سے بچائے اور ان شریروں کے شر ان پر الٹائے اور ہر احمدی کو ثباتِ قدم عطا فرمائے۔

خطبہ کے آخر پر حضور انور نے مکرم نذیر شفیق المرادنی صاحب سابق امیر جماعت سیریا کا ذکرِ خیر فرمایا جن کی 30 جون 2010ء کو 67 سال کی عمر میں وفات ہوئی۔ حضور نے مختصراً ان کی دینی و جماعتی خدمات، خلافت سے محبت اور اخلاص و وفا کا ذکر فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد مرحوم کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی۔

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر 102

90ء کی دہائی کے بعض مخلص احمدی (5)

مکرم محمد ابراہیم اِخلف صاحب (قسط دوم اخیر)

گزشتہ قسط میں ہم نے مکرم ابراہیم اخلف صاحب کی زبانی ان کے احمدی ہونے اوران کی تبلیغی سرگرمیوں کے بارہ میں کچھ واقعات کا ذکر کیا تھا۔اس قسط میں ان کے حوالے سے باقی امور کے علاوہ ان کی اہلیہ کے قبول احمدیت کا واقعہ بھی بیان کریں گے۔

إِنِّیْ مُهِيْنٌ مَّنْ أَرَادَ إِهَانَتَکَ

مکرم ابراہیم اخلف صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

1۔میں ہالینڈ کی لیڈن یونیورسٹی میں پڑھ رہا تھا جب ہالینڈ کے قومی ٹیلیویژن نے ایک لائیو پروگرام میں اسلام کا نقطہء نظر بیان کرنے کے لئے بعض مسلمان طلباء کا انتخاب کیا جن میں ایک میں اور ایک امیر صاحب ہالینڈ مکرم ہبۃ النور صاحب کا بیٹا لطیف بھی شامل تھا۔اس پروگرام میں خدا کے فضل سے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودات کی روشنی میں حقیقی اسلامی نقطہ نظر پیش کرنے کی توفیق ملی جبکہ دیگر مسلمان طلباء نے ایسی صورت پیش کی کہ پروگرام کی میزبان کو کہنا پڑا کہ اس صورتحال کے پیش نظر میں کہہ سکتی ہوں کہ اگلے بیس سال میں اسلام ختم ہو جائے گا۔تاہم دیکھنے والوں نے میرے موقف کو بہت سراہا اور کہا کہ آپ نے اسلام کا درست طور پر دفاع کیا ہے۔

اس واقعہ کے بعد ایک دن میں نے ارادہ کیا کہ میں اس علاقے کی مسجد کے امام شیخ خلیل سے ملوں تا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دو کتب خطبہ الہامیہ اورالاستفتاء کے بارہ میں ان کی رائے پوچھوں جو میں نے انہیں کچھ دنوں سے پڑھنے کیلئے دی ہوئی تھیں۔گو کہ میں نے بعض احمدیوں سے مولویوں کے بارہ میں بہت کچھ سنا تھا لیکن میں سمجھتا تھا کہ اتنا برا تو شاید کوئی بھی نہیں ہوتا شاید بعض احباب اس میں کسی قدر مبالغہ آرائی سے کام لیتے ہوں گے، لیکن اس واقعہ کے بعد مجھے یقین ہو گیا کہ یہ اس سے بہت زیادہ برے ہیں جتنا کہ بیان کیا جاتا ہے۔یہ رمضان کے مہینے کا ظہر اور عصر کے درمیان کا وقت تھا۔رمضان کی وجہ سے مسجد میں کافی لوگ موجود تھے۔ مجھے دیکھ کر بہت سے لوگ میری طرف آئے اور کہنے لگے کہ ٹی وی پروگرام میں آپ نے اسلام کا بہت اچھے طریق پر دفاع کیا تھا چنانچہ بعض میرے ساتھ مصافحہ کر رہے تھے اور بعض دعائیں دے رہے تھے۔بہر حال جب میں شیخ خلیل سے ملنے کے لئے انکے کمرہ میں داخل ہوا تو ہمارے درمیان کچھ اس طرح سے بات ہوئی:

شیخ خلیل: او گمراہ!

ابراہیم اِخلف: آپ مجھے ایسا کیوں کہتے ہیں؟

شیخ خلیل: اس لئے کہ تم قادیانی ہو۔پھر مجھے گالی گلوچ اور لعن طعن سے بھر پور کلام سنایا۔

ابراہیم اِخلف: کیا آپ نے وہ دو کتب پڑھی تھیں جو چند دن قبل میں نے آپ کو دی تھیں؟

شیخ خلیل: مجھے ان کو پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے پہلے ہی تم لوگوں کی اصلیت کا علم ہے۔تم پکے گمراہ ہو بلکہ تم تو عیسائیوں سے بھی بڑھ کر گمراہ ہو۔

ابراہیم اِخلف: ہم تو یہ مانتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔آپ بتائیں آپ کے عقیدہ کے مطابق عیسیٰ علیہ السلام کہاں ہیں؟

شیخ خلیل نے بولے بغیر اپنی انگلی سے آسمان کی طرف اشارہ کر دیا۔

ابراہیم اخلف: عیسائیوں کے عقائد کے مطابق عیسیٰ علیہ السلام کہاں ہیں؟

شیخ خلیل نے دوبارہ بولے بغیر اپنی انگلی سے آسمان کی طرف اشارہ کر دیا۔

ابراہیم اخلف: ابھی ابھی آپ نے مجھے کہا تھا کہ میں عیسائیوں سے بھی زیادہ گمراہ ہوں لیکن اپنے جواب پر غور کر کے ذرا بتائیں کہ عیسائیوں جیسے عقائد کس کے ہیں؟

شیخ خلیل غصہ میں آکر اپنی کرسی سے اٹھا اور مجھے گردن سے پکڑ لیا اور زور زور سے چلّانے لگا۔اتنے میں کسی نے دروازہ کھول کر پوچھا کہ کیا ماجرا ہے؟ تو اس نے کہا یہ کافر ہے اور خطبہ الہامیہ پکڑ کر کہنے لگا کہ یہ قادیانیوں کا قرآن ہے۔اور یہ لوگ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ اَحْمَدُ رَسُولُ اللّٰہِ پڑھتے ہیں اور اس طرح کے جھوٹ بولنے لگا جس کا میں تصور نہ کر سکتا تھا۔میری آنکھوں کے سامنے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی پوری ہو رہی تھی اور میں نے خود دیکھ لیا کہ یہ انہی علماء میں سے ایک ہے جن کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان کے نیچے بدترین مخلوق قرار دیا ہے۔بہر حال اس مولوی نے وہاں موجود لوگوں کو میرے خلاف اس قدر بھڑکا دیا کہ کچھ لمحات کے لئے مجھے اپنی خبر نہ رہی اور جب ذرا سنبھلا تو دیکھا کہ میں فرش پر گرا ہوا تھا اور میرے ناک سے خون بہہ رہا تھا۔اور لوگ شاید میرے آخری لمحات سمجھ کر ایک دوسرے سے پہلے ثواب کمانے کے جوش میں مجھے مارتے چلے جا رہے تھے، بیچ بیچ میں یہ بھی آوازیں آ رہی تھیں کہ اس مرتد کو قتل کر دو۔ میں نے سوچا یہاں پر رکنے کا انجام موت ہے۔لیکن اگر میں یہاں سے بھاگ نکلا تو کل یہی لوگ احمدیوں پر ہنسیں گے کہ یہ بزدل لوگ ہیں۔ لہٰذا یہ سوچ کر میں نے فیصلہ کر لیا کہ جو بھی ہو جائے میں خود یہاں سے نہیں جاؤں گا۔اسی مار دھاڑ میں چند لوگوں نے نہ جانے کیسے مجھے ان کے چنگل سے نکال کر مسجد کے باہر لا کھڑا کیا۔اس وقت میری یہ حالت تھی کہ نہ جسم پر کوٹ باقی رہا تھا اور نہ پاؤں میں جوتا جبکہ باہر سخت سردی تھی۔ اتنے میں مسجد سے ایک شخص نکلا جس کے پاس میرا جوتا تھا۔ میں نے کہا میرا جوتا دے دو۔ اس نے کہا: تم جوتے کے بھی قابل نہیں ہو۔بہر حال میرے دو تین بار کہنے پر آخر اس نے جوتا دے دیا اور میں اسی حالت میں گھر تو واپس آ گیا لیکن اس واقعہ کو بھلانے کے لئے مجھے کافی وقت لگا۔

کچھ عرصہ بعد اسی امام مسجد نے ہالینڈ کی گورنمنٹ کے خلاف نازیبا کلمات کہے جن کی بنا پر انہیں عدالت میں طلب کیا گیا۔چونکہ ہالینڈ میں غیر ملکیوں کے خلاف بعض لوگوں میں بہت نفرت پائی جاتی ہے اس لئے شاید کچھ سرپھرے بھی اس وقت عدالت میں پہنچ گئے اور جب یہ مولوی عدالت میں داخل ہونے لگا تو ان میں سے ایک نے مولوی کے منہ پر تھوک دیا جبکہ عدالت نے بھی اس کے لئے سخت قسم کی وارننگ جاری کی۔یوں اللہ تعالیٰ کا اپنے مسیح سے کیا ہوا وعدہ یہاں بھی پورا ہوا۔چنانچہ حضور علیہ السلام کی شان میں گستاخی کرنے والے کو رسوائیوں کا سامنا کرنا پڑا۔

2۔میں اپنے بھائیوں کے ساتھ اپنے گاؤں میں بہت زیادہ تبلیغ کیا کرتا تھا یہاں تک کہ احمدیت کا نام وہاں پر بہت مشہور ہو گیا۔ہمارے گھر کے قریب ایک صومالی نوجوان رہتا تھا جو ہماری مخالفت کرنے لگا اور اس میں اتنا بڑھا کہ جماعت کے خلاف غلط پروپیگنڈہ کرنے لگا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہمارے بہت سے دشمن اسی بستی میں ہی پیدا ہو گئے۔میں نے اپنی طرف سے اسے اور اس کے تمام خاندان کو جماعت احمدیہ کے عقائد کے بارہ میں مکمل وضاحت کر دی لیکن انہوں نے تکبر اور غرور کی وجہ سے کچھ بھی ماننے سے انکار کر دیا۔میں جہاں بھی تبلیغ کیلئے جاتا یہ شخص وہیں پہنچ جاتا اور میری بات کاٹنے لگتا اور غلط سلط امور اور وساوس پھیلا کر لوگوں کو بد دل کرنے کی کوشش کرتا۔بلکہ ایک دن مجھے مارنے کے بھی درپے ہو گیا۔بہر حال ایک دن کسی ایسی ہی صورتحال میں میرے دل سے دعا نکلی کہ اے خدا میں اسے سمجھاتا ہوں تو سمجھتا نہیں بلکہ اس کے بالمقابل شیطان بن کر ہر ہدایت کی راہ پر بیٹھتا ہے اور مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں بدزبانی اور گستاخی کرتا ہے۔اے خدا تو ہی اسے سبق سکھا اور اس پر احمدیت کی سچائی ظاہر فرما دے۔ یہ شخص اپنی حرکتوں سے باز نہ آیا بلکہ ان میں بڑھتا چلا گیا۔ایک دن یہ سائیکل پر کہیں جا رہا تھا کہ کار سے ٹکرا کے اس کے نیچے آ گیا۔ اس کی پسلیاں ٹوٹ گئیں اور ناک و منہ سے خون نکلنے لگا۔ہسپتال میں جا کر جب اسے ہوش آیا تو شدید درد کے باعث اس نے اپنی زبان نکالی اور اس پر اتنے زور سے کاٹا کہ زبان کا ایک حصہ بھی کٹ گیا۔اور پھر چند روز میں اس دنیا سے گزر گیا۔ یہ وہی زبان تھی جو مسیح موعود علیہ السلام کو گالیاں دیتی اور آپ کی شان میں گستاخیوں کی مرتکب ہوتی تھی۔اللہ تعالیٰ نے اسے عبرت کا نشان بنا دیا۔

3۔ میرے بہنوئی کا ایک عزیز میرا بہت اچھا دوست تھا۔لیکن جب مجھے مسجد میں مارا گیا تو اس شخص کا رویہ بھی بدل گیا۔ایک دن یہ شخص اپنے دو دوستوں کے ساتھ میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ ہمیں احمدیت کے بارہ میں بتائیں۔ میں جب بتانے لگا تو یہ تمسخر کرتے ہوئے ہنسنے لگ گئے۔اسی اثناء میں میرے بہنوئی کے اس عزیز نے کہا کہ میں نے آپ کا خلیفہ دیکھا ہے۔میں نے سمجھا شاید یہ سچ بول رہا ہے اور اس نے واقعۃً حضرت خلیفۃ الرابع رحمہ اللہ کو دیکھا ہے۔ میں نے پوچھا کہاں دیکھا ہے؟ تو کہنے لگا کہ میں نے اسے ’روٹرڈیم‘ میں ’’کراؤس کادیہ‘‘ روڈ پر سگریٹ پیتے ہوئے دیکھا ہے۔یہ روڈ منشیات بیچنے والوں کے حوالے سے مشہور ہے۔یہ سن کر میری برداشت ختم ہو گئی اور میں نے کہا کہ تو خدا کے پیاروں کے بارہ میں اس طرح کے نازیبا کلمات کہتا ہے اس لئے اب تُو خدا کی پکڑ سے نہیں بچ سکتا۔اب تو خود ہی دیکھے گا کہ خدا تیرے ساتھ کیا سلوک کرتا ہے۔ اس وقت یہ دعا میرے دل سے بڑے درد کے ساتھ نکلی تھی۔ابھی کچھ ہی عرصہ گزرا تھا کہ اس شخص کا ایکسیڈنٹ ہوا اور ٹانگ ٹوٹ گئی۔ان ملکوں میں حادثات کے موقعہ پر حادثہ کے شکار شخص کے بارہ میں بھی پولیس کچھ تفتیش کرتی ہے۔لہٰذا تھوڑے عرصہ کے بعد پولیس نے اسے پکڑا اور اس کی کار کی ڈِگی سے منشیات برآمد ہوئیں۔جب مزید تفتیش کی گئی تو پتہ چلا کہ وہ غیر قانونی طور پر ہالینڈ میں رہ رہا ہے لہٰذا اسے جیل میں ڈال دیا گیا۔کیس کا فیصلہ اس کو مراکش واپس بھیجنے کی صورت میں ہوا اور ساتھ اس کے ہالینڈ میں داخلہ پر بھی پابندی لگا دی گئی۔

پھر وہی ساقی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی وفات سے ایسے لگا جیسے ہمارے سر سے تو سایہ اٹھ گیا۔لیکن اللہ تعالیٰ نے خلافت کی رداء ایک اور پیارے کو اوڑھا کر دوبارہ ہمارے سروں پر وہ سایہ فرما دیا اور پھر یہ ساقی بھی اسی طرح روحانی ساغر و پیمانے بھر بھر کے لٹانے لگا۔میں نے خلافت سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو کبھی نہ دیکھا تھا۔لیکن اب جب بھی دیکھتا ہوں تو یہی خیال کرتا ہوں کہ اگر میں نے آپ کو خلافت سے قبل دیکھا ہوتا تو ضرور پہچان جاتا کہ آپ ہی خلیفہ ہیں کیونکہ آپ کا چہرہ مبارک دیکھ کر بے اختیار دل سے گواہی نکلتی ہے کہ آپ خدا تعالیٰ اور خدا کے مسیح کے برحق خلیفہ ہیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کی محبتوں اور شفقتوں کا مورد بنائے رکھے اور درِ خلافت کی چاکری کے لئے اپنا سب کچھ قربان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

شادی

قریباً دو اڑھائی سال قبل جب مکرم محمد شریف عودہ صاحب امیر جماعت کبابیر ہالینڈ تشریف لائے تو میرے ساتھ شادی کے بارہ میں بات کی۔میں نے کہا کہ میں دعا کر رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ بہتر رشتہ عطا فرمائے۔شریف صاحب نے کہا کہ شام کی ایک بچی کا رشتہ ہے۔اس سے قبل میں نے رؤیا میں حضور انور کو دیکھا آپ نے مجھے معانقہ کا شرف عطا فرماتے ہوئے فرمایا کہ مبارک ہو۔میں نے جب حضور انور کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ رؤیا بیان کیا تو حضور نے فرمایا کہ تمہیں عنقریب دو خوشیاں ملنے والی ہیں، کیونکہ ایک تو میرا نام مسرور ہے دوسرا میں نے خواب میں مبارکباد دی ہے۔اور ایسا ہی

ہوا چنانچہ شریف صاحب کا مذکورہ رشتہ طے ہو گیا اورحضورانور نے ہمارے نکاح کا اعلان خلافت جوبلی کے سال جلسہ برطانیہ کے آخری دن فرمایا جس میں بذات خود دوخوشیاں شامل تھیں۔ایک تو حضورانور کی اس شفقت اورعنایت کی خوشی دوسرے ایک ایسے موقعہ پر یہ اعلان ہونا جو جماعت کی تاریخ میں نہایت غیر معمولی ہے۔پھر اس پر مستزاد یہ کہ حضوانور نے ہماری دعوت ولیمہ میں شمولیت فرما کر ہمیں اپنی شفقتوں اورمحبتوں اوردعاؤں سے مالا مال فرمادیا۔

پھرحضورانور کی دعا کی برکت سے ہی ہم لندن شفٹ ہوگئے اورہمیں مسجد فضل لندن کے قرب میں ہی گھر بھی مل گیا۔جہاں سے ہروقت حضورانور کا دیدار،آپ کے پیچھے نمازیں اداکرنے اورمختلف پروگراموں میں شرکت کرنے کے مواقع میسر ہیں۔فالحمدللّٰہ علیٰ ذٰلک۔

مکرم ابراہیم اخلف صاحب کی اہلیہ مکرمہ ریم شریقی صاحبہ ہیں ۔ ہماری درخواست پر انہوں نے اپنے احمدیت کی طرف سفر کے بارہ میں جولکھ بھیجا ہے اس کا خلاصہ انہی کی زبان میں ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

مکرمہ ریم شریقی صاحبہ

میرا تعلق ملکِ شام سے ہے ۔ میری پیدائش 1979ء کی ہے، میں نے 2002ء میں انگلش لٹریچر میں بی اے کیا اورایک سال بعد 2003ء میں سعودیہ چلی گئی جہاں ایک میڈیکل کمپلیکس کے مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ میں مجھے نوکری مل گئی۔

2005ء کے آخر پر نہ جانے کیوں مجھے شدت کے ساتھ یہ احساس دامنگیر ہوگیا کہ میرے اہل خانہ کے ساتھ کچھ واقعہ ہواہے۔شاید انہیں کوئی نقصان پہنچا ہے۔میں بار بار انہیں فون کرکے پوچھتی لیکن وہ مجھے تسلی دیتے کہ سب ٹھیک ہے،لیکن میرا یہ احساس اس قدر شدید تھا کہ میں نے چھٹی لے کر ایک دفعہ خود سب سے مل کر تسلی کرلینے کا پروگرام بنالیا اوراہل خانہ کوبھی بتا دیا کہ میں فلاں تاریخ کو آرہی ہوں،جس پر میرے والدصاحب نے بتایا کہ اب اگرتم آہی رہی ہوتو میں بتا دیتاہوں کہ تمہارا احساس درست ہے۔تمہارے بڑے بھائی مہند شریقی کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا جس میں اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی تھی اب آپریشن ہوچکا ہےاوروہ ٹھیک ہو رہاہے۔

بھائی کی بیعت

اس حادثے نے میرے بھائی کو بستر پررہنے پر مجبورکردیا۔اس حالت میں انہیں اپنا احمدی دوست یاد آگیا جو انہیں گزشتہ آٹھ سال سے تبلیغ کر رہا تھا۔ بہرحال میرے بھائی نے اس احمدی دوست سے جماعت کی عربی ویب سائیٹ اورایم ٹی اے کے بارہ میں معلومات لیں اورپھر عربی ویب سائیٹ سے جماعت کی کتب کا مطالعہ کرنے لگے۔چند ماہ کے مطالعہ اورتحقیق کے بعد وہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہی امام مہدی اورمسیح موعود ہیں جن کے آنے کی آنحضرت ﷺ نے خبردی ہے اورجن کی بیعت کرنے کا ارشادفرمایا ہے۔ چنانچہ انہوں نے 2007ء میں ماہ رمضان میں بیعت کرلی جبکہ اس سے قبل اللہ تعالیٰ نے انہیں شفا عطا فرمادی تھی۔

اتفاق یا تقدیر

میں جب بھی سعودیہ سے گھر والوں کے ساتھ اور خصوصاً اپنی امی جان کے ساتھ بات کرتی تو جدائی اور اداسی اوراپنی تنہائی کی وجہ سے جذبات پرقابو نہ رکھ سکتی تھی اور آنسو نکل آتے تھے۔اسی رمضان کے آخر پر جس میں میرے بھائی مہند شریقی نے بیعت کی تھی میں اپنے دفتر میں ہی بیٹھی اپنی والدہ سے فون پر بات کر رہی تھی اورساتھ روئے بھی جارہی تھی کہ میرے آفس کا مینجر آیااور مجھے روتے دیکھ کر واپس چلا گیا۔کچھ دیر بعد جب میری بات ختم ہوگئی تومینجر نے مجھ سے آکے پوچھا کہ سب خیریت تو ہے۔میں نے عرض کیا کہ سب ٹھیک ہےبس رمضان کا مہینہ ہےاوروالدہ سے جدائی کی وجہ سے آبدیدہ ہوگئی تھی ۔مینجر نے کہا کہ یہاں دفاتر میں رمضان کے آخری عشرہ کی چھٹیاں ہوتی ہیں اورپھر عید کے بعد بھی کچھ چھٹیاں ہیں لہٰذا بہتر ہوگا کہ تم اپنے اہل خانہ سے مل آؤ۔میں نے کہا کہ جس قدر چھٹی کی مجھے اجازت تھی وہ میں پہلے ہی گزار آئی ہوں۔اس لئے اب اگر میں جاؤں گی تو اپنے خرچ پر جانا ہوگا اور میں اس کی متحمل نہیں ہوں۔مینجر نے کہا کہ ایک اچھی کمپنی کا فرض بنتا ہے کہ اپنے باصلاحیت اور مخلص کارکنان کا خیال رکھے۔اگر وہ ذہنی طور پر پُرسکون اورمطمئن ہوں گےتو زیادہ بہتر کام کرسکیں گے۔اس لئے آپ کی چھٹی اورجانے کا خرچ میڈیکل کمپلیکس کی طرف سے ہوگا۔یوں میں شام میں اپنے گھر پہنچی تو مجھے پتہ چلا کہ میرا بھائی احمدی ہو چکا ہے اورگھر میں سوائے ایم ٹی اے کے اورکچھ نہیں چلنے دیتا۔میں نے آتے جاتے جو کچھ دیکھا اور سنا وہ نہایت اعلیٰ اور مسحورکن تھا۔لہٰذا میں نے چینل کی فریکوینسی لے لی اورجب سعودی عرب واپس گئی تو ایم ٹی اے لگا کر دیکھنا شروع کردیا۔مجھے اسلام کے اس حقیقی چہرہ کا علم ہوا جسے مَیں برسوں سے دیکھنا چاہتی تھی۔مَیں اس چینل کی دیوانی ہوکررہ گئی۔کام پہ جانے سے قبل ایم ٹی اے العربیہ دیکھتی رہتی،کام سے آتی تو ایم ٹی اے دیکھتی اوررات اس وقت تک دیکھتی رہتی جب تک کہ نیند کے غلبہ سے خودبخود ہی میری آنکھیں بند ہوجاتیں۔

جماعت سے رابطہ اور بیعت

چونکہ میں نے ظہور امام مہدی اورنزول مسیح کے بارہ میں بہت سی حدیثیں پڑھ رکھی تھیں اس لئے باوجود ایم ٹی اے کے پروگرامز کی شیدائی ہوجانے کے میرے بہت سے سوالات تھے۔میں نے جماعت کی عربی ویب سے کچھ معلومات لینے کی کوشش کی تو پتہ چلا کہ سعودی عرب میں اسے سینسر کردیا گیا ہے اوراس تک رسائی سعودی عرب میں ممکن نہیں ہے۔اس سے میں بہت دل شکستہ ہوئی۔پھرایک دن مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب کا پروگرام "أجوبة عن الإيمان" لگا ہوا تھا جس کے آخرپر اس پروگرام کی ویب سائٹ کا ایڈریس تھا جو میں نے نوٹ کرلیا۔ڈرتے ڈرتے کہ کہیں یہ ویب سائٹ بھی سنسر نہ ہو چیک کیا تو توقع کے برعکس یہ کھل گئی،گوکہ یہ ویب سائیٹ عیسائیت کے بارہ میں تھی پھربھی میں نے اس پر اپنے تمام سوالات بھیج دیئے اورساتھ لکھ بھی دیا کہ جماعت کی عربی ویب سائٹ تک رسائی ناممکن ہےاس لئے مجھے بذریعہ ای میل جوابات دے دیئے جائیں تو ممنون ہونگی۔کچھ دنوں بعد مجھے مکرم محمد شریف عودہ صاحب کی طرف سے ای میل ملااور پھر میں نے ان پرسوالات کی بوچھاڑ کر دی۔انہوں نے بڑے حوصلہ اورصبر سے میرے تمام سوالوں کے جوابات دیئے۔ایک ماہ جاری رہنے والے اس سلسلہ سوال وجواب کے بعد میرے پاس اس کے علاوہ پوچھنے کے لئے اورکچھ نہ رہا تھا کہ بیعت کیسے کرتے ہیں۔اورپھر میں نے بیعت کا خط لکھ دیا۔

میری زندگی بدل گئی

بیعت کے بعد میری زندگی مادی اورروحانی دونوں طورپریکسر بدل گئی۔بیعت کرنے کےفوراً بعد میں نے عمرہ کرنے کا ارادہ کیا۔اس سے قبل میں نے دس دفعہ عمرہ کی سعادت پائی تھی لیکن اس دفعہ کے عمرہ کا رنگ ہی کچھ اورتھا۔اس روحانی لذت کا عشر عشیر بھی مجھے اس سے قبل میسر نہ آیا تھا۔عمرہ سے قبل ہی میں نے رؤیا میں دیکھا کہ انتظامیہ نےطواف کا نظام بدل دیا ہے جس کی وجہ سے مجھے خانہ کعبہ کے بالکل قریب جانے کی توفیق ملتی ہےاور میں نے اس کی دیوار پرسر رکھ کررونے لگ جاتی ہوں اسی طرح حجراسود کو بوسہ دینے کی سعادت بھی ملتی ہے۔

جب میں عمرہ کے لئے حاضر ہوئی تو ایسے ہی ہوا، نہ جانے کیسے میں بڑی آسانی کے ساتھ خانہ کعبہ کے دروازے تک پہنچ گئی جہاں میں نے خوب رورو کر دعائیں کیں،پھرحجراسود کو بوسہ دینے کی سعادت بھی نصیب ہوئی جب کہ اس سے قبل دس دفعہ عمرہ کے دوران یہ سعادت نہیں ملی تھی۔پھر روضہ رسول ﷺ پربھی یہی کیفیات طاری رہیں جبکہ پہلے کبھی ایسا نہ ہوا تھا۔

مادی طورپر میری زندگی اس طرح بدلی کہ میری تنخواہ میں 100 فیصد اضافہ ہوگیا۔اسی طرح میرا بڑا بھائی جس کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا بھی کام کرنے لگ گیا۔

شادی اورخلیفۂ وقت کی دعا کا اعجاز

اپریل 2008ء میں مکرم محمد شریف عودہ صاحب کے ذریعہ ایک رشتہ بھجوایا گیااورنہ جانے کس طرح اس قدرآسانی کے ساتھ میرے والدین بھی راضی ہوگئے اورحضورانور نے شفقت فرمائی اورخلافت جوبلی کے سال جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقعہ پر ہمارے نکاح کا اعلان فرمایا۔

اس وقت میرے خاونداوران کے گھر والے ہالینڈ سے بیلجیئم میں شفٹ ہوچکے تھے۔میں نے حضورانور کی خدمت میں دعا کے لئے لکھا کہ میرا بیلجیئم میں آنا آسان ہوجائے۔حضورانور کی طرف سے جو جواب مجھے موصول ہوا اس میں لکھا ہوا تھا کہ اللہ تعالیٰ خارق عادت طورپرآپ کے سفر میں سہولت پیدا فرمادے اور ویزا کے حصول کوآسان بنادے۔میں نے اپنے نکاح کی بناء پر بیلجیئم کے سفارتخانے میں اپنے خاوند کے پاس مستقل طور پر جا کر رہنے کے لئے اپلائی کیا تو انہوں نے نہ مجھ سے انٹرویو کیا، نہ ہی ڈچ زبان کا امتحان لیا بلکہ مجھے یہ کہا کہ تین دن بعد ہمیں ملیں۔جب میں تین دن بعدگئی تو انہوں نے بغیرکسی سوال کے ویزا میرے سپرد کردیا۔اوریوں حضورانور کی دعا کے عین مطابق خارق عادت طورپرآسانیاں پیدا ہوگئیں۔اور میں اپریل 2009 میں بیلجیئم آگئی۔

بہن اوروالدہ کی بیعت

میری شادی کے بعد میری چھوٹی بہن نے بھی بیعت کرلی۔اس کے بعد میری والدہ نے بھی بیعت کرلی۔میری والدہ گوکہ اَن پڑھ تھیں لیکن نیکی،تقوی اور اعلیٰ اخلاق والی تھیں۔گوکہ اندرونی طور پر وہ احمدیت کی صداقت سے مطمئن تھیں لیکن خود بیعت کرنے کا مرحلہ شاید ان کے لئے بہت مشکل تھا۔ ہمیشہ کہا کرتی تھیں کہ میرے لئے جماعت کی صداقت کے لئے یہی نشان کافی ہے کہ تم اورتمہارا بھائی اور چھوٹی بہن احمدیت قبول کرنے کے بعدنیکی،تقویٰ اور روحانیت میں ترقی کر گئے ہو۔ایک دن ایسا فرمایا تو ان کے اورمیرے درمیان مندرجہ ذیل گفتگو ہوئی:

ریم: کیا ہمارے اندر یہ تبدیلی اپنی کسی ذاتی خوبی کی وجہ سے آئی ہے یا یہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی پیروی کا نتیجہ ہے؟

والدہ صاحبہ: ظاہر ہے یہ امام مہدی کی تعلیم اور اس کی اتباع کا ہی نتیجہ ہے۔

ریم: پھرآپ بھی اسی شخص کی اتباع میں کیوں نہیں آجاتیں جس کے بارہ میں آپ کو اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر دکھا دیا ہے کہ وہ سیدھے راستے کی طرف ہی راہنمائی کرتا ہے۔

والدہ صاحبہ: میں ابھی دعا کررہی ہوں کہ اللہ تعالیٰ احمدیوں کی تعداد بڑھائے اور میرے دوسرے بچوں کوبھی احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطافرمائے۔

ریم: آپ خود احمدیت میں شامل ہوکر تعداد بڑھانے میں اپنا حصہ ڈالیں تو باقی لوگوں کیلئے بھی آپ کی دعا قبول ہوگی۔

والدہ صاحبہ: میں دل سے مطمئن ہوں، پھراس کے علاوہ اورکیا چاہئے؟

ریم: آپ کوحضرت امام مہدی کے خلیفہ خامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیعت کرنی چاہئے۔

والدہ صاحبہ:اس کا کیا طریق ہے؟

میں نے شرائط بیعت پڑھ کر سنائیں تو کہنے لگیں یہ تو عین اسلام ہے اور یہ تو آنحضرت ﷺ کی حقیقی تعلیم ہے۔ مجھے یہ سب شرائط قبول ہیں۔اس طرح انہوں نے 67 سال کی عمر میں بیعت کرلی۔

بیعت سے چند ماہ کے بعدہی میری والدہ کی برین ٹیومر کی وجہ سے وفات ہوگئی۔میری والدہ نے والد صاحب کو اپنی بیعت کے بارہ میں نہیں بتایا تھا۔اور ہمیں خطرہ تھا کہ ان کے جنازہ کے لئے والدصاحب کسی مولوی کوبلانے پراصرار کریں گے۔بہرحال دعائیں کرتے رہے۔ جنازہ کے وقت والدصاحب نے کہا کہ مولوی صاحب کو بلائیں۔میرے بھائی نے کہا کہ میں جنازہ پڑھاؤں گا۔والدصاحب نے کہا کہ تم احمدی ہو۔بھائی نے کہا میں جوکوئی بھی ہوں مرحومہ کا بیٹا بھی ہوں اس لئے مجھے ان کا جنازہ پڑھانے کا حق ہے۔ہمیں ابھی تک سمجھ نہیں آئی کہ میرے والد صاحب اتنی آسانی سے بھائی کی امامت پر رضامند کیسے ہوگئے جب کہ اس وقت جنازہ پڑھنے والوں میں چھ سات مولوی بھی موجود تھے۔

باقی صفحہ 16 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ پاکستانی احمدیوں کو ثباتِ قدم عطا فرمائے۔ ان کی قربانیوں کو قبول فرماتے ہوئے ان کو خارق عادت طور پر نشان دکھائے

پاکستان میں احمدیوں کے لئے نہایت تنگ حالات کے پیش نظر احباب جماعت کو دعاؤں کی خاص تاکید

لاہور میں شہادت پانے والے مزید 19 شہداء کی شہادت کے واقعات اور ان کے خصائل حمیدہ پر مشتمل ذکر خیر۔

جماعت احمدیہ جرمنی کے جلسہ سالانہ کا خطبہ جمعہ سے افتتاح۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے اس جلسہ کو بابرکت فرمائے۔ جلسہ میں شامل ہونے والوں کے لئے اہم نصائح۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 25 /جون 2010ء بمطابق 25/احسان 1389 ہجری شمسی بمقام منہائم فرینکفرٹ (جرمنی)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ میرے اس خطبہ کے ساتھ شروع ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے اس جلسہ کو بابرکت فرمائے۔ یہ جلسہ اپنی تمام تر برکات کے ساتھ ہمارے ایمانوں میں تازگی پیدا کرنے والا اور ایک نئی روح پھونکنے والا ہو۔ ان مقاصد کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھیں جن کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسے کا انعقاد فرمایا تھا۔ اور وہ مقاصد یہ تھے کہ بیعت کی حقیقت کو سمجھ کر ایمان اور یقین میں ترقی کرنا، اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت تمام دنیاوی محبتوں پر حاوی کرنا، نیکیوں میں ترقی کرنا اور قدم آگے بڑھانا، علمی، تربیتی اور روحانی تقاریر سن کر علم و معرفت میں ترقی کرنا، آپس میں محبت، پیار اور بھائی چارے کا تعلق قائم کرنا اور پھر ان رشتوں کو بڑھاتے چلے جانا۔ سال کے دوران ہم سے رخصت ہونے والے بھائی ہیں، بہنیں ہیں ان کے لئے دعائیں کرنا جو اپنا عہدِ بیعت نبھاتے ہوئے ہم سے جدا ہوئے۔ پس ان تین دنوں میں ان مقاصد کو پیشِ نظر رکھیں تبھی ہم اس جلسے کے انعقاد کی برکات سے فیض پا سکتے ہیں۔ اس کے ساتھ میں یہ بھی کہوں گا کہ ان مقاصد کے حصول کے لئے آپ اپنے ان تین دنوں میں خاص طور پر اپنی حالتوں کو بدلنے کی کوشش بھی کریں اور دعا بھی کریں۔ جہاں اپنے لئے دعا کر رہے ہوں وہاں یہ دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ جماعت کے ہر فرد کو، دنیا کے کسی بھی کونے میں وہ رہتا ہو، اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے۔ خاص طور پر پاکستانی احمدیوں کے لئے بہت دعائیں کریں۔ پاکستان میں آج کل جماعت پر حالات تنگ سے تنگ تر کئے جانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ مخالفین کو کھلی چھٹی دی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ پاکستانی احمدیوں کو بھی ثباتِ قدم عطا فرمائے۔ ان کے ایمان کو مضبوط رکھے، ان کو ہر شر سے بچائے۔ ان کی قربانیوں کو قبول فرماتے ہوئے ان کو خارق عادت طور پر نشان دکھائے۔

آج کے خطبہ کے اصل مضمون کی طرف آنے سے پہلے میں جلسہ سالانہ کے بارے میں کچھ انتظامی باتیں بھی کہنا چاہوں گا۔ اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ جلسہ کے انتظامات کی سرانجام دہی کے لئے آپ سب جانتے ہیں کہ مختلف شعبہ جات ہوتے ہیں اور ہر شعبے کا ہر افسر اور ہر کارکن مہمانوں کی خدمت کے لئے مقرر ہے۔ مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افرادِ جماعت اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کے لئے پیش کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے عموماً محض للہ بے نفس ہو کر خدمت سرانجام دیتے ہیں۔ ان میں مرد بھی ہیں اور عورتیں بھی ہیں، جوان بھی ہیں اور بوڑھے بھی ہیں اور بچے بھی ہیں اور ان میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے فرائض انجام دینے والا ہے۔ پس شاملینِ جلسہ ان کارکنان سے مکمل طور پر تعاون کریں۔ جلسہ کے بہترین انتظامات کے حصول کے لئے بعض اصول و قواعد انتظامات کے لئے بنائے جاتے ہیں اور بنائے گئے ہیں۔ پس اگر کوئی کارکن کسی مہمان کو اس طرف توجہ دلاتا ہے تو اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں، نہ کہ کسی بات پر ناراض ہو جائیں۔ کارکنان کو تو میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ وہ خوش اخلاقی سے اپنے فرائض ادا کریں۔

دوسری اہم بات جو شامل ہونے والوں کو خاص طور پر میں کہنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ خاص طور پر اپنے گرد و پیش پر نظر رکھیں۔ اپنے ماحول پر نظر رکھیں۔ سیکیورٹی انتظامات کے باوجود کوئی شریر عنصر شرارت کر سکتا ہے۔ جبکہ آج کل ہر جگہ مخالفین کے منصوبے جماعت کو نقصان پہنچانے یا کم از کم بے چینی پیدا کرنے کے ہیں۔ جلسہ میں بھی وہ باوجود تمام تر سیکیورٹی کے بعض دفعہ دھوکے سے بھی داخل ہو سکتے ہیں۔ سیکیورٹی کا تو پورا انتظام ہے، اس لئے سیکیورٹی کے انتظام سے خاص طور پر مکمل تعاون کریں۔ دس مرتبہ بھی آپ کو اپنے آپ کو چیک کرانے کے لئے پیش کرنا پڑے تو پیش کریں۔ یہ آپ کی ہتک یا کسی قسم کے شک کی وجہ سے نہیں ہو گا بلکہ آپ کی حفاظت کے لئے ہے۔ اسے کسی قسم کا اَنا کا مسئلہ نہ بنائیں۔ کسی کے ساتھ اگر کوئی مہمان بھی آ رہا ہے تو اسے اسی صورت میں اجازت ہو گی جب انتظامیہ کی طرف سے اجازت ہو گی اور ان کی تسلی ہو گی۔ یا جو بھی انتظامیہ نے اس کے لئے طریقہ کار مقرر کیا ہوا ہے اس سے گزرنا پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنی حفاظت میں رکھے اور جلسہ سے حتی المقدور زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اب میں خطبہ کے مضمون کی طرف آتا ہوں اور آج کے خطبہ کا مضمون بھی انہی شہداء کے ذکرِ خیر پر ہی ہے جنہوں نے اپنی جان کی قربانیاں دے کر ہماری سوچوں کے نئے راستے متعین کر دیئے ہیں۔

آج کی فہرست میں سب سے پہلا نام جو میرے سامنے ہے، **مکرم خلیل احمد صاحب سولنگی شہید ابن مکرم نصیر احمد سولنگی صاحب** کا ہے۔ یہ ترتیب کوئی خاص وجہ سے نہیں ہے، جس طرح کوائف میرے سامنے آتے ہیں میں وہ بیان کر رہا ہوں۔ مکرم خلیل احمد سولنگی صاحب شہید کے آباؤ اجداد کا تعلق قادیان کے ساتھ گاؤں کھارا تھا، وہاں سے ہے۔ ان کے دادا حضرت ماسٹر محمد بخش سولنگی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔ مکرم عبدالقادر سوداگرمل صاحب بھی ان کے عزیزوں میں سے تھے۔ پارٹیشن کے بعد یہ لوگ گوجرانوالہ شفٹ ہو گئے۔ شہید نے گورنمنٹ کالج لاہور سے الیکٹریکل انجینئرنگ کرنے کے بعد پانچ سال واپڈا میں ملازمت کی، پھر اپنے والد صاحب کے ساتھ کاروبار شروع کر دیا۔ والد صاحب کی وفات کے بعد اپنا کاروبار شروع کیا۔ 1997ء میں یہ لاہور آ گئے اور یہاں کاروبار کرتے رہے اور ایک سال پہلے گارمنٹس کے امپورٹ کا امریکہ میں کاروبار شروع کیا اور امریکہ میں رہائش پذیر تھے۔ اس سے قبل پاکستان میں بھی کافی عرصہ ٹھہر کے کاروبار کرتے رہے ہیں۔ بطور ناظم اطفال انہوں نے پاکستان میں خدمات سرانجام دیں۔ قائد ضلع، قائد علاقہ مجلس خدام الاحمدیہ

ضلع گوجرانوالہ، مجلس انصاراللہ علاقہ لاہور، مرکزی مشاورتی بورڈ برائے صنعت وتجارت کے صدر اور ممبر کے علاوہ جنرل سیکرٹری ضلع لاہور کی خدمات بھی انجام دیتے رہے۔ شہادت کے وقت ان کی عمر 51 سال تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ ان کی مسجد دارالذکر میں شہادت ہوئی ہے۔ شہید ایک ماہ قبل امریکہ سے پاکستان اپنے کاروبار کے سلسلے میں آئے تھے اور نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے مسجد دارالذکر پہنچے تھے۔ حملہ کے دوران صحن میں سیڑھیوں کے نیچے باقی احباب کے ساتھ قریباً ایک گھنٹہ رہے۔ شائد بیسمنٹ میں چلے جاتے لیکن انہوں نے دیکھا کہ ایک زخمی بھائی ہے اس کو بچانے کے لئے سیڑھیوں سے نیچے کھینچنے کی کوشش میں دہشتگرد کی فائرنگ کا نشانہ بن گئے اور ان کے سینے کی دائیں طرف گولی لگی۔ کافی دیر تک زخمی حالت میں سیڑھیوں کے نیچے رہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کو ان کی شہادت منظور تھی، اس لئے مسجد میں ہی شہادت کا رتبہ پایا۔ جب دارالذکر پر حملہ ہوا تو انہوں نے اپنے بڑے بیٹے شعیب سولنگی کو فون کیا کہ اس طرح حملہ ہوا ہے، بس دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ سب کو محفوظ رکھے اور گھر والوں کو بھی دعا کے لئے کہو۔

انتہائی مخلص مالی جہاد میں پیش پیش تھے، ان کو چھوٹی عمر سے ہی اعلیٰ جماعتی عہدوں پر کام کرنے کی سعادت ملی۔ جماعتی خدمت کا بھرپور جذبہ رکھتے تھے۔ ہر مالی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے۔ مالی قربانیوں میں ہمیشہ سبقت لے جانے والے تھے۔ گوجرانوالہ میں محلّہ بھگوان پورہ میں مسجد تعمیر کروائی۔ دارالضیافت ربوہ کی reception کے لئے انہوں نے خرچ دیا۔ محنتی اور نیک انسان تھے۔ اپنے بچوں کی تعلیم وتربیت کی طرف بڑی توجہ دیتے رہے۔ ہر کام شروع کرنے سے پہلے خلیفہ وقت سے اجازت اور رہنمائی لیتے تھے۔ ان میں خلافت کی اطاعت بے مثال تھی۔ ان کا بزنس پاکستان میں تھا۔ ان کے کاروباری اور بعض دوسرے حالات کی وجہ سے میں نے ان کو کہا کہ امریکہ چلے جائیں۔ تو لاہور سے اسی وقت فوری طور پر وائنڈ اَپ کر کے امریکہ چلے گئے۔ انہوں نے بہت سے احمدی بے روزگار افراد کی ملازمت کے سلسلہ میں مدد کی۔ ان کی اہلیہ کہتی ہیں ہماری گھریلو زندگی بھی بڑی مثال تھی۔ مثالی باپ تھے، مثالی شوہر تھے۔ ہر طرح سے بچوں کا اور بیوی کا خیال رکھنے والے۔ دروازے پر کوئی ضرورتمند آجاتا تو کبھی اسے خالی ہاتھ نہیں لوٹایا۔ لوگ آپ کے پاس اپنے مسائل کے حل کے لئے آتے اور بڑا مشورہ اچھا دیا کرتے تھے۔ اسی لئے مرکزی صنعتی بورڈ کے ممبر بھی بنائے گئے تھے۔ بڑے ہنس مکھ اور زندہ دل انسان تھے۔ ہر مشکل کام جو بھی ہوتا ان کے سپرد کیا جاتا بڑی خوشی سے لیتے، بلکہ کہہ دیتے تھے انشاء اللہ ہو جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کو صلاحیت دی ہوئی تھی اس کو بخوبی سرانجام دیتے تھے۔ انہیں دوسروں سے کام لینے کا بھی بڑا فن آتا تھا۔ بہت نرم گفتار تھے، اخلاق بہت اچھے تھے۔ مثلاً یہ ضروری نہیں ہے کہ جو اپنے سپرد فرائض ہیں انہی کو صرف انجام دینا ہے۔ اگر کبھی سیکرٹری وقفِ جدید نے کہہ دیا کہ چندہ اکٹھا کرنا ہے میرے ساتھ چلیں۔ گو ان کا کام نہیں تھا لیکن ساتھ نکل پڑتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے مسجد بیت الفتوح کی جب تحریک کی ہے تو فوراً فیکس کے ذریعے اپنا وعدہ کیا اور وعدہ فوری طور پہ ادا بھی کر دیا۔ چوہدری منور علی صاحب سیکرٹری امورِ عامہ بیان کرتے ہیں کہ جلسہ سالانہ قادیان کے انتظامات میں ان کے پاس ٹرانسپورٹ کا شعبہ ہوتا تھا اور انتہائی خوبی سے یہ کام کرتے تھے۔ بسوں، کاروں اور دیگر ٹرانسپورٹ کا کام انتہائی ذمہ داری سے کرتے تھے اور یہ ہے کہ سارا دن کام بھی کر رہے ہیں اور ہنستے رہتے تھے۔ بڑے خوش مزاج تھے۔ امریکہ شفٹ ہونے کے باوجود 2009ء کا (قادیان کا) جو جلسہ ہوا ہے اس میں پاکستان آئے اور اس کام کو بڑی خوش اسلوبی سے سرانجام دیا۔ قادیان جانے والے جو لوگ تھے ان کی مدد کی۔

میرے ساتھ بھی ان کا تعلق کافی پرانا خدام الاحمدیہ کے زمانہ سے ہے۔ مرکز سے مکمل تعاون اور اطاعت کا نمونہ تھے۔ جیسے بھی حالات ہوں جس وقت بلاؤ فوراً اپنے کام کی پرواہ نہ کرتے ہوئے حاضر ہو جایا کرتے تھے۔ عام طور پر بزنس مین اپنے بزنس کو چھوڑا نہیں کرتے۔ اب بھی جب یہاں سے گئے ہیں، مجھے لندن مل کے گئے ہیں اور گو حالات کی وجہ سے میں نے ان کو کہا بھی تھا کہ احتیاط کریں، بہر حال اللہ تعالیٰ نے شہادت مقرر کی تھی، شہید ہوئے۔ ان کو یہ بھی فکر تھی کہ جو پرانے بزرگ ہیں، جو پرانے خدمتگار ہیں، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو ماننے میں پہل کرنے والے ہیں، ان کی بعض اولادیں جو ہیں وہ خدمت نہیں کر رہیں۔ تو یہ بھی ان کو ایک بڑا درد تھا اور میرے ساتھ درد سے یہ بات کر کے گئے اور بعض معاملات میرے پوچھنے پر بتائے بھی اور ان کے بارے میں بڑی اچھی اور صاف رائے بھی دی۔ رائے دینے میں بھی بہت اچھے تھے۔

سابق امیر صاحب گوجرانوالہ نے لکھا کہ سولنگی صاحب کہا کرتے تھے کہ خلافت کے مقابلے پہ کوئی دوستی اور رشتے داری کسی قسم کی حیثیت نہیں رکھتی۔ 1974ء میں سولنگی صاحب کے خاندان کے بعض افراد نے کمزوری دکھائی۔ یہ اس وقت بہت کم عمر تھے مگر اپنے خاندان کو اسی حالت میں چھوڑ کر امیر جماعت چوہدری عبدالرحمٰن صاحب کے گھر چلے گئے جہاں ساری جماعت پناہ گزین تھی اور وہاں ڈیوٹیاں دینی شروع کر دیں۔ چوہدری صاحب پہ بھی ان کی اس قربانی کا بڑا اثر تھا۔ جیسا کہ میں نے کہا مالی قربانی کی بھی بڑی توفیق ملی۔ یہ سابق امیر صاحب لکھتے ہیں کہ کھلے دل سے خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرنے والے تھے۔ ایک دفعہ ایک پلاٹ مل رہا تھا جو بعد میں نہیں ملا۔ لیکن اس کی قیمت پچاس لاکھ روپے تھی۔ انہوں نے کہا میں ادا کر دوں گا۔ بہرحال وہ تو نہیں ملا لیکن اس کے مقابلے پر ایک اور کوٹھی چوالیس لاکھ روپے کی مل گئی، جس کی قیمت انہوں نے ادا کی اور جو جماعت کے گیسٹ ہاؤس کے طور پر استعمال ہو رہی ہے۔ اس سے پہلے مسجد کے لئے بھی کافی بڑی رقم دے چکے تھے لیکن کبھی یہ نہیں کہا کہ ابھی تھوڑا عرصہ ہوا ہے میں نے رقم دی ہے۔ خلافت جوبلی کے موقع پر لاہور کی طرف سے جو قادیان میں گیسٹ ہاؤس بنا ہے، اس کی تعمیر کے لئے بھی انہوں نے دس لاکھ روپیہ دیا۔ خدام الاحمدیہ گیسٹ ہاؤس جو ربوہ میں ہے اس کی رینوویشن (Renovation) کے لئے انہوں نے بڑی رقم دی۔ غرض کہ مالی قربانیوں میں پیش پیش تھے، وقت کی قربانی میں بھی پیش پیش تھے۔ اطاعت اور تعاون اور واقفینِ زندگی اور کارکنان کی عزت بھی بہت زیادہ کیا کرتے تھے۔ پیسے کا کوئی زعم نہیں۔ جتنا جتنا ان کے پاس دولت آتی گئی میں نے ان کو عاجزی دکھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

دوسرے شہید ہیں **مکرم چوہدری اعجاز نصراللہ خان صاحب ابن مکرم چوہدری اسداللہ خان صاحب**۔ یہ حضرت چوہدری ظفراللہ خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھتیجے تھے۔ اور چوہدری حمید نصراللہ خان صاحب جو سابق امیر ضلع لاہور ہیں ان کے چچازاد بھائی تھے۔ ان کو بھی جماعتی خدمات بجالانے کا موقع ملتا رہا۔ چار خلفائے احمدیت کے ساتھ کام کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ان کے والد مکرم چوہدری اسداللہ خان صاحب سابق امیر ضلع لاہور تھے۔ ان کی ابتدائی تعلیم قادیان کی تھی۔ میٹرک اور گریجویشن لاہور سے کی۔ انہوں نے لائرز اِن کالج لندن سے بار ایٹ لاء کیا۔ کچھ عرصہ لندن میں پریکٹس کی۔ پھر والد صاحب کی بیماری کی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر واپس آگئے اور پھر حضور رحمہ اللہ کے ارشاد پر ہی اسلام آباد میں سیٹ ہو گئے اور 1984ء میں ریٹائرڈ ہوئے۔ پھر انہوں نے کوئی دنیاوی کام نہیں کیا بلکہ جماعتی کام ہی کرتے رہے۔ متعدد جماعتی عہدوں پر ان کو خدمت کی توفیق ملی۔ سابق امیر جماعت اسلام آباد، نائب امیر ضلع لاہور، ممبر قضاء بورڈ، ممبر فقہ کمیٹی کے طور پر خدمات سرانجام دیتے رہے۔ شہادت کے وقت ان کی عمر 83 سال تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور دارالذکر میں ان کی شہادت ہوئی۔

جمعہ کے دن تیار ہو کر کمرے سے نکلے تو کمرے سے نکلتے ہی کہا کہ کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ پھر ناشتہ کیا اور بیٹے کو کہا کہ میں نے بارہ بجے چلے جانا ہے۔ تو بیٹے نے کہا کہ اتنی جلدی جا کر کیا کرنا ہے۔ تو جواب دیا کہ میرا دل نہیں چاہتا کہ لوگوں کے اوپر سے پھلانگ کر جاؤں اور پہلی صف میں بیٹھوں۔ بیٹا اور پوتا ساتھ تھے۔ بیٹے نے ڈیوٹی پر جانے سے پہلے کہا کہ پوتے کو اپنے ساتھ بٹھا لیں۔ پہلے یہ ہمیشہ ساتھ بٹھایا کرتے تھے۔ انہوں نے کہا نہیں اس کو اپنے ساتھ لے کے جاؤ۔ بیٹے نے کہا کہ میری ڈیوٹی ہے۔ تو کہا کہ نہیں بالکل نہیں۔ چنانچہ بیٹے نے اپنے بیٹے کو یعنی ان کے پوتے کو کسی اور کے پاس چھوڑا اور اللہ تعالیٰ نے بیٹے اور پوتے دونوں کو محفوظ رکھا۔ شہید مسجد دارالذکر کے مین ہال میں محراب کے اندر پہلی صف میں کرسی پر بیٹھے تھے۔ ان کے دائیں طرف سے شدید فائرنگ شروع ہوئی جس سے ان کے پیٹ میں گولیاں لگیں۔ کسی نے بتایا کہ امیر صاحب ضلع نے ان کو کہا کہ چوہدری صاحب آپ باہر نکل جائیں تو انہوں نے جواباً کہا کہ میں نے تو شہادت کی دعا مانگی ہے۔ چنانچہ امیر صاحب کے اور ان کے دونوں کے جسم ایک ہی جگہ پر پڑے ہوئے ملے۔

مولوی بشیرالدین صاحب نے خواب میں دیکھا کہ آسمان سے سفید رنگ کی بہت بڑی گاڑی آئی ہے، اس میں سے آواز آئی کہ میں آپ کو لینے آیا ہوں۔

رات کو عشاء کی نماز پڑھ کر جلدی سو جاتے تھے۔ اور رات ایک بجے اٹھ جاتے تھے پھر نمازِ تہجد اور دعاؤں میں مشغول رہنا ان کا کام تھا۔ ہر ایک کو دعا کے لئے کہتے کہ خاتمہ بالخیر کی دعا کرو۔ خلافت سے محبت انتہا کی تھی۔ جو جماعت کے خدمت گزار تھے ان کی بھی بڑی تعریف کیا کرتے تھے کہ کتنی پیاری جماعت ہے کہ لوگ اپنا کام ختم کر کے جماعت کے کاموں میں جُت جاتے ہیں۔ لوگوں میں بیٹھتے تو تبلیغ

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing , Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact: Anas A.Khan, John Thompson ,
Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panal) & David Wilson.

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel:020 8767 5005
Branch Office :14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch:164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- *24hrs Crime Line: 07533667921*

کرتے۔مجلس برخاست ہوتی تو کہتے کہ اگر کسی کو برا لگا ہے تو معاف فرمائیں۔ یکصد یتامیٰ میں مستقل ایک یتیم کا خرچ دیتے تھے۔ ربوہ سے ایک ملازم آیا، وہ ساتویں جماعت تک پڑھا ہوا تھا گھر میں کہا کہ اسے بھی پڑھاؤ اور جو کچھ پڑھائی کے لئے اپنے بچوں کو چیزیں دیتی ہو وہی اس کو بھی دو۔ خدا کے فضل سے موصی تھے۔ ان کے بیٹے کا بیان ہے اور کسی اور نے بھی یہ لکھا ہے کہ بچپن سے ہی ایک خواہش کا اظہار فرماتے تھے کہ خدا زندگی میں وصیت کی ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اللہ تعالیٰ نے شہادت سے تین سال پہلے ان کو اپنی جائیداد پر وصیت کی ادائیگی کی توفیق عطا فرما دی اور شہادت سے چند روز پہلے اپنے سارے چندے ادا کر دیئے۔

آپ اسلام آباد میں ملازمت کے دوران مونا پلی کنٹرول اتھارٹی میں رجسٹرار کے طور پر فائز تھے۔ اس دوران اس وقت کے وزیراعظم کی سفارش کے ساتھ فائل آئی۔ بھٹو صاحب وزیراعظم تھے۔ جب فائل آئی تو چوہدری صاحب کو کوئی قانونی سقم نظر آیا۔ انہوں نے انکار کے ساتھ اس فائل کو واپس کر دیا۔ اب وزیرِ اعظم پاکستان کی طرف سے فائل آئی ہے انہوں نے کہا کہ یہ قانونی سقم ہے مَیں اس کی منظوری نہیں دے سکتا۔ یہ غلط کام ہے۔ تو وزیرِ اعظم صاحب جو اس وقت سیاہ و سفید کے مالک تھے۔ بہت سیخ پا ہوئے اور دھمکی کے ساتھ نوٹ لکھا کہ یا تو تم کام کرو ورنہ تمہارے خلاف سخت سے سخت کارروائی کی جائے گی۔ تو چوہدری صاحب نے اپنے احمدی ہونے کا بھی نہیں چھپایا تھا اور موقع و محل کے مطابق تبلیغ بھی کرتے تھے۔ وزیرِ اعظم صاحب کو بھی یہ پتہ تھا کہ احمدی ہے۔ کیونکہ اس نے اس معاملے میں بعض غلط قسم کے الفاظ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے بارے میں بھی استعمال کئے تھے۔ بہر حال یہ معاملہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں پیش ہوا تو حضور نے دعا کے ساتھ فرمایا ٹھیک ہے، ہمت کرے اور اگر بزدل ہے تو استعفیٰ دے دے۔ جب چوہدری صاحب کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا یہ پیغام ملا تو انہوں نے کہا جو مرضی ہو جائے میں استعفیٰ نہیں دوں گا اور ایک لمبا خط وزیرِ اعظم صاحب کو لکھا کہ اگر میں استعفیٰ دوں تو ہو سکتا ہے کہ سمجھا جائے کہ میں کچھ چھپانا چاہتا ہوں۔ مجھے کچھ چھپانا نہیں ہے اس لئے میں نے استعفیٰ نہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس پر ان کے خلاف کارروائی ہوئی اور ان کو ایک نوٹ ملا کہ تمہاری خدمات سے تم کو فارغ کیا جاتا ہے۔ اور کوئی وجہ نہیں بتائی گئی۔ انہوں نے پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں معاملہ پیش کیا، اور دعا کے لئے کہا۔ انہوں نے دعا کی۔ اگلی صبح کہتے ہیں کہ میں فجر کی نماز کے لئے باہر نکلا تو اس وقت کے امیر جو چوہدری عبدالحق ورک صاحب تھے، ان سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ میں آپ کے لئے دعا کر رہا تھا تو مجھے آواز آئی کہ چُھٹیاں مناؤ، عیش کرو۔ تو جب بھٹو صاحب کی حکومت ختم ہوئی اور مارشل لاء والوں نے تمام سرکاری دفاتر کی تلاشی لینی شروع کی تو ان کی فائل بھی سامنے آئی اور ان کے کاغذات مل گئے، اور جو انکوائری ہوئی پھر بغیر وجہ ملازمت سے برطرف کیا گیا تھا اس پہ فوراً ایکشن ہوا اور ان کو بحال کر دیا اور ساتھ یہ نوٹ بھی اس پہ لکھا ہوا آ گیا کہ دو سال کا عرصہ جو آپ کو برطرف کیا گیا ہے، یہ چھٹی کا عرصہ سمجھا جائے گا۔ تو اس طرح وہ خواب جو اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے احمدی بھائی کو دکھائی تھی وہ بھی پوری ہوئی۔ اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کا عجیب کام ہے کہ اگر ایک مخالفِ احمدیت نے ان کو برطرف کیا تو بحالی بھی مخالفِ احمدیت سے ہی کروائی اور ضیاء الحق نے ان کی بحالی کی۔

ان کے بیٹے کہتے ہیں کہ لاہور کی انتظامیہ نے ہمیں کہا کہ حفاظت کے پیشِ نظر اپنی کار بدل لو تا کہ نمبر پلیٹ تبدیل ہو جائے۔ اور دارالذکر آنے جانے کے راستے بدل بدل کر آیا کرو۔ تو اپنے والد صاحب کو جب میں نے کہا تو انہوں نے کہا ٹھیک ہے یہ کر لو، اور ساتھ یہ بھی ہدایت تھی کہ کبھی کبھی جمعہ چھوڑ دیا کرو۔ جب یہ بات میں نے والد صاحب سے کی تو انہوں نے کہا کہ جمعہ تو نہیں چھوڑوں گا چاہے جو مرضی ہو جائے، دشمن زیادہ سے زیادہ کیا کر سکتا ہے، ہمیں شہید ہی کر دے گا، اور ہمیں کیا چاہئے۔

اگلے شہید ہیں **مکرم چوہدری حفیظ احمد کاہلوں صاحب ایڈووکیٹ**۔ ان کے والد تھے **چوہدری نذیر احمد صاحب سیالکوٹی**۔ ان کا تعلق بھی ضلع سیالکوٹ سے ہے، تعلیم ایل ایل بی تھی۔ باقاعدہ وکالت کرتے تھے۔ پہلے سیالکوٹ میں پھر لاہور شفٹ ہو گئے۔ سپریم کورٹ میں ایڈووکیٹ کے طور پر کام کرتے تھے۔ شہادت کے وقت ان کی عمر 83 سال تھی اور ماڈل ٹاؤن کی مسجد میں ان کی شہادت ہوئی۔ جمعہ ادا کرنے کے لئے مسجد بیت النور کے مین ہال میں تھے۔ حملے کے دوران سینے میں گولی لگنے سے زخمی ہو گئے۔ سانس بحال کرنے کی کافی کوشش کی گئی لیکن وہیں شہادت ہوئی۔ جنرل ریٹائرڈ ناصر شہید، مکرم محمد غالب صاحب شہید، مکرم چوہدری اعجاز نصر اللہ خان صاحب شہید بھی یہ سب حفیظ صاحب کے رشتہ دار تھے۔

شہید بہت ہی نرم طبیعت کے مالک تھے۔ کبھی کسی کو ڈانٹا نہیں۔ گھر میں ملازموں سے بھی حسنِ سلوک کرتے تھے۔ نماز کے پابند۔ اکثر پیدل ہی نماز کے لئے جاتے تھے۔ ان کے ایک بیٹے ناصر احمد کاہلوں صاحب آسٹریلیا میں ہمارے نائب امیر ہیں۔ بڑی اچھی طبیعت کے مالک تھے، اللہ تعالیٰ درجات بلند کرے۔ ان کے بارے میں کسی نے مجھے لکھا کہ غریبوں کے کیس مفت کرتے تھے بلکہ لوگوں کی مالی مدد بھی کرتے تھے۔ مارشل لاء کے زمانے میں لجنہ کے امتحانی پرچے میں پنجتن پاک کا لفظ لکھنے پر کیس بن گیا۔ چوہدری صاحب نے اس کیس میں احسن رنگ میں پیروی کرا کر اسے ختم کروا دیا۔ آپ کی تعزیت کے لئے بہت سے غیر از جماعت دوست بھی آئے۔ بلکہ کہتے ہیں بعض متعصب لوگوں نے بھی تعزیت کی۔ ان کا کورٹ میں، دفتر میں جو منشی تھا وہ کہتا ہے ایک سابق جج صاحب کا تعزیت کا فون آیا اور بہت دیر تک افسوس کا اظہار کرتے رہے۔ منشی نے جج صاحب سے کہہ دیا کہ آپ ان کی مغفرت کے لئے دعا کریں۔ تو جج صاحب کا جواب تھا (تعصب کی انتہا آپ دیکھیں) کہ میں افسوس تو کر سکتا ہوں لیکن مغفرت کی دعا نہیں کر سکتا۔

جمعہ کی نماز باقاعدگی سے بیت النور ماڈل ٹاؤن کی مسجد میں ادا کرتے تھے اور باوجود نظر کی کمزوری کے مغرب کی نماز پر پیدل چل کر آیا کرتے تھے۔ اپنے محلّہ کی مسجد میں نماز ادا کرتے تھے۔ گھنٹوں قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے رہتے تھے۔ آپ کی چھوٹی پوتی کو جب آپ کی شہادت کے بارے میں بتایا گیا، تو اس کی والدہ نے اسے بتایا کہ اس طرح آپ آسمان پر چلے گئے ہیں، شہید ہو گئے ہیں تو اس پر آپ کے قرآنِ کریم پڑھنے کا اتنا اثر تھا، ہر وقت دیکھتی تھی کہتی تھی کہ وہاں بھی بیٹھے قرآن شریف پڑھ رہے ہوں گے۔ تو یہ ہے وہ اثر جو بچوں پر عملی نمونے دکھا کر ہر احمدی کو قائم کرنا چاہئے۔

اگلے شہید جن کا ذکر کرنے لگا ہوں **مکرم چوہدری امتیاز احمد صاحب شہید ابن مکرم چوہدری نثار احمد صاحب** ہیں۔ شہید مرحوم کے دادا مکرم چوہدری محمد بوٹا صاحب آف بھینی محرمہ ضلع گورداسپور میں 1935ء میں بیعت کی تھی۔ ان کے دادا اکیلے احمدی ہوئے تھے اور سارا گاؤں مخالف تھا۔ ان کی دادا کی وفات کے وقت مولویوں نے شور مچایا اور ان کی قبر کشائی کی گئی جس کی وجہ سے ان کی تدفین ان کی زمینوں میں کی گئی۔ پارٹیشن کے بعد یہ خاندان ساہیوال کے ایک چک میں آ گیا۔ اور 1972ء میں ان کے والد صاحب لاہور آ گئے۔ بوقتِ شہادت شہید امتیاز احمد کی عمر 34 سال تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے، معاون قائد ضلع، ناظم تربیت نومبائعین ضلع، سابق ناظم اطفال اور سیکرٹری اشاعت ڈیفنس خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ ان کی شہادت بھی مسجد دارالذکر میں ہوئی ہے۔ مسجد دارالذکر کے مین گیٹ پر دائیں جانب ان کی ڈیوٹی تھی۔ دہشتگردوں نے جب حملہ کیا تو یہ بھاگ کر ان کو پکڑنے کے لئے گئے۔ اس دوران فائرنگ کے نتیجے میں زخمی ہو گئے۔ سر اور سینے میں گولیاں لگیں جس کے نتیجہ میں سانحہ کے اولین شہداء میں شامل ہو گئے۔ بہر حال جماعتی خدمات میں پیش پیش تھے، شوریٰ کے نمائندے بھی رہے، بچپن سے ہی اطفال کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ صد سالہ جشنِ تشکر کے سلسلہ میں اپنے حلقہ میں نمایاں خدمت کی توفیق ملی۔ سکیورٹی کی ڈیوٹی بڑی عمدگی سے ادا کرتے تھے۔ عموماً گیٹ کے باہر ڈیوٹی کرتے تھے۔ نمازوں کی ادائیگی میں باقاعدہ تھے۔ اپنے دونوں بچوں کو وقفِ نو کی بابرکت تحریک میں شامل کیا ہوا تھا۔ جماعتی عہدیداران کا بہت احترام کیا کرتے تھے۔ لیڈر شپ کی کوالیٹیز (Qualities) تھیں۔ وقف کرنے کی بہت خواہش تھی۔ اور ڈیوٹی کا کام بھی اپنے آپ کو وقف سمجھ کر کیا کرتے تھے۔ ان کی ڈائری کے پہلے صفحے پر لکھا ہوا ملا (بعد میں انہوں نے دیکھا) کہ بُزدل بار بار مرتے ہیں اور بہادر کو صرف ایک بار موت آتی ہے۔ پھر ان کی ایک بہن امریکہ میں رہتی ہیں۔ پاکستان کچھ عرصہ پہلے آئی ہوئی تھیں، انہوں نے کہا کہ میری ڈائری میں کچھ لکھ دیں۔ تو اس پر شہید نے یہ شعر لکھا کہ

یہ ادا عشق و وفا کی ہم میں — اک مسیحا کی دعا سے آئی

ان کی اہلیہ کہتی ہیں کہ شہادت سے پہلے ان کو خواب آئے تھے کہ میرے پاس وقت کم ہے اور اپنی زندگی میں مجھے کہتے تھے کہ اپنے پاؤں پر کھڑی ہو جاؤ۔ اور اس کے لئے بزنس بھی تھوڑا سا ان کے لئے establish کر دیا۔ ہمیشہ تہجد پڑھنے والے اور نماز سینٹر میں فجر کی نماز اپنے والد صاحب کے ساتھ پڑھتے تھے۔ ایک دن رات کو دارالذکر سے ساڑھے بارہ بجے آئے اور صبح ساڑھے تین بجے پھر اٹھ گئے۔ میں نے کہا کہ کبھی آرام بھی کر لیا کریں۔ تو کہنے لگے، اس دنیا کے آرام کی مجھے کوئی پرواہ نہیں، مجھے آرام کی فکر ہے جو میں نے آگے کرنا ہے۔

اگلا ذکر ہے **مکرم اعجاز الحق صاحب شہید ابن مکرم رحمت حق صاحب** کا۔ شہید مرحوم کا تعلق حضرت الٰہی بخش صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تھا۔ آبائی وطن پٹیالہ ضلع امرتسر تھا، والد صاحب ریلوے میں ملازم تھے اور لاہور میں ہی مقیم تھے۔ ہال روڈ پر الیکٹرانکس

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

ریپئر (Repair) کا کام کرتے تھے۔ ان دنوں لاہور کے ایک پرائیویٹ چینل میں بطور سیٹلائٹ ٹیکنیشن کام کر رہے تھے۔ بوقتِ شہادت ان کی عمر 46 سال تھی۔ مسجد دارالذکر میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔ وقوعہ کے روز ایم ٹی اے پر جو خلافت کا عہدِ وفا نشر ہو رہا تھا تو سر پر تولیہ رکھ کر کھڑے ہو کر عہد دوہرانا شروع کر دیا۔ اور اہلیہ نے بھی ان کو دیکھ کر عہد دوہرایا۔ مسجد دارالذکر میں ہی نمازِ جمعہ ادا کیا کرتے تھے اور سانحہ کے روز بھی اپنے کام سے سیدھے ہی نمازِ جمعہ ادا کرنے کے لئے دارالذکر پہنچ گئے۔ باہر سیڑھیوں کے نیچے بیٹھے رہے۔ دہشتگردوں کے آنے پر گھر فون کیا اور بڑے بھائی سے کہا کہ اسلحہ لے کر فوری طور پر دارالذکر پہنچ جاؤ۔ اور یہ ساتھ ساتھ اپنے ٹی وی کو فون پر رپورٹنگ بھی کر رہے تھے۔ اسی دوران گولیوں کی بوچھاڑ سے موقع پر ہی شہید ہو گئے۔ اہلِ خانہ نے بتایا کہ ہمدرد اور ملنسار انسان تھے۔ سب کے ساتھ بہت اچھا سلوک کرتے تھے۔ چندہ جات کی ادائیگی باقاعدہ تھی اور ہر مالی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ حلقہ کے ناظم اطفال تھے ان کے بارے میں ناظم اطفال نے بتایا کہ میں جب بھی ان کے بچوں کو وقارِ عمل یا جماعتی ڈیوٹی کے لئے لے کر گیا اور جب واپس چھوڑنے آیا تو انہوں نے خصوصی طور پر میرا شکریہ ادا کیا کہ آپ نے ہمیں یہ خدمت کا موقع دیا۔

اگلا ذکر ہے **مکرم شیخ ندیم احمد طارق صاحب شہید ابن مکرم شیخ محمد منشاء صاحب**۔ شہید کے آباؤ اجداد چنیوٹ کے رہنے والے تھے۔ کاروبار کے سلسلے میں کلکتہ چلے گئے، 1947ء کے بعد ان کے والد صاحب کلکتہ سے ڈھاکہ چلے گئے جہاں سے 1971ء میں لاہور آ گئے۔ شہید مرحوم کی اہلیہ صاحبہ کا تعلق بھی کلکتہ سے ہے۔ اہلیہ کے دادا مکرم سیٹھ محمد یوسف صاحب بانی تھے جو مکرم صدیق بانی صاحب کلکتہ کے چھوٹے بھائی تھے۔ شہید مرحوم نے آئی کام کرنے کے بعد سپیئر پارٹس کا کاروبار شروع کیا۔ شہادت کے وقت ان کی عمر 40 سال تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ دارالذکر میں ان کی شہادت ہوئی۔ ہمیشہ دارالذکر میں ہی جمعہ ادا کیا کرتے تھے۔ اور میرے خطبہ جمعہ تک جو لائیو نشر ہوتا ہے وہیں رہتے تھے اور وہ سن کر آیا کرتے تھے۔ سانحہ کے وقت یہ امیر صاحب کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ دایاں بازو بہت سوجا ہوا تھا۔ باقی جسم پر کوئی زخم نہیں تھا۔ غالب خیال یہی ہے کہ بازو میں گولی لگی ہوگی ہے تو خون بہہ جانے کی وجہ سے شہید ہوئے۔ بہت صلح پسند، شریف اور بے ضرر اور نرم گفتار انسان تھے۔ کام پر ہوتے تو بچوں کو فون کر کے نماز کی ادائیگی کا پوچھتے۔ کام پر بیٹھے ہوئے ہیں، نماز کا وقت ہو گیا تو گھر بچوں کو فون کرتے تھے کہ نماز ادا کرو۔ یہ ہے ذمہ داری جو ہر باپ کو ادا کرنی چاہئے۔ اسی سے دعاؤں اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کی عادت پڑتی ہے۔ نمازِ تہجد کا بہت خیال رکھتے تھے قریباً چار کلومیٹر دور جا کر نماز باجماعت پڑھا کرتے تھے۔ یہاں یہ فاصلے اتنے نہیں لگتے کیونکہ سڑکیں بھی ہیں، سواریاں بھی ہیں۔ لیکن گو وہاں سواری تو ان کے پاس تھی لیکن حالات ایسے ہیں ٹریفک ایسا ہے کہ مشکل ہو جاتی ہے۔ مالی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ حلقے کی مسجد کی ضروریات کو پورا کرنے میں نمایاں خدمت کی توفیق ملی۔ جماعتی ضرورت کے لئے اگر کبھی موٹر سائیکل ان سے مانگا جاتا تو پیش کر دیتے اور خود رکشہ پر چلے آتے۔ خدمتِ خلق نہایت مستقل مزاجی سے کرتے تھے۔ یہ خاندان بھی، ان کے باقی افراد بھی حسبِ توفیق مالی قربانیوں میں ہمیشہ پیش پیش رہا ہے۔

اگلا ذکر ہے **مکرم عامر لطیف پراچہ صاحب شہید ابن مکرم عبداللطیف پراچہ صاحب**۔ موصوف شہید کے والد ضلع سرگودھا کے رہنے والے تھے۔ اور والد صاحب ضلع سرگودھا کی عاملہ کے فعال رکن تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ قریبی تعلق تھا۔ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ جب ربوہ تشریف لے جاتے تو راستے میں اکثر اوقات شہید مرحوم کے والد مکرم عبداللطیف صاحب کے گھر ضرور قیام کرتے تھے۔ شہید کے والد کے نانا مکرم بابو محمد امین صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ شہید نے ابتدائی تعلیم سرگودھا سے حاصل کی اور ایم بی اے لاہور سے کیا۔ جماعتی چندہ جات اور صدقات باقاعدگی سے دیتے تھے۔ بزرگان کی خدمت کرتے تھے۔ سابق امیر ضلع سرگودھا مرزا عبدالحق صاحب کے ساتھ کام کرتے رہے۔ سانحہ کے دوران بھائی کو فون کیا کہ میرے ارد گرد شہداء کی نعشیں پڑی ہیں۔ جب آ کے دیکھا گیا تو ان کے چہرے پر گن کے بٹ کے کندے کے نشان بھی تھے۔ شاید کسی دہشتگرد سے گتھم گتھا ہوئے اور اس وقت اس نے مارا۔ یا یہ دیکھنے کے لئے کہ شہادت ہوئی ہے کہ نہیں، بعض لوگوں کو ویسے بھی گن سے مار کے دیکھتے رہے ہیں۔ اسی طرح ایک گرنیڈ بھی ہاتھ پر لگا ہوا تھا۔ اس کے زخم تھے۔ دارالذکر میں باہر سیڑھیوں کے نیچے بیٹھے تھے۔ وہیں پر شہید ہوئے۔ ان کے اہلِ خانہ نے بتایا کہ نہایت دیانت دار اور امانت دار انسان تھے۔ دیانت داری کی وجہ سے جیولرز ڈیڑھ ڈیڑھ کروڑ کی جیولری ان کے حوالے کر دیا کرتے تھے۔ احمدیت کو کبھی نہیں چھپایا۔ والد صاحب عرصہ دراز بیمار رہے۔ ان کی وفات تک علالت میں ان کی بہت خدمت کی۔ اسی طرح والدہ صاحبہ بھی بیمار ہیں۔ ان کی بے پناہ خدمت کرتے تھے۔ چندہ جات اور مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ صدقہ و خیرات عمومی طور پر چھپا کر کیا کرتے۔ اپنے آبائی علاقے سرگودھا کے بہت سارے مریضوں کو لاہور لا کر مفت علاج کرواتے تھے۔ قربانی کا بہت جذبہ تھا۔ نماز کے پابند، قرآن باقاعدگی سے پڑھتے۔ گھر والوں نے کہا کہ رات اڑھائی تین بجے، ان کو تہجد پڑھتے اور قرآن پڑھتے دیکھا ہے۔ شہید مرحوم کی والدہ محترمہ نے بتایا کہ میں شہید مرحوم کے والد صاحب مرحوم کو کچھ عرصہ خواب میں مسلسل دیکھ رہی تھی۔ شہید کی ایک خادمہ نے بتایا کہ شہادت سے چند دن قبل والدہ کے لئے چار سوٹ لے کر آئے تو والدہ نے کہا کہ میرے پاس تو پہلے ہی بہت سوٹ ہیں۔ تو انہوں نے کہا کہ ماں پتہ نہیں کب تک میری زندگی ہے آپ میرے لائے ہوئے سوٹ پہن لیں۔

اگلا ذکر ہے **مکرم مرزا ظفر احمد صاحب شہید ابن مکرم مرزا اصغر جنگ ہمایوں صاحب** کا۔ شہید مرحوم اکتوبر 1954ء میں منڈی بہاء الدین میں پیدا ہوئے۔ خاندان میں احمدیت کا آغاز حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں ان کے دادا مکرم مرزا نذیر احمد صاحب کے ذریعے سے ہوا۔ مرزا نذیر احمد صاحب نے خلیفۃ المسیح الثانی کی بیعت کی۔ میٹرک لاہور سے کیا اس کے بعد لائلپور یونیورسٹی سے دو سال تعلیم حاصل کی۔ ہوسٹل میں بعض مشکلات کی بنا پر یونیورسٹی چھوڑ دی اور کراچی چلے گئے۔ جہاں سے مکینکس میں تین سالہ ڈپلومہ کیا۔ بعد ازاں مزید ایک سال کا کورس کیا۔ اپنے شعبہ سے متعلق ایک ملازمت کراچی میں کی۔ اس کے بعد جاپان چلے گئے۔ 1981ء سے سولر انرجی میں انجینئر کی حیثیت سے 21 سال جاپان میں مقیم رہ کر کام کیا۔ وہاں جماعتی خدمات کی توفیق پائی۔ جاپان میں ٹوکیو مشن بند ہوا تو آپ کا گھر بطور مشن ہاؤس استعمال ہوتا تھا۔ 1983ء میں کوریا میں وقفِ عارضی کا موقع ملا۔ 1985ء میں جلسہ سالانہ یو۔کے میں جاپان کی نمائندگی کی توفیق حاصل ہوئی۔ 1993ء میں صدر خدام الاحمدیہ جاپان کی حیثیت سے ایک پہاڑ کی چوٹی کو سر کرنے اور اس پر اذان دینے کی سعادت پائی۔ 1999ء میں بیت الفتوح کے سنگِ بنیاد کے موقع پر آپ کو اور ان کی بیگم کو جاپان کی نمائندگی کی توفیق ملی۔ جاپان میں بطور صدر جماعت ٹوکیو سیکرٹری مال کے علاوہ 2001ء سے 2003ء تک نائب امیر جاپان کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ ایک موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے شہید مرحوم کی اطاعت اور تقویٰ کے نمونہ پر اظہارِ خوشنودی کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ کرے کہ سب جماعت جاپان ان کے نمونے پر چلنے کی توفیق پائے۔ جاپان میں اکیس سال قیام کے دوران ملازمت کے علاوہ دیگر تعلیمی کوششیں بھی کرتے رہے۔ 2003ء میں پاکستان شفٹ ہو گئے۔ لاہور میں کیولری گراؤنڈ میں رہتے تھے، آپ کا گھر وہاں بھی نماز سینٹر تھا۔ شہادت کے وقت ان کی عمر 56 سال تھی۔ اللہ کے فضل سے موصی تھے۔ دارالذکر میں شہادت پائی۔ ہمیشہ پہلی صف میں بیٹھتے تھے اور وہاں امام صاحب کے قریب بیٹھے تھے۔ ان کے سر کے پچھلی طرف گولی لگی اور دایاں ہاتھ گرنیڈ سے زخمی ہوا جس سے شہادت ہوگئی۔

شہید مرحوم کی اہلیہ بتاتی ہیں کہ خلافت سے بے انتہا محبت کرنے والے تھے۔ جب بھی لندن جاتے تو ان کی کوشش ہوتی کہ نماز خلیفہ وقت کے پیچھے ادا کریں۔ خطبات کو ہمیشہ بڑے غور سے سنتے تھے۔ یہاں سے جو لائیو خطبات جاتے ہیں کسی وجہ سے براہِ راست نہ سن سکتے تو جب تک سن نہ لیتے، اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھتے تھے۔ کہتی ہیں کہ حقیقی معنوں میں 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں' کے مصداق تھے۔ سب بچے بوڑھے ہر ایک ان سے عزت سے پیش آتا، سب کے دوست تھے۔ امانتوں کی حفاظت کرنے والے، وعدوں کا ایفاء کرنے والے اور اعلیٰ معیار کی قربانی کرنے والے تھے۔ ہر چیز میں سادگی ان کا شعار تھا۔ ایک نہایت محبت کرنے والے شوہر تھے۔ کہتی ہیں میری چھوٹی چھوٹی باتوں کا بھی خیال رکھتے تھے اور کبھی تھکی ہوتی تو کھانا بھی بنا دیا کرتے۔ گلے شکوے کی عادت نہیں تھی۔

جاپان میں ہمارے ایک ملک منیر احمد صاحب ہیں، انہوں نے لکھا کہ مرزا ظفر احمد صاحب جب جاپان تشریف لائے تو ابھی شادی شدہ نہ تھے۔ بڑے سادہ طبیعت کے مالک اور بہت کم گو تھے۔ سعید فطرت اور نیک سیرت انسان تھے۔ دین کی خدمت کا جذبہ آپ کی سرشت میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ آپ اس مقصد کے حصول کے لئے ہر وقت تیار نظر آتے۔ اطاعت کے بہت بلند معیار پر فائز تھے۔ جماعت کے چھوٹے چھوٹے عہدیداروں سے لے کر بڑے عہدیدار تک سب سے برابر کا سلوک کرتے تھے اور عزت سے پیش آتے۔ کسی جماعتی خدمت کا کبھی انکار نہ کرتے۔ ایک سال جاپان کے مثالی خادم بھی قرار پائے۔ آپ پر رشک آتا تھا۔ آپ جب بھی کوئی کام اپنے ذمہ لیتے تو اسے بہت ایمانداری اور احسن طریق پر نبھانے کی کوشش کرتے۔ جاپان سے جانے سے پہلے مستقل طور پر اپنے آپ کو دین کی خدمت کے لئے وقف کر دیا تھا۔

مغفور احمد منیب صاحب مبلغ ہیں ربوہ میں ہمارے مربی ہیں۔ یہ بھی جاپان میں رہے ہوئے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ مرزا ظفر احمد صاحب جو لمبا عرصہ جاپان میں مقیم رہے اللہ کے فضل سے جاپان میں موصوف کی دینی خدمات کسی طرح بھی واقفین زندگی سے کم نہیں تھیں۔ بلکہ ان کی قربانیاں احباب کے لئے قابلِ تقلید تھیں۔ وقت کی قربانی، مال کی قربانی میں سب سے آگے تھے۔ آنریری مبلغ تھے، سیکرٹری مال جاپان تھے، صدر جماعت ٹوکیو رہے۔ خلافت سے والہانہ عشق تھا۔ نماز توجہ سے دعا کرتے۔ ان کی آنکھیں نمناک ہو جاتیں۔ محبت کرنے والے تھے، ہر ایک کی تکلیف کا سن کے آنکھیں نمناک ہو جاتیں۔

اگلا ذکر ہے **مکرم مرزا محمود احمد صاحب شہید ابن مکرم اکبر علی صاحب** کا۔ شہید مرحوم بدوملہی ضلع

نارووال کے رہنے والے تھے۔ ان کے دادا حضرت عنایت اللہ صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ محکمہ ٹیلیفون سے وابستہ تھے۔ 2008ء میں ریٹائر ہوئے۔ اور 35 سال سے لاہور میں مقیم تھے۔ شہادت کے وقت ان کی عمر 58 سال تھی۔ مسجد بیت النور ماڈل ٹاؤن میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔ نمازِ جمعہ عموماً ماڈل ٹاؤن میں ادا کرتے تھے۔ سانحہ کے روز مسجد کے عقبی ہال میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اس دوران ایک گولی ان کے ماتھے پر لگی جس سے موقعہ پر شہید ہو گئے۔ اہلِ خانہ نے بتایا کہ جماعتی خدمت میں ہمیشہ پیش پیش رہتے۔ وقفِ عارضی کی متعدد مرتبہ سعادت ملی۔ بہت نرم دل اور انتہائی سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ محنتی انسان تھے۔ ان کے بیٹے قیصر محمود صاحب اس وقت ڈیوٹی پر موجود تھے جو اس سانحہ میں محفوظ رہے۔ شہادت سے چار دن قبل ان کی اہلیہ نے خواب دیکھا کہ ایک خوبصورت باغ ہے جس میں ٹھنڈی ہوا اور نہریں چل رہی ہیں خوبصورت محل بنا ہوا ہے۔ محمود صاحب مجھے کہتے ہیں کہ تم لوگوں کے لئے میں نے گھر بنا دیا ہے یہ میرا محل ہے اب میں نے یہاں رہنا ہے۔ پورے محل میں خوشبو ہی خوشبو پھیلی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

مکرم شیخ محمد اکرام اطہر صاحب شہید ابن مکرم شیخ شمس الدین صاحب۔ شہید مرحوم کے والد صاحب چنگڑانوالہ ضلع سرگودھا کے رہنے والے تھے۔ طاعون سے جب سب رشتے دار وفات پا گئے تو مڈھ رانجھا ضلع سرگودھا میں آ کر آباد ہوئے۔ شہید مرحوم کے والد کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور بعد میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی خدمت کرنے یعنی دبانے کا موقع ملا۔ تاہم بیعت کی سعادت حضرت مصلح موعودؓ کے دورِ خلافت میں ملی۔ شہید مرحوم کے خسر مکرم خواجہ محمد شریف صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ ان کے والد محترم شیخ شمس الدین صاحب کی تبلیغ کی وجہ سے حضرت مرزا عبدالحق صاحب کے خاندان میں احمدیت آئی۔ مولوی عطاء اللہ خان صاحب درویش قادیان ان کے بھائی تھے اور مکرم منیر احمد منور صاحب مربی سلسلہ جو یہاں (جرمنی میں) بھی رہے ہوئے ہیں آج کل پولینڈ میں ہیں، ان کے بھانجے ہیں۔ بوقتِ شہادت ان کی عمر 66 سال تھی۔ مسجد دارالذکر گڑھی شاہو میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔ مسجد دارالذکر کے مین ہال میں کرسیوں پر بیٹھے تھے۔ بڑھاپے کے باعث سانحے کے دوران سب سے آخر میں اٹھے۔ لیکن اس دوران دہشتگرد کی گولیاں سر اور پسلیوں میں لگنے سے شہید ہو گئے۔ اہلِ خانہ نے بتایا کہ شہید مرحوم دو تین ماہ سے کہہ رہے تھے کہ میرا وقت قریب آ گیا ہے۔ کچھ عرصے سے بالکل خاموش رہتے تھے۔

ان کی بہو نے خواب میں دیکھا کہ ربوہ میں انصاراللہ کا ہال ہے (جو پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا) تو وہاں سے مجھے تین تحفے ملے ہیں اور وہ لے کر میں لاہور روانہ ہو رہی ہوں۔ شہداء کے سب کے جنازے بھی انصاراللہ کے ہال ہی میں ہوئے تھے۔

شہید مرحوم کو تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ قریبی دیہاتی علاقوں میں جا کر مختلف لوگوں سے گھروں میں رابطہ کر کے تبلیغ کیا کرتے تھے۔ خاص طور پر الفضل جیب میں ڈال کر لے جاتے۔ سگریٹ نوشی کے خلاف بڑا جہاد کیا کرتے تھے اور چلتے چلتے لوگوں کو منع کر دیتے اور کوئی دوسری چیز کھانے کی دے کر کہتے کہ یہ کھا لو اور سگریٹ چھوڑ دو۔ تہجد گزار تھے۔ نیک عادات کی بنا پر ان کا رشتہ ہوا تھا یعنی عبادت اور تبلیغ کی وجہ سے۔ بہت دعا گو اور تہجد گزار تھے۔ خاص طور پر بہت سارے لوگوں کے نام لے کر دعا کیا کرتے تھے۔ چندوں میں باقاعدہ تھے، تنخواہ ملنے پر پہلے سیکرٹری صاحب مال کے گھر جاتے اور چندہ ادا کرتے۔ یہ ہے صحیح طریق چندے کی ادائیگی کا، نہ کہ یہ کہ جب بقایا دار ہوتے ہیں اور پوچھو کہ بقایا دار کیوں ہو گئے تو الٹا یہ شکوہ ہوتا ہے کہ سیکرٹری مال نے ہمیں توجہ نہیں دلائی، نہیں تو ہم بقایا دار نہ ہوتے۔ یہ تو خود ہر ایک کا اپنا فرض ہے کہ چندہ ادا کرے۔ خلافت جوبلی کے سال میں مقالہ تحریر کیا جس میں A گریڈ حاصل کیا۔

اگلا ذکر ہے **مکرم مرزا منصور بیگ صاحب شہید ابن مکرم مرزا سرور بیگ صاحب مرحوم** کا۔ شہید مرحوم کے آباؤ اجداد پٹی ضلع امرتسر کے رہنے والے تھے۔ ان کے تایا مرزا منور بیگ صاحب، ان کی 1953ء سے قبل بیعت تھی ان کو (تایا کو بھی) 1985ء میں ایک معاند احمدیت نے شہید کر دیا۔ ان کی زری کی دکان تھی۔ بوقت شہادت مرزا منصور بیگ صاحب کی عمر 29 سال تھی۔ اللہ کے فضل سے موصی تھے۔ بطور سیکرٹری اشاعت، ناظم تحریک جدید اور عمومی کی ڈیوٹی سکواڈ میں ان کو خدمت کا موقع مل رہا تھا۔ بیت النور ماڈل ٹاؤن میں جام شہادت نوش فرمایا۔ جمعہ کی صبح ان کی مجلس کے قائد صاحب نے ان کو ڈیوٹی پر جانے کے لیے کہا۔ پھر گیارہ بجے کے قریب دوبارہ یاد دہانی کے لیے قائد نے فون کیا تو انہوں نے جواب دیا "قائد صاحب فکر نہ کریں اگر ضرورت پڑی تو پہلی گولی اپنے سینے پر کھاؤں گا۔ بیت النور ماڈل ٹاؤن میں چیکنگ پر ڈیوٹی تھی۔ مین گیٹ کے باہر پہلے بیریئر کے پاس کھڑے تھے۔ خدام کی نگرانی پر متعین تھے کہ دہشتگرد نے آتے ہی ان پر فائرنگ کر دی۔ سب سے پہلے ان کو ہی فائر لگا۔ کئی گولیاں لگنے کی وجہ سے موقع پر ہی شہادت ہوئی۔

شہید مرحوم نے سانحہ سے قبل صبح کے وقت گھر میں اپنی خواب سنائی کہ "مجھے کوئی مار رہا ہے اور میرے پیچھے کالے کتے لگے ہوئے ہیں"۔ شہید مرحوم جماعتی خدمت کرنے والے اور اطاعت کا جذبہ رکھنے والے تھے۔ نرم مزاج، ہنس مکھ اور پنج وقتہ نماز کے پابند۔ اہلیہ کی عمر 26 سال ہے۔ ان کی شادی ہوئی تھی تو ان کے ہاں اولاد متوقع ہے۔ اللہ تعالیٰ نیک، صالح، صحتمند اور لمبی عمر پانے والی ان کو اولاد عطا فرمائے۔ ان کی والدہ اور اہلیہ خوشیاں دیکھیں۔

اگلا ذکر ہے **مکرم میاں محمد منیر احمد صاحب شہید ابن مکرم مولوی عبدالسلام صاحب عمر** کا۔ شہید مرحوم حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے تھے۔ آپ 11/ اکتوبر 1940ء کو حیدرآباد دکن میں اپنے نانا حضرت مولوی میر محمد سعید صاحب رضی اللہ عنہ کے گھر میں پیدا ہوئے۔ آپ کے نانا حضرت میر محمد سعید صاحب رضی اللہ عنہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیعت لینے کی اجازت دی تھی۔ آپ کے نانا کی وجہ سے حیدرآباد دکن میں کافی لوگ جو آپ کے مرید تھے احمدی ہو گئے۔ بی اے تک تعلیم حاصل کی اور 1962ء میں لاہور شفٹ ہو گئے۔ بوقت شہادت ان کی عمر 70 سال تھی۔ بیت النور ماڈل ٹاؤن میں جام شہادت نوش فرمایا۔ نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے ہر جمعہ قریباً 12 بجے گھر سے نکلتے تھے۔ وقوعہ کے روز ناسازی طبیعت کے باعث قریباً ایک بجے ماڈل ٹاؤن بیت النور میں پہنچے۔ مسجد کے صحن میں جنرل ناصر صاحب کے ساتھ کرسی پر بیٹھے تھے۔ حملے کے دوران موصوف ہال کے اندر داخل ہو کر پہلی صف میں بیٹھ گئے۔ اس دوران دروازہ بند کرنے کی کوشش کے دوران دہشتگرد نے بندوق کی نالی دروازے میں پھنسا لی اور فائرنگ کرتا رہا۔ پہلی گولی آپ کے سر میں لگی جس سے موقع پر ہی شہادت ہو گئی۔

قریباً دس سال قبل آپ نے خواب میں دیکھا تھا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر کے ساتھ ایک قبر تیار کی گئی ہے، پوچھنے پر بتایا کہ یہ آپ کی قبر ہے۔ شہادت کے بعد یہ تعبیر بھی سمجھ میں آئی کہ وہ واقعہ میں آپ کی قبر تھی کیونکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسل میں سے تھے اور شہادت بھی دونوں کی قدرِ مشترک ہے۔ شہادت کے بعد ان کی بیٹی نے خواب میں دیکھا کہ والد صاحب شہید خواب میں آئے ہیں اور کہتے ہیں کہ میرا کمرہ (جو گھر کا کمرہ تھا) سیٹ کر دو تو خادم نے ٹھیک کر دیا۔ اور کہتی ہیں کہ کچھ دیر بعد کچھ مہمان آئے اور انہوں نے خواہش ظاہر کی کہ ہم نے کمرہ دیکھنا ہے۔

شہید مرحوم کے بیٹے مکرم نورالامین واصف صاحب بتاتے ہیں کہ جب والد صاحب شہید کے نکاح کا مرحلہ پیش ہوا تو بعض لوگوں نے ان کا تعلق غیر مبائعین سے قائم کرنے کی کوشش کی کہ یہ غیر مبائعین ہیں یعنی خلافت کی بیعت نہیں کی۔ جس پر معاملہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے پاس پہنچا تو حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے بڑی شفقت سے فرمایا کہ ان کو تجدید بیعت کی کیا ضرورت ہے یہ تو اس شخص کے پوتے ہیں جس نے سب سے پہلے بیعت کی تھی اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بہت ہی پیارا تھا۔ اس پر حضرت مولانا ابوالعطاء جالندھری صاحب نے ان کا نکاح پڑھایا۔ آپ کے ایک عزیز نے آپ کی خوبیوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ شہید مرحوم میں حسنِ سلوک، غریبوں کی مدد کرنا، مہمان نوازی، بیماروں کی تیمارداری کرنے کی خوبیاں نمایاں تھیں۔ شہید مرحوم کو سندھ قیام کے دوران متعدد ضرورتمند بچیوں کی شادی کروانے اور ضرورتمند بچوں کے تعلیمی اخراجات برداشت کرنے کی بھی توفیق ملی۔ مہمان نوازی کی صفت تو آپ میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ اگر کوئی مہمان آ جاتا تا اپنے گھر سے بغیر کھانا کھلائے اس کو جانے نہیں دیتے تھے۔ باقاعدہ تہجد گزار تھے۔

اگلا ذکر ہے **مکرم ڈاکٹر طارق بشیر صاحب شہید ابن مکرم چوہدری یوسف خان صاحب** کا۔ شہید مرحوم کے والد شکرگڑھ کے رہنے والے تھے اور والد صاحب نے بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کی تھی۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشاد پر زمینوں کی نگرانی کے لئے سندھ چلے گئے۔ کراچی قیام کیا۔ شہید مرحوم کی پیدائش کراچی میں ہوئی۔ تاہم بعد میں یہ خاندان شکرگڑھ آ گیا۔ ابتدائی تعلیم کے بعد شہید مرحوم لاہور آ گئے جہاں سے MBBS کے علاوہ میڈیکل کی دیگر تعلیم حاصل کی۔ 15 سال قصور گورنمنٹ ہسپتال میں کام کیا۔ شہادت کے وقت میو ہسپتال لاہور میں بطور A.M.S کام کر رہے تھے نیز قصور میں کلینک بھی بنایا ہوا تھا۔ بوقت شہادت ان کی عمر 57 سال تھی اور دارالذکر میں جام شہادت نوش فرمایا۔

مسجد دارالذکر کے مین ہال میں محراب کے بائیں طرف بیٹھے تھے کہ باہر سے حملہ کے بعد جو پہلا گرنیڈ اندر پھینکا گیا اس میں زخمی ہوئے اور اسی حالت میں ہی شہید ہو گئے۔ شہید مرحوم کی اہلیہ نے شہادت سے چند دن قبل خواب میں دیکھا کہ آسمان پر ایک اچھا سا گھر ہے جو فضا میں تیر رہا ہے اور آپ اس میں اڑتے پھر رہے ہیں۔ دوسری خواب میں دیکھا کہ زلزلہ اور طوفان آیا ہے چیزیں ہل رہی ہیں۔ اور میں دوڑتی پھر رہی ہوں اور وہ مجھے مل نہیں رہے۔ ان کی اہلیہ بتاتی ہیں کہ بہت نفیس آدمی تھے، کبھی کسی سے سخت بات نہیں کی۔ بچوں سے اور خصوصاً بیٹیوں سے بہت پیار تھا۔ مریضوں سے حسن سلوک سے پیش آتے۔ ہر ایک سے ہمدردی کرتے تھے۔ ان کے غیر از جماعت مالک مکان نے جب اپنے حلقہ احباب میں ان کی شہادت کی خبر سنی تو اسے اتنا دکھ ہوا کہ وہ چکرا گئے۔ کئی سعید فطرت لوگ ایسے ہیں۔ چھ سال کے عرصہ کے دوران مالک مکان کو کرایہ گھر جا کر ادا کرتے تھے۔ کبھی موقع ایسا نہیں آیا کہ مالک مکان کو کرایہ لینے کے

لئے آنا پڑا ہو۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب بہت شوق سے پڑھتے تھے۔چندہ باقاعدگی سے دیتے۔ بیوی کو کہا ہوا تھا کہ روزانہ آمدنی میں سے ایک حصہ غریبوں کے لیے نکالنا ہے۔میرے خطبات باقاعدگی سے سنتے تھے۔بعض اوقات بار بار سنتے تھے۔ان کے ایک بیٹے نے بھی MBBS کر لیا ہے اور ہاؤس جاب کر رہا ہے۔وہ بھی اس سانحہ میں زخمی ہوا ہے۔اللہ تعالیٰ اس زخمی بیٹے کو اور تمام زخمیوں کو بھی صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

اگلا ذکر ہے **مکرم ارشد محمود بٹ صاحب شہید ابن مکرم محمود احمد بٹ صاحب کا**۔شہید کے پڑدادا مکرم عبداللہ بٹ صاحب نے احمدیت قبول کی تھی اور پسرور ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے تھے۔ان کے پڑنانا حضرت جان محمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام تھے۔ڈسکہ کے رہنے والے تھے۔ان کے والد صاحب ائیر فورس میں ملازم تھے۔بسلسلہ ملازمت مختلف مقامات پر تعینات رہے۔شہید مرحوم لاہور میں پیدا ہوئے۔I.COM کیا ہوا تھا۔بوقت شہادت ان کی عمر 48 سال تھی۔ اپنے حلقہ کے نائب زعیم انصار اللہ اور سیکرٹری تحریک جدید کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔بیت النور میں جام شہادت نوش فرمایا۔جمعہ کے روز جلدی تیار ہو گئے۔عموماً ان کے بھائی ساتھ لے کر جاتے تھے ، کیونکہ ان کا ایک پاؤں پولیو کی وجہ سے کمزور تھا۔اگر بھائی لیٹ ہوتے تو خود ہی وَین پر چلے جاتے۔سانحہ کے وقت پہلی صف میں بیٹھے ہوئے تھے۔شروع میں ہونے والے حملے میں تین چار گولیاں لگیں جس سے موقع پر ہی شہید ہو گئے۔اہل خانہ نے بتایا کہ شہید مرحوم پنجوقتہ نماز کے پابند تھے روزانہ اونچی آواز میں تلاوت قرآن کریم کیا کرتے۔معذوری کے باوجود اپنا کام خود کرتے تھے۔خلافت سے عشق تھا۔اپنی استطاعت سے بڑھ کر چندہ ادا کرتے تھے۔سلسلہ کی بہت ساری کتب کا مطالعہ کر چکے تھے۔بہت دعا گو انسان تھے۔اللہ تعالیٰ درجات بلند فرمائے۔

اگلا ذکر ہے **مکرم محمد حسین ملہی صاحب شہید ابن مکرم محمد ابراہیم صاحب کا**۔شہید کا تعلق گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ سے تھا۔ان کے والد محترم نے بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کی۔کچھ عرصہ سندھ میں بھی رہے۔34 سال سے لاہور میں مقیم تھے۔ان کو جماعتی سکولوں میں بھی پڑھانے کا موقع ملا۔بوقت شہادت ان کی عمر 68 سال تھی۔مسجد بیت النور ماڈل ٹاؤن میں جام شہادت نوش فرمایا۔ہانڈو گجر لاہور میں تدفین ہوئی۔ سانحہ کے روز ایک بجے کے قریب سائیکل پر گھر سے نکلے اور مسجد بیت النور کے مین ہال میں پہلی صف میں بیٹھے تھے کہ دہشتگردوں کی فائرنگ سے بازو اور پیٹ میں گولیاں لگیں اور شدید زخمی ہو گئے۔زخمی حالت میں میو ہسپتال لے جایا گیا جہاں آپریشن تھیٹر میں شہید ہو گئے۔اہل خانہ نے بتایا کہ پنجوقتہ نماز کے پابند تھے، تہجد باقاعدگی سے ادا کرتے۔ہر نیکی کے کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔پیشہ کے لحاظ سے الیکٹریشن تھے۔ غریبوں اور ضرورتمندوں کا کام بغیر معاوضہ کے کر دیتے تھے۔اپنے حلقہ کی مسجد اپنی نگرانی میں تعمیر کروائی۔اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

اگلا ذکر ہے **مکرم مرزا محمد امین صاحب شہید ابن مکرم حاجی عبدالکریم صاحب کا**۔شہید مرحوم کے والد جموں کشمیر کے رہنے والے تھے۔انہوں نے 1952ء میں بیعت کر کے احمدیت میں شمولیت اختیار کی۔والد صاحب کے بیعت کرنے کے کچھ عرصہ بعد شہید مرحوم نے بھی بیعت کر لی تھی۔بوقت شہادت ان کی عمر 70 سال تھی اور مسجد دارالذکر میں جام شہادت نوش فرمایا۔عموماً مسجد دارالذکر میں نماز جمعہ ادا کرتے تھے۔پہلی صف میں بیٹھے ہوئے تھے کہ گرینیڈ اور گولیوں کے حملہ میں شدید زخمی ہو گئے۔تین دن ہسپتال میں زیر علاج رہے۔31 مئی کو ہسپتال میں ہی شہید ہو گئے۔سانحہ سے دو دن قبل رات کو سوئے ہوئے تھے کہ اچانک اپنے دونوں ہاتھ بلند کر کے اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہہ کر اٹھ بیٹھے۔ہڑبڑا کر نعرہ لگاتے ہوئے اٹھے۔نہایت خوش اخلاق اور ملنسار تھے۔جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔مختلف جماعتی مقابلہ جات میں انعامات بھی حاصل کئے۔

اگلا ذکر ہے **مکرم ملک زبیر احمد صاحب شہید ابن مکرم ملک عبدالرشید کا**۔شہید مرحوم ضلع فیصل آباد کے رہنے والے تھے۔ان کے دادا مکرم ملک عبدالمجید خان صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں احمدیت قبول کی تاہم حضور علیہ السلام کی زیارت نہ کر پائے۔شہید مرحوم نے فیصل آباد میں محکمہ واپڈا میں ملازمت کی اور ریٹائرمنٹ کے بعد سانحہ سے قریباً ایک ماہ قبل لاہور شفٹ ہوئے تھے۔فیصل آباد میں مسجد بیت الفضل کی تعمیر میں ان کے والد صاحب کا نام بنیادی لوگوں میں شامل تھا۔ابتدا میں دیگر حلقہ جات میں نماز جمعہ ادا کرتے رہے لیکن بیت النور ماڈل ٹاؤن کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے کہ یہاں احمدی اکٹھے ہوتے ہیں اور کافی تعداد میں ہوتے ہیں اور بیٹے کو کہا کہ مجھے یہاں ہی لایا کرو۔بوقت شہادت ان کی عمر 61 سال تھی اور مسجد بیت النور میں ان کی شہادت ہوئی۔

شہید مرحوم مین ہال میں بیٹھے تھے اور بیٹا دوسرے ہال میں تھا۔فائرنگ کے دوران ہال کے درمیان گرل (Grill) کے پاس جاتے ہوئے یہ گرے ہیں یا بیٹھے ہیں بہر حال وہیں بیٹھے تھے۔بیٹا ان کو ڈھونڈتا پھر رہا تھا تو بیٹے کو تو یہ نظر نہیں آئے لیکن انہوں نے بیٹے کو دیکھ لیا اور زوردار آواز میں کہا ’’کدھر بھاگے پھرتے ہو، اگر کچھ ہوگا تو ہم شہید ہوں گے، اور یہاں اپنے بھائیوں کے ساتھ ہی شہید ہوں گے۔‘‘ اسی دوران ان کو دل پر گولی لگی ، شدید زخمی ہو گئے۔اسی حالت میں ہسپتال لے جایا گیا جہاں ان کی شہادت ہو گئی۔اہل خانہ بتاتے ہیں کہ نمازی اور تہجد گزار تھے۔تہجد میں کبھی ناغہ نہیں کیا۔اکثر وقت MTA دیکھتے تھے۔شہید مرحوم کہا کرتے تھے کہ اگر تھکاوٹ کی وجہ سے کبھی بیدار نہ ہوں تو یوں لگتا ہے کہ کسی نے مجھے زبردستی اٹھا دیا ہے۔تہجد کی اتنی عادت تھی اور وقت پر اٹھ جایا کرتے تھے۔بیٹے نے گاڑی لی تو نصیحت کی کہ بیٹا اس میں کسی قسم کا کوئی ریڈیو یا ٹیپ ریکارڈر یا ڈی وی ڈی (جو ہے) نہیں لگانی۔اس کے بدلے سبحان اللہ اور درود شریف کا وِرد کیا کرو اور خود بھی یہی کیا کرتے تھے۔چھوٹے بھائی نے بتایا کہ بچپن میں فٹ پاتھ پر بنے ہوئے چوکٹھوں پر چلتے ہوئے کہا کرتے تھے کہ اس چوکٹھے میں درود پڑھو، اس میں فلاں دعا پڑھو، اس میں فلاں دعا پڑھو۔بیٹے نے کہا کہ گاڑی کی انشورنس کروانی ہے تو انہوں نے کہا بیشک کروالو لیکن انشورنس والے کمزور ہیں تم ایسا کرو کہ گاڑی کے نام پر ہر ماہ چندہ دیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ زیادہ حفاظت کرنے والا ہے۔چنانچہ اس ہدایت پر بھی عمل کیا گیا۔باکسنگ کے اچھے کھلاڑی تھے۔اور انہوں نے کافی انعامات جیتے ہوئے تھے۔

اگلا ذکر ہے **مکرم چوہدری محمد نواز صاحب شہید کا جو مکرم چوہدری غلام رسول صاحب بجہ کے بیٹے** تھے۔شہید مرحوم کے آباؤ اجداد اونچا بجہ ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے تھے۔ان کے پھوپھا حضرت چوہدری غلام احمد مہار صاحب رضی اللہ عنہ اور ان کے والد حضرت چوہدری شاہ محمد مہار صاحب رضی اللہ عنہ چندر کے منگولے ضلع نارووال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ان کے والد صاحب اور ان کے بڑے بھائی نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں بیعت کی اور اس سے قبل گاؤں میں مناظرہ کروایا جس کے نتیجے میں ان کے خاندان نے بیعت کر لی تھی۔بی۔اے، بی۔ایڈ کرنے کے بعد محکمہ تعلیم جائن (Join) کیا۔1991ء میں بطور ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول کشمیر سے ریٹائر ہوئے اور اکتوبر 1992ء میں لاہور شفٹ ہو گئے۔اپنے حلقہ میں بطور محاسب خدمت کی توفیق پائی۔بوقت شہادت ان کی عمر 80 سال تھی اور مسجد دارالذکر میں جام شہادت نوش فرمایا۔

مسجد دارالذکر سے ان کو خاص لگاؤ تھا۔کہا کرتے تھے کہ جب لاہور میں زیر تعلیم تھا تو دارالذکر کی تعمیر کے سلسلہ میں وقار عمل میں شامل ہوتا تھا اس لئے دارالذکر سے خاص لگاؤ ہے۔وقوعہ کے روز نیا سوٹ اور نیا جوتا پہنا۔ایک بجے کے قریب دارالذکر کے مین ہال میں پہنچے، کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے کہ اس دوران گرینیڈ پھٹنے سے شہید ہو گئے۔چند ماہ پہلے اہلیہ نے خواب میں دیکھا کہ آواز آئی ہے ’’مبارک ہو آپ کا خاوند زندہ ہے‘‘۔اہل خانہ نے مزید بتایا کہ صاف گو انسان تھے۔تندرست اور Active تھے۔اپنی عمر سے 20 سال چھوٹے لگتے تھے۔تعلیم الاسلام کالج میں روئنگ کی ٹیم کے کیپٹن تھے۔مختلف زبانوں پر عبور حاصل تھا۔جماعتی لٹریچر کے علاوہ دیگر مذاہب کا لٹریچر بھی زیر مطالعہ رہتا تھا۔

اگلا ذکر ہے **مکرم شیخ مبشر احمد صاحب شہید ابن مکرم شیخ حمید احمد صاحب کا**۔شہید مرحوم کے آباؤ اجداد قادیان کے رہنے والے تھے، پارٹیشن کے بعد ربوہ آ گئے اور 35 سال سے لاہور میں مقیم تھے۔پھر ربوہ سے لاہور چلے گئے۔ان کے دادا مکرم شیخ عبدالرحمٰن صاحب نے خلافت ثانیہ کے دور میں بیعت کرنے کی توفیق پائی۔حضرت مہر بی بی صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ، صحابیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان کی نانی تھیں۔بوقت شہادت ان کی عمر 47 سال تھی اور مسجد بیت النور ماڈل ٹاؤن میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔ بیت النور کے پچھلے ہال کی تیسری صف میں بیٹھے ہوئے تھے۔دہشتگرد کے آنے پر دروازہ بند کرنے کی کوشش کی مگر ایک گولی ان کے پیٹ میں دائیں طرف لگ کر باہر نکل گئی۔بعد میں گرینیڈ پھٹنے سے بھی مزید زخمی ہوئے۔اور کان سے بھی کافی دیر تک خون نکلتا رہا۔باوجود اس کے بعد میں بھی دو تین گھنٹے یہ زندہ رہے ہیں، پیٹ پر ہاتھ رکھ کر خود چل کر ایمبولینس تک گئے لیکن ایمبولینس میں ہسپتال جاتے ہوئے شہید ہو گئے۔ سانحہ کے روز بظاہر حالات اس نوعیت کے تھے کہ نماز جمعہ پر جانا مشکل تھا لیکن خدا تعالیٰ نے شہادت کا رتبہ دینا تھا اس لئے بالآخر بیت النور پہنچ گئے۔شہید مرحوم ہر جمعہ کو اپنے بیمار خُسر کو نماز کے لئے لے جایا کرتے تھے۔اس مرتبہ ان کی طبیعت ناساز تھی اور انہوں نے کہا کہ میں نے اس دفعہ جمعہ پر نہیں جانا۔چنانچہ اکیلے خود ہی جمعہ کیلئے نکلے۔راستے میں گاڑی خراب ہو گئی گاڑی کو ورکشاپ پہنچایا اس کے بعد اپنے قریبی کام کرنے والی جگہ پر چلے گئے تا کہ بعض امور نمٹا سکیں۔وہاں پہنچے ابھی کام شروع کیا ہی تھا تو لائٹ بند ہو گئی۔وہاں سے باہر نکلے تو بھائی سے ملاقات ہو گئی اور اس نے کہا کہ مجھے بھی جمعہ پر جانا ہے، لے جائیں۔ابھی یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ لائٹ آ گئی۔لیکن بہر حال جمعہ پر چلے گئے۔بجلی آنے پر کام شروع نہیں کیا بلکہ جمعہ کے لئے روانہ ہو گئے۔اگر کام میں مصروف ہوتے تو ہو سکتا تھا وقت کا پتہ نہ لگتا۔

ان کی اہلیہ محترمہ نے بتایا کہ میرے خاوند ایک مثالی شوہر تھے۔ہماری شادی قریباً بیس سال قبل ہوئی تھی۔ہمارا جائنٹ فیملی سسٹم تھا۔میرے شوہر نے ہر ایک کا خیال رکھا اور کبھی کسی کو شکایت کا موقع نہیں دیا۔ان کی نسبتی ہمشیرہ نے شہادت سے پہلے خواب میں دیکھا کہ مبشر بھائی سفید رنگ کی گاڑی میں ہیں جو

آسمان پر اڑتی جارہی ہے۔ان کی شہادت کے دودن بعدان کی بیٹی ماریہ مبشر نے خواب میں دیکھا کہ ’’ابو دروازے میں کھڑے مسکرار ہے ہیں تو پوچھا کہ آپ زندہ ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ میں تو ٹھیک ہوں اور آپ کے ساتھ ہوں‘‘۔شہید مرحوم نہایت سادہ طبیعت کے مالک ،رحم دل ،غریبوں کے ہمدردمحبت کرنے والے انسان تھے۔چھوٹوں اور بڑوں کی عزت کرنے والےاورسب میں ہردل عزیز تھے۔

اللہ تعالیٰ ان سب شہداء کے درجات بلند فرمائے۔ان کے بیوی بچوں کا حافظ وناصر ہو۔جن کے والدین حیات ہیں انہیں بھی ہمت اور حوصلہ سے یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔اوران کی نسلوں کے ایمانوں کوبھی مضبوط رکھے۔آئندہ نسلیں بھی صبر اور استقامت سے یہ سب دین پر قائم رہنے والے ہوں۔اللہ تعالیٰ ہمیشہ ان سب کو اپنی حفاظت اور پناہ میں رکھے۔

❁❁❁❁❁❁❁❁

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دورہ یورپ مارچ واپریل 2010ء کی مختصر رپورٹ

سٹراس برگ میں قیام کے دوران فیملی ملاقاتیں۔تقریب بیعت۔مختلف قومیتوں کے 27افراد نے دستی بیعت کا شرف حاصل کیا۔

امریکن قونصلیٹ Mr. Vincent Carver اور سٹراس برگ میں کیتھلک چرچ کے آرچ بشپ کی نمائندہ Michel Reeber کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات۔اسلامی تعلیمات کی روشنی میں عصر حاضر کے مسائل کے حل سے متعلق نہایت مفید اور دلچسپ گفتگو۔عبدالحلیم صاحب آف الجزائر کے گھر میں ورود مسعود۔سٹراس برگ سے روانگی اور مسجد فضل میں ورود مسعود

سٹراس برگ (فرانس) سے لندن واپسی تک کے سفر کی مختصر جھلکیاں

(رپورٹ:منیر احمد جاوید۔پرائیویٹ سیکرٹری)

بارھویں و آخری قسط

24/اپریل 2010ء

24اپریل 2010ءکو ہفتہ کے روز اسی ہوٹل کے ہال میں حضور انور نے فجر کی نماز پانچ بجکر22 منٹ پر احباب جماعت Strasbourg کے ساتھ ادا کی۔بعدازاں حضور انور اپنے کمرہ میں تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

11 بجے حضور انور نے فرنچ بولنے والے احباب کے ساتھ فیملی ملاقاتیں شروع فرمائیں اور مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والے 119 افراد کو شرف ملاقات سے نوازا۔ جن میں الجزائر، مراکش، تیونس، ترکی، مالی، سینیگال، بنگلہ دیش، کوسوو، ماڈاگاسکر، مارتینیق اور فرانسیسی شامل تھے۔دوران ملاقات حضور انور نے نومبائعین کو انگوٹھیاں عطا فرمائیں۔بعض کو قلم اور بچوں کو چاکلیٹ سے بھی نوازا۔ان ملاقاتوں کے دوران مالی کے ایک دوست نے درخواست کی کہ حضور مجھے انگوٹھی تحفہ میں دیں کیونکہ سب کے پاس ہیں اور میرے پاس نہیں۔حضور انور نے فرمایا اچھا! لیکن یہ ایک گروپ ملاقات تھی اور وہ آخر پر بائیں طرف بیٹھے تھے۔حضور انور نے دائیں طرف سے انگوٹھیاں دینی شروع کیں تو وہ پریشان ہوگئے۔حضور انور بھی ان کی پریشانی کی وجہ سمجھ گئے اور فرمایا کہ حضرت ابوھریرہؓ کے ساتھ بھی ایسا ہی واقعہ ہو چکا ہے۔حضور انور نے فرمایا کہ صحابہ دائرہ میں بیٹھے تھے اور حضرت ابو ہریرہؓ آخر میں بیٹھے تھے۔بھوک بھی انہیں سب سے زیادہ لگی تھی۔حضور ﷺ کو اس بات کا علم تھا مگر پھر بھی آپ نے دائیں طرف سے ہی شروع کیا تھا۔اسی لئے میں نے بھی دائیں طرف سے شروع کیا ہے۔لیکن آپ فکر نہ کریں۔آپ کو ضرور انگوٹھی ملے گی۔

الجزائر کے ایک دوست محمد احسن صاحب نے حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہوئے عرض کیا کہ حضور کچھ عرصہ سے مجھے اپنی ایمانی حالت کمزور نظر آتی ہے۔میں کافی پریشان ہوں۔مجھے کیا کرنا چاہیے؟ حضور انور نے فرمایا! تقویٰ کی حالتیں بدلتی رہتی ہیں۔شیطان ہر وقت حملہ کیلئے تیار رہتا ہے۔ایسی حالت میں لَاحَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَاِلَّا بِا للّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم پڑھتے رہنا چاہیے۔

ملاقات کے دوران حضور انور کو دو بچوں نے عربی ترانہ بھی سنایا۔Strasbourg جماعت کے صدر صاحب اپنے غیر احمدی بھائی کے ساتھ آئے ہوئے تھے۔حضور انور نے انہیں دیکھ کر فرمایا کہ آپ کے بھائی احمدی ہونے سے پہلے اچھے تھے یا اب اچھے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ اب اچھے ہیں۔حضور انور نے فرمایا :تو پھر آپ کیوں نہیں بیعت کرتے؟ اس پر انہوں نے جواب دیا کہ انشاءاللہ۔انشاءاللہ۔

بیعت کی تقریب

ملاقاتوں کا یہ سلسلہ ڈیڑھ بجے دوپہر تک جاری رہا۔ ایک بجکر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ نے نماز ظہر وعصر Holiday Inn کے ایک ہال میں پڑھائیں۔بعد ازاں دستی بیعت کا پروگرام تھا۔اس موقعہ پر مختلف قومیتوں کے 27 احباب نے حضور انور ایدہ اللہ کے دست مبارک پر بیعت کرکے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔ فالحمدللہ علیٰ ذلک۔

ان بیعت کرنے والوں کے اسماء بغرض دعا یہاں درج کئے جاتے ہیں:۔

1۔مکرم عبدالرحمٰن صاحب Malhay (مراکش)
2۔مکرم الحاج ابراہیم صاحب وفیملی (کردستان)
7 مکرم محمد شریف صاحب وفیملی (تیونس)
14۔مکرمہ بسمہ (Basma) صاحبہ (مراکش)
15۔مکرمہ نجلہ (Najla) صاحبہ (تیونس)
16۔مکرم رَجا صاحب (تیونس)
17۔مکرمہ وَفا صاحبہ (تیونس)
18۔مکرم یحیٰ صاحب (تیونس)
19۔Mr. Antonie (فرانس)
20۔Mrs. Richard Nicole اور بیٹی (فرانس)
22۔مکرم اکبر چوہدری صاحب وفیملی (بنگلہ دیش)
27۔Mrs. Khaliqa Karicha (مراکش)

اللہ انہیں ثبات قدم عطا فرمائے اور ان میں سے ہر ایک کو مسیح پاک علیہ السلام کے زندگی بخش پیغام کو آگے پہنچاتے چلے جانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

امریکن قونصلیٹ اور سٹراس برگ کے کیتھولک چرچ کے آرچ بشپ کے نمائندہ کی حضور سے ملاقات

چار بجکر 15 منٹ پر امریکن قونصلیٹ Mr. Vincent Carver سے ملاقات کی۔بعد ازاں سٹراس برگ کے Catholic Church کے آرچ بشپ کے نمائندہ Michel Reeber تشریف لائے اور وہ بھی اس ملاقات میں شامل ہوگئے۔یہ ملاقات تقریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہی اور اللہ کے فضل سے غیر معمولی طور پر تائید و قدرت الٰہی کا نشان ٹھہری۔ دوران ملاقات مہمانوں کی چائے وغیرہ سے تواضع کی گئی۔حضور انور نے ان کے سوالوں کے اس خوبصورتی سے جواب دیئے کہ الفاظ میں اس کا اظہار ممکن نہیں۔ ہر جواب پر حکمت اور دل کو متأثر کرنے والا تھا۔اس کی کسی قدر تفصیل یہاں بیان کی جاتی ہے۔

امریکن قونصلیٹ کی آمد پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ملاقاتوں والے کمرہ میں تشریف لائے اور باہمی علیک سلیک کے بعد آپ نے موصوف کو خوش آمدید کہا اور پھر فرمایا کہ یہاں سٹراس برگ میں میرے حالیہ دورے کا یہ چوتھا مقام ہے۔انہوں نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ میں یہاں امریکی قونصلیٹ ہوں۔اس پر حضور انور نے اپنے گزشتہ دورۂ امریکہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ 2008ء میں ہماری صدسالہ خلافت جوبلی کے حوالے سے دنیا بھر میں جو پروگرامز ہوئے ان کیلئے میں 6 دن امریکہ میں بھی رہا اور وہاں میرا زیادہ وقت جماعتی تقریبات اور پروگراموں کے سلسلہ میں Washington اور Pennsylvania میں گزرا جہاں ہمارا جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔اس کے بعد میں نے کینیڈا جانا تھا۔امریکہ میں ایک پروگرام کے دوران مجھے حاضرین کے سامنے اسلامی تعلیمات پیش کرنے کا بھی موقعہ ملا جس میں سینیٹرز،لوکل اتھاریٹیز، پروفیسرز، سکالرز اور دیگر پڑھے لکھے لوگ مدعو تھے۔

قونصلر صاحب نے حضور انور کی غیر معمولی مصروفیات کے تناظر میں چھٹیوں اور سیر وتفریح کے بارہ میں دریافت کیا تو حضور انور نے حالیہ دورہ سپین اور اٹلی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ کبھی وقت ملے تو انجوائے بھی کرتا ہوں۔قرطبہ میں میوزیم دیکھا۔اٹلی میں کفن مسیح کی نمائش تھی اسے بھی دیکھنے کا موقعہ ملا۔جناب قونصلر صاحب نے پوچھا کہ آپ USA میں اسلام کو کیسے دیکھتے ہیں؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آجکل دنیا میں اسلاموفوبیا ہے۔دیکھنے والی بات یہ ہے کہ آپ اسلام کو کیسے دیکھتے ہیں؟ اسلام ایک مذہب ہے۔دنیا میں جو آجکل Crises ہیں وہ مذہب کی وجہ سے نہیں بلکہ مشرق اور مغرب کے آپس کے مسائل کی وجہ سے ہیں۔ بعض مسلمان، اسلام کا نام لے کر اپنی طاقت کا مظاہرہ کرتے ہیں اور اس طرح اپنے مقاصد کا حصول چاہتے ہیں حالانکہ اسلام کسی قسم کی طاقت کے استعمال کی اجازت نہیں دیتا۔اسلام تو امن کا مذہب ہے۔نرمی کی تعلیم دیتا ہے۔باہمی احترام کی تعلیم دیتا ہے۔لیکن مسلمانوں کے

MOT
Cars: £38 Vans: £40
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

مختلف گروہوں کے مزعومہ لیڈرز اپنے مفادات کے حصول کی خاطر اسلامی تعلیم سے ہٹ کر ایک مخصوص طرزِ عمل اور رویہ اپنائے ہوئے ہیں۔قونصلر نے بتایا کہ میں نے USA میں ہائی سکول کی تعلیم کے دوران مختلف مذاہب کے مطالعہ کے ساتھ دیگر غیر مذہبی خیالات کو بھی پڑھا اور یہ سب پڑھ کر میں کچھ Confused سا ہوگیا تھا۔لیکن اب میں امریکہ کا نمائندہ ہوں۔ہم امن چاہتے ہیں اور مسائل کو حل کرنا چاہتے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر آپ القاعدہ اور دیگر اسلامی گروپوں کا ذکر کر رہے ہیں جن پر ان کے لیڈرز کا ہولڈ ہے اور جو طاقت کا استعمال کرتے ہیں تو کہتے وہ بھی یہی ہیں کہ ہم یہ سب کچھ امن کیلئے کر رہے ہیں۔اپنے ممالک کے امن کے لئے کر رہے ہیں لیکن ہمیں دیکھنا یہ ہے کہ کون سا راستہ صحیح ہے؟ یہ گروپ کہتے ہیں کہ ان کا راستہ درست ہے جبکہ مدمقابل ہر ملک یہ کہتا ہے کہ ان کا راستہ درست ہے۔قرآن کریم کہتا ہے کہ اگر ایک ملک دوسرے ملک پر حملہ کر دے تو دوسرے تمام ممالک مل کر اس ظالم کو روکیں۔ایک دفعہ بھی اگر اس تعلیم پر عمل ہوگیا تو دنیا میں انصاف اور امن قائم ہو جائے گا۔ ان معاملات کو حل کرنے کیلئے دلوں کو صاف کرنا ہوگا۔منفی سوچوں کو درست کرنا ہوگا۔انصاف کرنا ہوگا۔پھر دنیا میں لوکل سطح پر اور عالمی سطح پر انصاف ہوگا۔ورنہ ہر کوئی اپنے طرزِ عمل اور طریق کار کو انصاف پر مبنی کہتا رہے گا۔جب کوئی انسان اپنی مرضی دوسروں پر مسلط کرتا ہے اور اس کے مطابق حل نکالنے کی کوشش کرتا ہے تو پھر انصاف ناممکن ہو جاتا ہے۔اسلام تو کہتا ہے کہ جو خود اپنے لئے پسند کرو، وہی دوسروں کے لئے پسند کرو۔ دونوں فریق باہم گفتگو کر کے اگر ایک نکتے پر اکٹھے ہوں تو پھر ہی امن اور انصاف ممکن ہوگا۔کسی کو یہ نہیں دیکھنا چاہئے کہ یہ میرا ملک ہے اس لئے اس کے حق میں ہی معاملہ طے ہو۔انصاف ایک عالمگیر مقصد ہے جس کے حصول کیلئے چاہے کتنی ہی قیمت کیوں نہ ادا کرنی پڑے کرنی چاہئیے۔ اگر وہ قائم ہوگیا تو پھر ہی دنیا میں امن ہوگا اور انسانی حقوق بھی ادا ہوں گے۔

ہماری جماعت کا موقف یہ ہے کہ ہر قسم کے شدت پسند گروپ غلط ہیں اور یہ لوگ غلط راہ پر چل رہے ہیں۔ان کے اپنے مقاصد ہیں۔امن والا معاشرہ قائم کرنا اور امن کا حصول ان کا مقصد نہیں ہے۔ ہم ان کو ردّ کرتے ہیں۔ نامعلوم کون سا اسلام یہ لوگ پھیلانا چاہتے ہیں۔آجکل تو صرف مغرب نے ہی نہیں بلکہ دیگر مسلم ممالک نے بھی ان کو ردّ کر دیا ہے۔ان کی وجہ سے صرف امریکہ اور دوسرے مغربی ممالک ہی نہیں بلکہ پاکستان، افغانستان، عراق اور دیگر ممالک بھی Suffer کر رہے ہیں۔اس موقعہ پر امریکی قونصلر نے کہا کہ میرے لوگ بھی Suffer کر رہے ہیں۔9/11 کو تین ہزار لوگ مارے گئے تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ وہ براہ راست تو Suffer نہیں کر رہے۔ اسلام کے نام پر یہ دہشتگرد پاکستان یا عراق میں جو کچھ کر رہے ہیں اسے اگر دیکھا جائے تو یہ ہرگز صحیح اسلام نہیں ہے، کتنے ہی مظالم ہیں جو وہاں پر ہو رہے ہیں۔

امریکی قونصلر نے کہا کہ USA میں مذہب اور سیاست الگ الگ ہیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ ٹھیک ہے۔مذہب اور سیاست الگ الگ ہی ہونے چاہئیں۔پھر امریکی قونصلر نے کہا کہ مذہبی اکثریت والی حکومتوں میں تحمل اور برداشت کم ہوتا ہے۔اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جب کوئی کسی کا حق چھینے یا کسی کا حق ادا نہ کرے یا کوئی کسی کو اس کا حق نہ دے تو وہ خود حالات کو بگاڑنے والا ہو گا۔ اور میرے نزدیک جہاں بھی ایسا رجحان ہو وہاں معاشرے میں عدم برداشت کا رویہ پیدا ہوتا ہے۔امریکی قونصلر نے اس پر کہا کہ یہاں انسانی حقوق کا سوال پیدا ہوتا ہے کہ میرے اور حقوق ہیں اور دوسرے کے حقوق اور ہیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جواباً فرمایا کہ اگر مذہب کو لیں تو ہماری تعلیم یہ ہے کہ "جو تم اپنے لئے پسند کرو، وہی دوسروں کیلئے بھی پسند کرو۔"اگر یہ ہو جائے تو عدم تحمل اور عدم برداشت کا کہیں کوئی امکان نہیں رہتا۔اس پر امریکی قونصلر نے تائید کرتے ہوئے کہا کہ اگر ہر کوئی اس پر عمل کرے تو واقعی کوئی مسئلہ پیدا نہیں ہوتا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہاں، یقیناً یہی بات ہے اور ہم اسی کی تبلیغ کرتے ہیں۔اس پر امریکی قونصلر نے کہا کہ سکول کے بچوں کو یہ سکھانا چاہئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مسائل کی وجہ دراصل کسی گروپ یا پارٹی کے بڑے ہونے کی طمع ہے اور آجکل لالچ بہت زیادہ ہے۔ جہاں لالچ کی انتہا ہوگی وہاں انسان دوسروں کے حق کو مارے گا۔اگر دوسروں کا احترام کیا جائے تو دنیا بڑی خوبصورت اور Wonderful ہو جائے۔

اس موقعہ پر Archebishop آف سٹراس برگ کے نمائندہ Mr. Michel Reeber بھی تشریف لے آئے تو حضور انور نے کھڑے ہو کر ان کا استقبال کیا اور ملاقات کے لئے تشریف لانے پر شکریہ ادا کیا۔اور اس کے بعد پھر امریکن قونصلر کے ساتھ گفتگو کا سلسلہ جاری ہو گیا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انہیں پاکستان میں احمدیوں پر ہونے والے مظالم اور گزشتہ دنوں میں تین احمدیوں کی شہادت کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ انہی مظالم کی وجہ سے جماعت کے چوتھے خلیفہ کو لندن ہجرت کرنا پڑی۔ان کی وفات کے بعد پھر میں منتخب ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی یہ بات سن کر چرچ کے نمائندہ نے کہا کہ احمدیوں کی جو Persecution ہو رہی ہے میں اس سے بھی واقف ہوں۔اس کے بعد جب حضور انور نے امریکن قونصلیٹ سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ کو بھی اس کے بارہ میں کچھ علم ہے تو انہوں نے لاعلمی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ نہیں مجھے اس کا زیادہ علم نہیں ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بتایا کہ Main Stream مسلمان ہمیں مسلمان نہیں سمجھتے اور اس وجہ سے ہمیں تشدد کا نشانہ بناتے ہیں لیکن ہم مسلمان ہیں اور ہم اسلام کی صحیح تصویر دنیا کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔اس پر امریکی قونصلر نے انتخاب خلافت کے طریق کار کے بارے میں سوال کیا تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انہیں مختصراً انتخاب خلافت کمیٹی اور انتخاب کے بارہ میں بتایا۔

امریکی قونصلر نے جب ہٹلر کی قتل و غارت گری کا ذکر کیا تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اسلام کی تعلیم کے مطابق جو انسان دوسرے کا خون کرتا ہے، ناحق کسی کو قتل کرتا ہے تو وہ ایسے ہی ہے جیسے اس نے تمام انسانیت کو قتل کیا ہو۔جو بھی یہ کرے یا کرنے کا کہے اس کو اس کی سزا ملنی چاہئے خواہ وہ کوئی بھی ہو۔ جو چیز بھی انسانیت کو تباہ کرے وہ ہر انسان کو ردّ کرنی چاہئے۔امریکی قونصلر نے اس پر کہا کہ یہ دلچسپ Point ہے۔پھر موصوف نے بائیبل کے دس احکامات کا ذکر کیا جن میں قتل نہ کرنے کا بھی حکم ہے اور کہا کہ ان کی روشنی میں اب مذہب یا فلسفہ کے لحاظ سے فیصلہ کیسے ہوگا؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کے جواب میں فرمایا کہ اگر کوئی جرائم کا قصوروار ہے تو اسے ضرور سزا ملنی چاہئے ورنہ جرائم ختم نہیں ہوں گے۔ اگر ایسا قانون ہو کہ قاتل کو قتل نہ کیا جائے تو یہ جرم کبھی ختم نہیں ہوگا۔پھر آپ نے فرمایا کہ امریکہ کی بہت سی ریاستوں میں قاتل کی سزا قتل ہے اور اسلام بھی یہی کہتا ہے بلکہ بائیبل یعنی پرانے عہد نامہ کی تعلیم بھی یہی ہے۔امریکی قونصلر نے اس پر کہا کہ میں تو ایک ڈپلومیٹ ہوں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ خدا کو مانیں، اس کو محسوس کریں اور یقین کریں کہ وہ دیکھ رہا ہے اور انسان کے اعمال کو ریکارڈ کر رہا ہے۔ یہ احساس کہ میں اس کو جوابدہ ہوں، یہی تمام مسائل کا حل ہے اور یہی بات ہے جو اِنصاف اور امن سے متعلقہ سب مسائل کو حل کرسکتی ہے۔یہی ایک راستہ ہے پس اگر ایک خدا کو مانا جائے جو طاقتور ہے، ہمارا خالق ہے اور جس کو ہم سب جوابدہ ہیں تو یہی امر تمام مسائل کا حل ہے۔اس کے علاوہ اور کوئی دنیاوی حل نہیں ہے۔حضور انور نے فرمایا کہ میں سیاستدان نہیں ہوں ۔میں تو ایک مذہبی رہنما ہوں اور میرا یہ خیال ہے کہ ہمیں اصل تعلیم کی طرف لوٹ کر جانا ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مزید فرمایا کہ مغربی افریقہ میں احمدیوں کی کافی تعداد ہے۔ Millions میں ہیں۔ مثلاً گھانا میں ہماری بہت بڑی جماعت ہے۔گورنمنٹ ہو یا اپوزیشن, احمدی پارلیمنٹ کے ممبر ہیں۔منسٹرز ہیں، ڈپٹی منسٹرز ہیں۔وہاں کسی میٹنگ میں بحث ہو رہی تھی کہ جرائم کو کیسے ختم کیا جائے؟ کیسے کنٹرول کیا جائے؟ تو ان میں ایک احمدی بھی موجود تھا۔اس نے کہا کہ میں احمدی ہوں۔یہاں جیلوں میں مسلمان زیادہ ہیں۔ میں چیلنج کرتا ہوں کہ مجھے کوئی ایک احمدی قیدی دکھادو۔ چنانچہ ریکارڈ دیکھا گیا تو دوسرے مسلمان قید میں پائے گئے لیکن ایک بھی احمدی قید میں نہیں تھا۔ یہ تعلیم ہے جو ذہن کو بدلتی ہے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر مذہبی جماعت Committed ہو تو وہ اپنے لیڈر کے پیچھے چلے گی۔اس پر امریکی قونصلر نے کہا کہ صدر Obama امریکہ کو Portray کر رہا ہے تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ دعا کریں کہ وہ عیسائیوں اور مسلمانوں کو قریب لانے میں کامیاب ہو جائیں۔اگر ایسا ہوا تو وہ امن قائم کرنے کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔امریکی قونصلر نے صدر Obama کی قاہرہ میں کی گئی تقریر کا حوالہ دیا اور کہا کہ امریکی معاشرہ تحمل اور برداشت والا معاشرہ ہے۔تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ امریکہ میں ہماری بڑی جماعت ہے۔مساجد بھی ہیں۔ایفرو امریکن احمدی بھی ہیں لیکن احمدیوں اور غیر احمدیوں میں بڑا فرق ہے۔جس سے یہ حقیقت عیاں ہوتی ہے کہ تعلیم اور اس کے مطابق عملی زندگی سے انسانوں پر کیا کیا فرق پڑتا ہے۔

امریکی قونصلر نے اس پر کہا کہ محمد ﷺ، عیسیٰ علیہ السلام اور بدھا نے بھی اپنے قول پر عمل کیا؟ تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ان میں سے ہر ایک نے اپنے قول پر عمل کیا اور یہی ہم کہتے ہیں اور اس پر عمل بھی کرتے ہیں اور یہی امن کے مسئلہ کا حل ہے۔حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ میں لوگوں کو ان کے خالق کے قریب لانے کیلئے اور باہمی حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دلانے کیلئے آیا ہوں اور صرف اس کے علم کیلئے نہیں بلکہ اس تعلیم کو عملاً دکھانے کیلئے اور باہمی احترام قائم کرنے کیلئے آیا ہوں۔آج کے جو مسائل ہیں ان کے حل کیلئے ہمارے پاس گزشتہ انبیاء آدم، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ اور حضرت محمد ﷺ کی سنت ہے۔سب نے ایک ہی بات کی اور یہی صحیح تعلیم ہے۔اس ضمن میں حضور انور ایدہ اللہ نے دکھی انسانیت کی خدمت کیلئے جماعت Humanity first کے ذریعہ دنیا میں جو کام کر رہی ہے ان کا مختصر ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ USA میں بھی ہماری Humanity first ہے۔ہم ان امریکیوں کی بھی خدمت کر رہے ہیں جو بری حالت میں ہیں اور انہیں کھانا وغیرہ مہیا کر رہے ہیں۔امریکی قونصلر نے کہا کہ ہمارے ملک میں بہت لوگ مسائل کا شکار ہیں اور جب میں جرمن سیکھ رہا تھا تو ایک دفعہ ٹیچر نے ہمیں بعض ایسی باتیں بتائیں تو پھر ہم نے بھی بے گھر لوگوں اور بھوکے لوگوں کی مدد کی تھی۔

جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ Archebishop آف سٹراس برگ کے نمائندہ Mr. Michel Reeber بھی اسی دوران ملاقات کیلئے تشریف لائے۔ان سے جو باتیں ہوئیں وہ بھی مختصراً یہاں ہدیہ قارئین کی جاتی ہیں لیکن اس سے پہلے ان کا مختصر سا تعارف کروادوں۔موصوف نے مذہبی علوم میں ڈاکٹریٹ کیا ہوا ہے۔ویٹیکن میں پوپ کی طرف سے قائم کردہ بین المذاہب ہم آہنگی کی کونسل کے ذمہ دار رکن رہے ہیں۔عربی زبان جانتے ہیں۔ تین سال تک بیروت میں چرچ کی طرف سے متعین رہے۔وہاں یہ کچھ عرصہ قید بھی رہے لیکن معترف ہیں کہ مسلمانوں نے قید کے دوران بہت اچھا سلوک کیا۔ اس کے علاوہ کئی اور عرب ممالک میں بھی رہے اور وہاں کے مسلمانوں کی طرف سے خیر سگالی کے جذبات، اقدامات اور رویہ کے بڑے مداح ہیں۔ 22 سال تک پیرس میں پادریوں کی اس کانفرنس کے بھی ممبر رہے ہیں جو اسلام اور مسلمانوں سے تعلقات کے بارہ میں جائزہ لیتی ہے۔انہوں نے سب سے پہلے تو ملاقات کی دعوت دینے پر بہت شکریہ ادا کیا اور بڑی خوشی کا اظہار کیا۔موصوف نے برملا اس بات کا بھی اظہار کیا کہ میں بڑی باقاعدگی سے MTA پر آپ کے خطابات اور خطبات سنتا ہوں اور آپ اسلامی تعلیم کی جو تبلیغ کرتے ہیں اور جس طرح عالمگیر امن قائم کرنے کیلئے وعظ و نصیحت کرتے ہیں میں اسے قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔کچھ عرصہ پہلے میرا آپ کی جماعت کے مرکز Saint-Prix سے رابطہ ہوا تھا اور مجھے آپ کی مساعی کا مزید علم ہوا۔اس پر حضور انور ایدہ اللہ نے امریکی قونصلر کی طرف رخ کرتے ہوئے فرمایا کہ دیکھا آپ نے! ان کے اس بیان سے آپ کی باتوں کا جواب اور ہمارے موقف کی تائید ہوئی ہے۔انہوں نے بات کو آگے بڑھاتے ہوئے فرمایا کہ تینوں مذاہب یہودیت، عیسائیت اور اسلام کو جو چیز قریب لاتی ہے وہ یہی ہے کہ ہم سب ایک خدا پر ایمان رکھتے ہیں۔ ان کی یہ بات سن کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہی بات بیان فرمائی ہے کہ قُلْ یَـا اَھْـلَ الْـکِـتَـابَ تَـعَـالَـوْا اِلٰـی کَـلِمَۃٍ سَوَاءٍ بَیْنَنَاوَ بَیْنَکُمْ کہ تم یہودی یا عیسائی یا مسلمان ہو، ایک کلمہ یعنی خدائے واحد کی طرف آجاؤ تو اس سے سب مذاہب میں Hormony اور برداشت پیدا ہو جائے گی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا کہ اگر اسی طرح سب مذاہب مل کر ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر کوشش کریں تو اس سے دنیا میں امن پیدا ہو جائے گا اور (مسکراتے ہوئے امریکن قونصلیٹ کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ) ان کا مسئلہ بھی حل ہو جائے گا۔

پھر Mr. Michel Reeber نے فرمایا کہ چرچ کے ایک پادری فوگ تھے انہوں نے Fraternity اور Brother Hood کے نام سے ایک ادارہ بنایا تھا تا کہ غریبوں، ناداروں، یتیموں اور بے سہارا لوگوں کی مدد کی

جائے اور عالمگیر اخوت پیدا کی جائے تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انہیں بتایا کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے دعویٰ سے بہت پہلے مکہ والوں کی حلف الفضول نامی ایک کمیٹی میں شرکت کی تھی اور نبی بننے کے بعد بھی آپ فرمایا کرتے تھے کہ اگر مکہ والے آج بھی مجھے اس بات کی طرف دعوت دیں تو میں شامل ہونے کیلئے تیار ہوں۔ موصوف نے ایک کینیڈین سکالر کا بھی ذکر کیا کہ اس نے بہت محنت کے بعد اپنی علمی تحقیق کا یہ نتیجہ نکالا ہے کہ اس دنیا کا ایک خالق ہے، وہی ہماری حفاظت کرنے والا ہے اور وہی ہماری ہر ضرورت کا خیال رکھنے والا ہے اور وہ زندہ ہے۔ اگر اس پر یقین ہو تو امن کی بنیاد قائم ہو سکتی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس پر فرمایا کہ انہوں نے اپنی اس ریسرچ میں تمام مذاہب کی بنیادی تعلیمات کو Consolidate کر دیا ہے کیونکہ اسلام سے پہلے بھی ہر مذہب اور اس کے نبی نے اور پھر اسلام نے بھی یہی تعلیم دی ہے اور ایک زندہ خدا کا تصور پیش کیا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا کہ اگر اللہ پر ایمان ہو اور آخرت کی جزاء سزا پر یقین ہو تو دنیا میں خود بخود عدل اور انصاف قائم ہو جائے اور امن پیدا ہو جائے۔ اس لئے دنیا میں امن وسلامتی کے حصول کیلئے ہم سب کو اپنی حقیقی تعلیمات کی طرف واپس جانا ہوگا کیونکہ یہ مذہبی تعلیم ہی ہے جو انسان کو انسان بناتی ہے۔

یہ ملاقات ایک گھنٹہ تک جاری رہی اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اسلامی تعلیم کی جو پُرحکمت اور قابل عمل تشریح بیان فرمائی ہے اسے ان کے پانچویں خلیفہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی زبان مبارک سے سن کر یہ دونوں معزز مہمان سوا پانچ بجے نیک تمنّاؤں کے اظہار کے ساتھ رخصت ہوئے۔

عبدالحلیم صاحب آف الجزائر کے گھر میں ورود مسعود

مہمانوں کے تشریف لیجانے کے بعد حضور انور نے محترم امیر صاحب سے دریافت فرمایا کہ کون سے احمدی ہیں جو اس ہوٹل کے قریب رہتے ہیں؟ تو محترم امیر صاحب نے مقامی نائب صدر کو بلا کر ان سے حضور انور کے ارشاد کے بارہ میں پوچھا۔ انہوں نے دو فیملیوں کا ذکر کیا جن میں سے ایک پاکستانی اور دوسری الجزائر کے عبدالحلیم صاحب کی تھی۔ اس کے بعد حضور انور اپنے کمرہ میں تشریف لے گئے اور کچھ دیر بعد باہر تشریف لا کر فرمایا کہ چلیں باہر چلتے ہیں اور ساتھ ہی فرمایا کہ چلو اس عربی فیملی کے گھر چلتے ہیں۔ جب اس عربی دوست کو یہ اطلاع دی گئی کہ حضور انور اس کے گھر تشریف لا رہے ہیں تو اس کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ اس وقت ان کے جذبات کی جو کیفیت تھی اسے الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ حضور انور جب ان کے گھر پہنچے تو حضور انور نے عبدالحلیم صاحب سے فرمایا کہ صرف تین منٹ رکوں گا۔ انہوں نے عرض کیا کہ حضور تین سیکنڈ ہی سہی۔ آج آپ کے آنے سے تو یوں لگتا ہے جیسے میرا خدا میرے گھر میں آ گیا ہے۔ ان کا گھر نماز سینٹر کے طور پر بھی استعمال ہوتا ہے۔ حضور انور نے وہ نماز سینٹر دیکھا اور وہاں رکھی ہوئی کتابیں بھی دیکھیں اور پھر فرمایا کہ سٹراس برگ میں چاہے مسجد بن بھی جائے تو یہ گھر پھر بھی اس حلقہ کا مرکز رہے گا۔ مکرم عبدالحلیم صاحب نے حضور انور کے دورہ سے ایک ہفتہ قبل نماز سینٹر والے اس حصہ کے علاوہ باقی کا اپنا سارا گھر بھی جماعتی کاموں کیلئے دے دیا تھا۔ تہجد کے علاوہ نماز باجماعت، عاملہ کی میٹنگز اور ضروری اجلاسات وہیں ہوتے رہے اور ان کی اس خدمت کو خدا تعالیٰ نے اس رنگ میں قبول فرمایا کہ حضور انور ایدہ اللہ خود چل کر ان کے گھر تشریف لے گئے اور اسے برکتوں سے بھر دیا۔ اللہ انہیں ہمیشہ اپنے مخلص بندوں میں شمار فرمائے رکھے۔ آمین

اس کے بعد حضور انور نے Strasbourg شہر کی گاڑی میں بیٹھے بیٹھے کچھ دیر سیر کی اور اس شہر کے مختلف مشہور مقامات دیکھے اور پھر واپس ہوٹل تشریف لا کر شام سات بجکر 45 منٹ پر 10 پاکستانی فیملیوں کو ملاقات کا شرف بخشا۔ آخر پر محترم امیر صاحب فرانس کے ہمراہ پیرس سے آئے ہوئے افریقہ کے ملک مالی کے ایک بچے عزیزم جلیل عبدو نے ملاقات کی جو قبل ازیں پیرس میں نہیں مل سکا تھا اور اسے تحائف سے نوازا۔ 8 بجکر 45 منٹ پر حضور انور نے ہوٹل کے ہال میں مغرب وعشاء کی نمازیں پڑھائیں اور پھر اپنے کمرہ میں تشریف لے گئے۔

25/اپریل 2010ء

25 اپریل 2010ء بروز ہفتہ حضور انور ایدہ اللہ نے 5 بجکر 22 منٹ پر نماز فجر پڑھائی۔ حضور 8 بجے ناشتہ کے لئے نیچے ہال میں تشریف لائے اور ناشتہ کے بعد یہ فرماتے ہوئے واپس اپنے کمرہ میں تشریف لے گئے کہ ساڑھے نو بجے چلیں گے۔ تقریباً سوا نو بجے حضور انور سفر پر روانگی کیلئے نیچے تشریف لائے اور پہلے عاملہ اور ضیافت کی ٹیم کے ساتھ گروپ فوٹو بنوائی۔ پھر ساڑھے نو بجے اجتماعی دعا کے بعد اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مع قافلہ Chalons-en-Champagne کی طرف روانہ ہوئے جہاں نماز ظہر وعصر کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ 310km کے اس سفر میں قافلہ Verdun کے علاقہ سے ہوتا ہوا Chalons-en-Champagne پہنچا۔ رستہ میں گندم اور سرسوں کے پیلے پھولوں والے کھیت ہر طرف نظر آتے رہے۔ Verdun کا علاقہ پہلی جنگ عظیم میں میدان کارزار بنا رہا اور یہاں جنوری سے دسمبر 1916ء کے دوران تین سو (300) دنوں تک فرنچ اور جرمن سپاہیوں کے درمیان خون ریز جنگ لڑی گئی جس میں 62 ہزار سے زائد سپاہی مارے گئے۔ اسی راہ میں Valmy مقام بھی آتا ہے جہاں انگریزوں اور فرنچ کے مابین ایک سو سال تک جنگیں ہوتی رہی ہیں۔

Chalons-en-Champagne کا جو علاقہ ہے یہ فرانس میں شراب کی صنعت کی وجہ سے مشہور ہے۔ اس کی ہر گلی کے کونے پر شراب بنانے کا کارخانہ موجود ہے۔ الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس بدی کو مٹانے کیلئے جماعت کو یہاں ایک چھوٹا سا مشن ہاؤس اور جماعت بھی عطا فرما دی ہے۔ یہ سب لوگ پیارے آقا کے استقبال کیلئے اس جگہ جمع تھے۔ کھانے اور نمازوں کی ادائیگی کے بعد ایک بجکر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم امیر صاحب کی درخواست پر مقامی جماعت کے ساتھ ایک تصویر بنوائی اور اس کے بعد قافلہ تقریباً دو بجے Calais کی طرف روانہ ہوا۔ رستہ میں Calais سے تقریباً 100km پہلے سوا تین بجے ہم ایک سروس اسٹیشن Aire de Remaucourir پر کچھ دیر کیلئے رکے۔ یہاں حضور انور ایدہ اللہ نے فرانس کی جماعت کے امیر صاحب اور ان کی ٹیم کے ممبران سے الوداعی مصافحہ کیا اور محترم امیر صاحب کی درخواست پر انہیں اس شرط کے ساتھ معانقہ کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی کہ رونا نہیں۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ نے محترم امیر صاحب سے ان کی صحت کے بارہ میں بھی دریافت فرمایا جو کہ بیماری کے باوجود سفر کے تمام انتظامات میں ہمہ تن مصروف اور مستعد رہے۔ حضور انور ایدہ اللہ انہیں ایک طرف لے گئے اور بیماری کی علامتیں پوچھ کر ان کیلئے چند نسخے بھی تجویز فرمائے۔ تقریباً 5 بجے ہم Calais پورٹ پر پہنچے اور پھر امیگریشن وغیرہ کے مراحل سے گزر کر سوا چھ بجے Pride of Canterbury نام کے بحری جہاز میں سوار ہو گئے۔

جیسا کہ قبل ازیں ذکر ہو چکا ہے کہ ایک ماہ کے قلیل عرصہ میں حضور انور ایدہ اللہ اس سفر کے دوران تین بار فرانس تشریف لائے اور آپ نے فرانس کی مختلف جہتوں سے اس میں ورود فرمایا۔ یعنی آمد Calais کے رستے North کی طرف سے ہوئی۔ وہاں سے سنٹرل فرانس یعنی پیرس تک گئے اور پھر وہاں سے south-west میں Bordeaux کے راستہ سپین میں داخل ہوئے۔ دوسری دفعہ Perpignan کے رستہ South کی طرف سے داخل کر فرانس کے مشہور سیاحتی مرکز Cote d'azure سے ہوتے ہوئے فرانس اور اٹلی کے بارڈر یعنی Menton تک پہنچے اور پھر تیسری بار حضور انور کا قافلہ switzerland کے رستہ Basel کے مقام سے فرانس میں داخل ہوا جو North east کا علاقہ ہے اور اس طرح فرانس کے چاروں کونوں میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے بابرکت قدم پڑے۔ صرف فرانس کے اندر جو سفر طے کیا گیا اس کا فاصلہ تقریباً 2500 کلومیٹر بنتا ہے۔ حضور کا یہ سفر اپنے اندر کئی عظیم الشان نشان لئے ہوئے تھا۔ جن میں سے بعض تائید الٰہی کے نشانات ہم پچھلی رپورٹوں میں بیان کر چکے ہیں جنہیں ہم نے خدا تعالیٰ کے فضل سے خود کئی بار اپنی آنکھوں کے سامنے رونما ہوتے دیکھا اور میں اس یقین پر قائم ہوں کہ یہ سفر خدا تعالیٰ کی منشاء کے عین مطابق تھا اور اس کی نظر میں مقبول۔ اسی لئے اس نے بعض لوگوں کو اس سفر کے بارہ میں پہلے سے خوابیں بھی دکھا دی تھیں، حالانکہ ان کے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ حضور انور اس طرف سے گزرنے والے ہیں۔ اس ضمن میں دو خوابوں کو میں یہاں بیان کرنا چاہتا ہوں۔ ان میں سے ایک تو الجزائر سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کی ہے جو Menton میں حضور انور ایدہ اللہ سے ملنے کیلئے صبح کے وقت تشریف لائیں۔

وہ بیان کرتی ہیں کہ چند ماہ قبل میں نے ایک خواب دیکھا کہ مسجد سے اذان کی آواز سنائی دیتی ہے۔ میں بہت خوش ہوئی کہ یہاں تو کوئی مسجد نہیں مگر پھر بھی اذان کی آواز آ رہی ہے۔ اس پر مجھے بتایا گیا کہ تمہیں پتہ نہیں کہ یہاں خلیفۃ المسیح تشریف لا رہے ہیں اور آج جبکہ حضور فرانس کے جنوب کے اس حصہ میں تشریف فرما ہیں جہاں ہم رہتے ہیں تو میری یہ خواب اللہ کے فضل سے پوری ہو گئی ہے کیونکہ ایک ماہ پہلے تک تو کسی کو علم بھی نہیں تھا کہ حضور انور اس شہر میں آئیں گے اور یہاں قیام فرمائیں گے۔ الجزائر کے اس خاندان نے پچھلے سال رمضان میں بیعت کی تھی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تک ایک خاتون اپنے ایک بیٹے اور بیٹی کے ساتھ احمدی ہو چکی ہیں۔

اسی طرح جب 29 مارچ کو حضور انور سپین تشریف لے گئے اور محترم امیر صاحب حضور انور ایدہ اللہ کو سپین کے بارڈر تک چھوڑ کر پیرس واپس پہنچے تو انہیں بذریعہ ڈاک مراکش کی ایک خاتون کا بیعت فارم موصول ہوا جو فرنچ نیشنل ہیں۔ محترم امیر صاحب نے ان سے فون پر رابطہ کیا تو انہوں نے بتایا کہ میں کافی عرصہ سے MTA دیکھ رہی ہوں۔ کچھ عرصہ قبل میں نے رؤیا میں دیکھا کہ بہت سی احمدی گاڑیاں ادھر سے گزری ہیں اور میں بھی احمدیوں کی ایک گاڑی میں بیٹھ گئی ہوں۔ امیر صاحب نے ان سے پوچھا کہ آپ کون سی جگہ پر رہتی ہیں تو انہوں نے بتایا کہ Bordeaux کے علاقہ میں اور یہ وہی علاقہ ہے جہاں سے حضور انور ایدہ اللہ 29 مارچ کو اپنے قافلہ کی سات گاڑیوں کے ساتھ گزرے تھے اور ان میں سے ایک گاڑی میں خود حضور انور بھی بنفس نفیس تشریف فرما تھے۔ اس خاتون کی بیعت عین انہی دنوں کی تھی جو حضور انور ایدہ اللہ کے ادھر سے گزرنے کے دن تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس سفر کو اس رنگ میں بھی ایک الٰہی سفر بنا دیا کہ فرانس کے اس دورہ کے دوران وہاں جتنی بھی بیعتیں ہوئیں وہ فرانس کے چاروں کونوں سے تعلق رکھنے والے 35 لوگوں پر مشتمل تھیں۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک۔ اللھم ثبت اقدامھم۔

حضور انور ایدہ اللہ اپنے قافلہ کے ہمراہ فرانس کی پورٹ Calais سے شام سوا چھ بجے فیری کے ذریعہ انگلستان کی طرف روانہ ہوئے۔ انگلش چینل کو کراس کر کے فیری پونے سات بجے Port of Dover کے ڈاک یارڈ میں داخل ہوئی اور امیگریشن وغیرہ کے مرحلوں سے گزرنے کے بعد سات بجکر 10 منٹ پر جب ہم باہر پہنچے تو آگے محترم امیر صاحب یو کے، مرکزی دفاتر کے نمائندگان اور عمومی ٹیم کے خدام استقبال کیلئے آئے ہوئے تھے۔ باہر آتے ہی ان کی گاڑیاں ہمارے قافلہ کے آگے اور پیچھے اپنی اپنی جگہ لگ گئیں اور قافلہ مسجد فضل لندن کی طرف روانہ ہو گیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ قریباً ایک ماہ کے سفر کے بعد ساڑھے آٹھ بجے شام بخیر وعافیت واپس لندن پہنچ گئے، جہاں بڑے چھوٹے، مرد وزن بڑی تعداد میں اپنے پیارے محبوب آقا کے استقبال کیلئے جمع تھے۔ مسجد فضل کے عین سامنے لجنہ اور ناصرات کھڑی استقبالیہ نظمیں اور ترانے گا رہی تھیں جبکہ محمود ہال کے دائیں طرف والے پلاٹ میں خدام واطفال اور انصار دورویہ کھڑے تھے اور وہاں جامعہ احمدیہ یو کے کے طلباء خیر مقدمی نظمیں پڑھ رہے تھے۔ ہر طرف جھنڈیاں لگی ہوئی تھیں اور فضا نعروں سے گونج رہی تھی۔ ہر چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا کہ آج ان کا محبوب کامیاب وکامران ان میں واپس لوٹ کر آیا تھا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

حضور انور ایدہ اللہ کی معیت میں جن خوش نصیبوں کو اس تاریخی سفر پر ساتھ جانے کی سعادت نصیب ہوئی ان کے اسماء بغرض ریکارڈ یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

1۔ حضرت سیدہ امۃ السبوح صاحبہ مدظلہا العالی
(حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)
2۔ مکرم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب سلمہ اللہ
3۔ مکرم صاحبزادی ھبۃ الرؤوف صاحبہ سلمہا اللہ
(بیگم مرزا وقاص احمد صاحب)
4۔ عزیزم سعد شریف احمد سلمہ اللہ
5۔ مکرم فاتح احمد ڈاہری صاحب (انچارج انڈیا ڈیسک)
6۔ مکرمہ صاحبزادی امۃ الوارث فرح صاحبہ سلمہا اللہ
(دختر حضور انور ایدہ اللہ)
7۔ عزیزم منصور احمد سلمہ اللہ
8۔ عزیزہ یسریٰ فاتح سلمہا اللہ
9۔ مکرم سید محمد احمد صاحب (نائب افسر حفاظت۔ لندن)
10۔ مکرم بشیر احمد صاحب
(اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری۔ لندن)
11۔ خاکسار منیر احمد جاوید (پرائیویٹ سیکرٹری)

باقی صفحہ 16 پر ملاحظہ فرمائیں

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط وکتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD,
LONDON SW19 3TLU.K.

بذریعہ e-mail رابطہ قائم کرنے کے لئے پتہ یہ ہے:-

mahmud@tiscali.co.uk
mahmud.a.malik@gmail.com

حضرت میاں خیرالدین صاحبؓ

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 4/جولائی 2008ء میں حضرت میاں خیرالدین صاحبؓ کا مختصر ذکرخیر شامل اشاعت ہے۔

حضرت میاں صاحبؓ جنوری 1889ء میں قادرآباد (متصل قادیان) میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد حضرت میاں محمد بخش صاحبؓ ابتداء میں ہی احمدی ہوگئے تھے۔ وہ فرمایا کرتے تھے جب میں نجاری کا کام سیکھنے لگا تو حضورؑ کو دعا کے لئے عرض کیا تو حضورؑ نے دعا کی جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے بے حد برکت دی۔ چنانچہ مستری صاحبؓ کو حضورؑ کی خدمت کا شرف بھی حاصل ہوتا رہا بلکہ ایک بار خود حضرت مسیح موعودؑ بھی اُن کے پاس قادرآباد تشریف لے گئے۔

حضرت میاں خیرالدین صاحبؓ نے باقاعدہ بیعت 1904ء میں کی۔ آپؓ حضرت اقدسؑ کی صداقت کے ایک عظیم نشان کے عینی شاہد بھی تھے۔ جب طاعون پھوٹی اور قادرآباد میں بھی بہت سے لوگ بیمار ہوگئے جن میں آپؓ کے والد حضرت میاں محمد بخش صاحبؓ بھی شامل تھے، تو آپؓ اپنی والدہ کے ساتھ حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؓ کی والدہ نے سارا حال بیان کیا تو حضورؑ نے ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی اور میز کی دراز سے ایک نربسی (جدوار) کی گھنڈی دی اور فرمایا کہ اس کو رگڑ کر پھوڑے پر لگاؤ اور چار پانچ آنے کے پیسے بھی دیئے۔ اور یہ حکم دیا کہ تم رَبِّ کُلّ شیئٍ خادمک ...... بہت پڑھو اور لوگوں کو بھی پڑھاؤ۔ آپؓ کی والدہ کی درخواست پر یہ دعا ایک کاغذ پر لکھ دی۔ اور یہ بھی فرمایا کہ تم گھروں سے نکل جاؤ اور لوگوں سے بھی کہہ دو کہ وہ بھی گھروں سے نکل جائیں۔ تب آپؓ نے گھر آکر اپنے والد کی چارپائی گاؤں کے باہر درختوں کے نیچے بچھائی اور لوگوں کو بھی کہا کہ تم گھروں سے نکل جاؤ۔ آپؓ بیان فرماتے ہیں کہ جو اُن میں سے نکلے وہ بچ گئے اور باقی سب کے سب موت کا شکار ہوئے اور ہم نے حضورؑ کے حکم کے مطابق نربسی کی گھنڈی پھوڑے پر لگائی اور دعا بکثرت پڑھی اور سب لوگوں کو یاد کروائی۔ تب اللہ تعالیٰ نے حضورؑ کی دعا اور علاج سے آپؓ کے والد کو شفا بخشی۔

حضرت میاں خیرالدین صاحبؓ کو حضرت مسیح موعودؑ کے عہد مبارک کی بعض مرکزی تعمیرات میں خدمت بجالانے کا موقع بھی ملا۔ قادرآباد کے صدر جماعت بھی رہے۔ پاکستان بننے کے بعد احمدنگر متصل ربوہ میں آباد ہوئے۔ یہاں بھی سیکرٹری ضیافت رہے۔ مہمانوں کی خدمت شوق سے کرتے تھے۔ طبیعت میں بہت فروتنی اور ملنساری تھی۔ اکثر وقت تلاوت قرآن میں گزرتا۔ خود بھی نمازوں کے پابند تھے اور دوسروں کو بھی تاکید کیا کرتے تھے۔ موصی اور صاحب رؤیا تھے۔ 4/جولائی 1949ء کو احمدنگر میں وفات پائی۔

حضرت حاجی چودھری عبدالحمید خانصاحبؓ

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 4 جولائی 2008ء میں مکرم منیب احمد صاحب نے اپنے دادا حضرت حاجی چودھری عبدالحمید خانصاحب کاٹھگڑھیؓ کا ذکرخیر کیا ہے۔

حضرت حاجی چوہدری عبدالحمید خانصاحب کاٹھگڑھی غالباً 1890ء میں کاٹھگڑھ ضلع ہوشیار پور میں پیدا ہوئے۔ آپ چوہدری غلام نبی خاں صاحب کے بیٹے اور چوہدری غلام احمد خانصاحب رئیس آف کاٹھ گڑھ کے بھتیجے تھے جنہیں 1910ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے انجمن راجپوتان ہند کا صدر مقرر کیا تھا۔ یہ سارا خاندان 1900ء میں احمدیت میں داخل ہوگیا تھا۔

حضرت حاجی صاحبؓ نے کسی سکول میں تو تعلیم حاصل نہ کی لیکن لکھنا اور پڑھنا جانتے تھے۔ آپ کبڈی کے اچھے کھلاڑی تھے اور بہت جفاکش اور بہادر تھے۔ 05-1904ء میں پہلی بار قادیان جاکر حضرت مسیح موعودؑ کی زیارت کی۔ آپؓ کو طاعون بھی ہوئی تھی۔ لیکن آپؓ نے کوئی علاج نہ کروایا لیکن خداتعالیٰ کے فضل سے بچائے گئے اور لمبی عمر پائی۔ 1947ء میں آپؓ کئی نوضلع جھنگ میں رہنے کے بعد 1951ء میں ضلع خوشاب میں اپنی الاٹ شدہ زرعی زمین پر چلے گئے۔ زمین کو آباد کیا اور وہاں جماعت قائم کی اور کچھ عرصہ صدر جماعت بھی رہے۔ 1969ء میں آپؓ کو حج بیت اللہ کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔

آپ خلفاء احمدیت کی بے حد اطاعت کرتے تھے۔ بہت مہمان نواز اور غریب پرور تھے۔ تمام مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ آپ نے اپنی اولاد کی ہر طرح سے تربیت کی۔ ہمیشہ سرڈھانپ کر رکھنے کی تلقین کرتے تھے۔ آپ کے پانچ بیٹے اور چھ بیٹیاں تھیں۔ دو بیٹوں اور پانچ بیٹیوں کی وفات کا صدمہ بڑے صبر سے برداشت کیا۔ آپ کی وفات 18/اپریل 1985ء کو گڑھ موڑ ضلع جھنگ میں ہوئی اور بوجہ موصی ہونے کے قطعہ صحابہ بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔

مکرم سید محمود احمد صاحب آف برازیل

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 8 جولائی 2008ء میں مکرم اقبال احمد نجم صاحب کے قلم سے محترم سید محمود احمد صاحب آف برازیل کا ذکرخیر شامل اشاعت ہے۔

مکرم سید محمود احمد صاحب سے میری پہلی ملاقات 22 جولائی 1985ء کو ہوئی جب خاکسار حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ارشاد پر برازیل میں احمدیہ مشن کے قیام کا جائزہ لینے کے لئے وہاں پہنچا۔ آپ نے میرا استقبال کرتے ہوئے کہا کہ حضور نے مجھے آج سالگرہ کا عمدہ تحفہ ارسال فرمایا ہے یعنی اس روز ان کی سالگرہ تھی۔ آپ اس وقت بینک میں اکانومسٹ تھے اور نیتا رائے کے شہر میں رہتے تھے۔ آپ کا ایک گھر جزیرہ پاکیتا میں بھی ہے۔ چھ میل قطر کا یہ جزیرہ بہت ہی خوبصورت ہے۔ آپ مجھے اسی مکان میں لے گئے اور ایک کمرہ مجھے دیدیا۔ ہر ویک اینڈ پر آپ اپنی فیملی کے ساتھ وہاں آتے اور بڑے اہتمام سے میری مہمان نوازی کرتے۔ جماعتی دستور کا ترجمہ پرتگالی زبان میں ہم دونوں کرتے کیونکہ اس وقت ہم اتنے بڑے ملک میں دو ہی احمدی تھے۔

آپ کی برازیلی اہلیہ نے اس مکان میں دس گیارہ کتے پالے ہوئے تھے جن کی بظاہر کوئی ضرورت نہیں تھی۔ ان کی خوراک پر بھی بہت خرچ اٹھتا تھا اور گند بھی بہت ڈالتے تھے گو صفائی کے لئے ایک نوکر بھی تھا مگر وہ تساہل سے کام لیتا تھا اور ان کی وجہ سے میں اپنا کمرہ بھی بند رکھنے پر مجبور تھا۔ میں نے سید صاحب سے بات کی تو کہنے لگے کہ شادی سے قبل ہم میاں بیوی کا یہ معاہدہ ہوا تھا کہ ہم ایک دوسرے کے مذہب میں دخل نہیں دیں گے۔ وہ کہتی ہیں کہ جانور رکھنا اور ان کا خیال رکھنا میرے مذہب میں ہے۔ لہٰذا آپ مجھے مجبور سے نظر آئے۔ میں خاموش ہوگیا۔ میں نے دعا بھی کی کہ مولا ان کتوں سے نجات دے۔ کچھ روز بعد مَیں دو ہفتہ کے لئے پارا گوائے چلا گیا۔ جب واپس آیا تو مجھے کوئی کتا نظر نہ آیا۔ نوکر نے بتایا کہ میرے جانے کے بعد کتے ایک ایک کر کے مرنے لگے۔ ایک ہمسائی نے یہ خیال ظاہر کیا کہ مشنری انہیں زہر نہ دے گیا ہو کیونکہ کتے اسے پسند نہیں تھے۔ پھر کتے کی لاش قبر سے نکلوا کر پوسٹ مارٹم کرائی گئی جس سے اُنہیں اطمینان ہوا کہ زہر نہیں دیا گیا اور ندامت پیدا ہوئی۔ پھر خرگوش اور بیٹر رکھے گئے۔

میں تقریباً چھ ماہ اُن کے ہاں رہا اور پھر اُن کے اصرار کے باوجود ریودے جنیرو شہر میں منتقل ہوگیا تا کہ تبلیغ کے کام کو بڑھایا جاسکے۔ وہاں ایک کمرہ کا فلیٹ لیا گیا۔ آپ تقریباً روزانہ ہی وہاں تشریف لاتے۔ ظہر وعصر کی نماز ہم باجماعت پڑھتے۔ جلد ہی ابتدائی تعارفی پمفلٹ اور ’’میں احمدیت کو کیوں مانتا ہوں؟‘‘ بڑی تعداد میں شائع کروائے گئے۔ اور ایک رات ہم دونوں نے پانچ ہزار اہم افراد کے نام پیکٹ تیار کرکے حوالہ ڈاک کردیئے پھر قریباً 10 ہزار اخبارات ورسائل کو اور اتنی ہی لائبریریوں کو بھی احمدیہ لٹریچر بھجوادیا گیا۔ آپ میرے ساتھ رات دن کام کرتے تھے۔ بہت لائق تھے اور احمدیت کے عاشق تھے۔ خدمت خلق کا جذبہ آپ میں کوٹ کوٹ کر بھرا تھا۔ بہت مہمان نواز تھے۔ قربانی اور ایثار کے پتلے تھے۔ کراچی کے تین نوجوانوں نے کولمبیا میں زمین خریدی جو چٹیل پہاڑی نکلی۔ وہ لٹ پٹ کر آ گئے تو آپ نے ان کو ہم وطن ہونے کی وجہ سے سہارا دیا اور کئی سال تک وہ آپ کے مکان میں مقیم رہے۔ بینک میں اپنے ہم جلیسوں سے بھی بہت احترام کا تعلق رکھتے تھے۔

مجھے ایک دن پیغام بھجوایا کہ میری اہلیہ کی جاننے والی ایک بڑی عمر کی خاتون کا مشغلہ پینٹنگ ہے۔ وہ جزیرہ والے مکان میں آ رہی ہیں، آپ بھی آجائیں اور انہیں تبلیغ کریں۔ مَیں نے جاکر اُن کو ’’مسیح ہندوستان میں‘‘ اور ’’اسلامی اصول کی فلاسفی‘‘ پڑھنے کو دی تو وہ پینٹنگ چھوڑ کر مطالعہ میں لگ گئیں۔ انہوں نے 20 سال قبل ایک کشف بھی دیکھا تھا چنانچہ وہ احمدی ہوگئیں اور بعد میں میری تحریک پر وقف بھی کردیا اور پھر وہ لندن آگئیں۔ حضورؒ کے ارشاد پر تیس پینتیس سال کی ضروریات کا خیال رکھتے ہوئے کتب اور پمفلٹ ترجمہ کرائے گئے اور ہم دونوں نے پرتگالی زبان میں ترجمہ قرآن کریم بھی تیار کیا اور حضورؒ نے آپ یعنی سسٹر امینہ ایدل وائز دیاز کو پہلی احمدی خاتون مربی بھی قرار دیا۔ سسٹر امینہ جب پرتگال میں مشن رجسٹرڈ کرانے گئیں تو اسی دوران پروفیسر طاہر مغل صاحب نے ارجنٹائن میں جماعت کو رجسٹرڈ کروایا اور وہاں ایک فلیٹ بھی جماعت کے لئے خریدا۔

محترم سید محمود احمد صاحب 2/اکتوبر 2007ء کو وفات پاگئے۔ آپ کی تدفین بھی جزیرہ پاکیتا کے قبرستان میں ہوئی۔

محترم ملک محمد جہانگیر جوئیہ صاحب

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 12/جولائی 2008ء میں مکرم نصیر احمد بدر صاحب کے قلم سے محترم ملک محمد جہانگیر جوئیہ صاحب ایڈووکیٹ کا ذکرخیر شائع ہوا ہے جو 14 جون 2008ء کو وفات پاگئے۔

خاکسار کی بطور مربی سلسلہ پہلی تقرری 1989ء میں ضلع خوشاب میں ہوئی تو محترم ملک محمد جہانگیر صاحب سے ملاقات ہوئی۔ میرے تصور کے برعکس آپ کی سادہ طبیعت اور عاجزی وانکساری نے خاکسار کو متأثر کیا اور جوں جوں ان کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا تو دل میں ان کی قدر وعزت بھی بڑھتی گئی۔ جماعت سے محبت اور خلیفہ وقت کی اطاعت ان کے ہر قول وفعل سے خوب عیاں ہوتی تھی اور جماعت کی خدمت کرنے والوں خصوصاً کا بے حد احترام کرتے تھے۔ بڑے پیار سے راہنمائی بھی کرتے اور دعا پر بھی زور دیتے۔ معمول کی خدمات کو بھی اتنا سراہتے کہ دل خودبخود اس سے بڑھ کر خدمت کرنے پر مائل ہوجاتا۔

محترم ملک صاحب کا چیمبر وکالت کے لئے کم اور جماعتی کاموں اور دعوت الی اللہ کے لئے زیادہ استعمال ہوتا تھا۔ کئی مقدمات بھی ہوئے لیکن بڑی جرأت اور بہادری سے ان کا سامنا کرتے تھے۔ ایک موقع پر مکرم جاوید احمد جاوید صاحب مربی سلسلہ اور محترم ملک صاحب کو مخالفین نے سخت ایذائیں دیں یہاں تک کہ ان کی آنکھوں میں مرچیں ڈال دیں۔ لیکن انہوں نے کلمہ طیبہ کو اپنے سینے سے جدا نہ کیا۔ ان کا جذبہ دیکھ کر دوسروں کے دل میں بھی قربانی کا مادہ پیدا ہوتا۔ ایک موقع پر جب پولیس نے انہیں کلمہ کا بیج لگانے پر گرفتار کیا تو ان کے ساتھ ایک سو خدام نے بھی کلمہ سینوں پر سجا کر گرفتاری پیش کردی۔

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 26 جون 2008ء میں مکرم عبدالجلیل عباد صاحب کا کلام شامل اشاعت ہے۔ اِس کلام میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے۔

کچھ عجب منظر زمیں پر جلوہ گر ہونے کو ہیں
اِذن نامے آسماں سے اِن کو اب ملنے کو ہیں
ربِّ واحد کی قسم ہوگی خلافت محترم
اِس کے قدموں میں زمین و آسماں جھکنے کو ہیں
آگ کو گلزار کر دے گا خلافت کا وجود
پیار کی بانہوں میں ساری نفرتیں مٹنے کو ہیں
بے صدا گلیاں زمانے کی لگی دینے ہیں چاپ
قافلے خوشبو کے لگتا اِن میں پھر چلنے کو ہیں

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
23rd July 2010 – 29th July 2010

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or +44 20 8875 4273 or fax +44 20 8874 8344

Friday 23rd July 2010

00:00 MTA World News & Khabarnama
00:40 Tilawat
00:50 Insight & Science and Medicine Review
01:25 Liqa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 4th June 1998.
02:25 Historic Facts: part 36.
03:00 MTA World News & Khabarnama
03:50 Tarjamatul Qur'an Class: an in-depth explanation of Qur'anic verses. Recorded on 10th November 1994.
04:55 Jalsa Salana UK 2008: concluding address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, on 27th July 2008.
06:05 Tilawat, Dars-e-Hadith, Insight & Science and Medicine News Review
07:05 Majlis Ansarullah UK Ijtema: concluding address delivered by Huzoor on 5th November 2006.
07:50 Siraiki Service
08:45 Reply to Allegations: an Urdu programme with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra), replying to allegations made against the Jama'at, rec. on 28th April 1994.
10:05 Indonesian Service
11:00 Seerat Sahaba Rasool (saw)
12:00 Live Friday sermon
13:10 Tilawat, Dars-e-Hadith, Insight & Science and Medicine Review
14:00 Bengali Service
15:05 Real Talk
16:00 Khabarnama: daily international Urdu news.
16:15 Friday Sermon [R]
17:25 Majlis Ansarullah UK Ijtema [R]
18:05 MTA World News
18:30 Arabic Service
20:35 Insight & Science and Medicine Review
21:10 Friday Sermon [R]
22:20 Food for Thought
22:50 Reply to Allegations [R]

Saturday 24th July 2010

00:05 MTA World News & Khabarnama
00:40 Tilawat, Dars-e-Hadith & International Jama'at News
01:50 Liqa Ma'al Arab: rec. on 9th June 1998.
02:45 MTA World News & Khabarnama
03:15 Friday Sermon: rec. on 23rd July 2010.
04:25 Rah-e-Huda: interactive talk show answering questions about the Ahmadiyya Muslim Community.
06:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & International Jama'at News
07:00 Jalsa Salana Germany 2008: an address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, on 23rd August 2008, from the ladies Jalsa Gah.
08:05 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Recorded on 24th May 1997. Part 1.
09:10 Friday Sermon [R]
10:25 Indonesian Service
11:25 French Service
12:25 Tilawat
12:45 Live Intikhab-e-Sukhan: poem request programme
13:45 Bangla Shomprochar
14:50 Talaba Jamia kay Saath Aik Nasisht with Huzoor, recorded on 17th December 2010.
16:05 Khabarnama
16:25 Live Rah-e-Huda: interactive talk show.
18:05 MTA World News
18:35 Arabic Service
20:35 International Jama'at News
21:05 Talaba Jamia kay Saath Aik Nasisht [R]
22:25 Rah-e-Huda [R]
23:55 Friday Sermon [R]

Sunday 25th July 2010

01:05 MTA World News
01:20 Yassarnal Qur'an
01:40 Tilawat
01:50 Liqa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 10th June 1998.
02:50 Khabarnama
03:05 Friday Sermon: rec. on 23rd July 2010.
04:20 Faith Matters
05:20 Wayne Clements' Art Class
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Bustan-e-Waqfe Nau class with Huzoor, recorded on 18th December 2004.
07:25 Faith Matters
08:30 The Honey Bee
09:00 Jalsa Salana Germany 2008: concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, on 24th August 2008.
10:05 Indonesian Service
11:00 Spanish Service: Spanish translation of Friday sermon. Recorded on 8th June 2007.
12:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
12:25 Yassarnal Qur'an
12:45 Bengali Service
13:55 Friday Sermon [R]
15:00 Bustan-e-Waqfe Nau class [R]
16:00 Khabarnama: daily international Urdu news.
16:30 Faith Matters [R]
17:35 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 MTA World News
18:30 Arabic Service
20:35 Bustan-e-Waqfe Nau class [R]
21:35 The Honey Bee [R]
22:10 Friday Sermon [R]
23:15 Kuch Yaadain Kuch Baatain

Monday 26th July 2010

00:00 MTA World News & Khabarnama
00:40 Tilawat
00:50 Yassarnal Qur'an
01:15 International Jama'at News
01:50 Liqa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 11th June 1998.
03:00 MTA World News & Khabarnama
03:35 Friday Sermon: rec. on 23rd July 2010.
04:35 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking guests. Recorded on 18th April 1998. Part 1.
05:20 Kuch Yaadain Kuch Baatain
06:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & International Jama'at News
07:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) class with Huzoor, recorded on 25th April 2009.
08:05 Seerat-un-Nabi (saw)
08:40 Le Francais C'est Facile: lesson no. 95.
09:00 Rencontre Avec Les Francophones: French mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 6th April 1998.
10:00 Indonesian Service: Indonesian translation of the Friday sermon delivered on 21st May 2010.
11:15 Jalsa Salana Speeches: a speech delivered by Muhammad Inam Ghauri on the character of the Holy Prophet Muhammad.
12:00 Tilawat & International Jama'at News
13:00 Bangla Shomprochar
14:05 Friday Sermon: rec. on 17th July 2009.
15:15 Jalsa Salana Speeches [R]
16:00 Khabarnama: daily international Urdu news.
16:20 Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) class with Huzoor, recorded on 25th April 2009.
17:35 Le Francais C'est Facile [R]
18:00 MTA World News
18:30 Arabic Service
19:30 Liqa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 16th June 1998.
20:30 International Jama'at News
21:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) class [R]
22:10 Jalsa Salana Speeches [R]
22:55 Friday Sermon [R]

Tuesday 27th July 2010

00:00 MTA World News & Khabarnama
00:30 Tilawat, Dars-e-Hadith, Insight & Science and Medicine Review
01:30 Liqa Ma'al Arab: rec. on 16th June 1998.
02:35 Le Francais C'est Facile: lesson no. 95.
03:00 MTA World News & Khabarnama
03:40 Rencontre Avec Les Francophones: French mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 6th April 1998.
04:50 Jalsa Salana UK 2009: opening address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 27th May 2009.
06:00 Tilawat, Dars-e-Malfoozat, Insight & Science and Medicine Review
07:10 Children's class with Huzoor recorded on 22nd January 2004.
08:15 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking guests. Recorded on 18th April 1998. Part 2.
09:15 Spectrum: the Aids virus.
10:00 Indonesian Service
11:00 Sindhi Service: Sindhi translation of the Friday sermon delivered on 11th September 2009.
12:10 Tilawat, Insight & Science and Medicine Review
12:55 Yassarnal Qur'an
13:10 Bangla Shomprochar
14:10 Lajna Imaillah UK Ijtema: concluding address delivered by Huzoor on 19th November 2006.
15:00 Children's class [R]
16:05 Khabarnama: daily international Urdu news.
16:20 Question and Answer Session [R]
17:15 Yassarnal Qur'an [R]
17:30 Historic Facts
18:00 MTA World News
18:30 Arabic Service
19:30 Arabic Service: Arabic translation of Friday sermon delivered on 23rd July 2010.
20:30 Insight & Science and Medicine Review
21:05 Children's class [R]
22:10 Lajna Imaillah UK Ijtema [R]
23:05 Real Talk

Wednesday 28th July 2010

00:00 MTA World News & Khabarnama
00:35 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
01:10 Yassarnal Qur'an
01:25 Liqa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 17th June 1998.
02:30 Learning Arabic: lesson no. 15.
03:15 MTA World News & Khabarnama
03:45 Spectrum: the Aids virus.
04:10 Question and Answer Session
05:05 Lajna Imaillah UK Ijtema: concluding address delivered by Huzoor on 19th November 2006.
06:05 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35 Land of the Long White Cloud
07:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class with Huzoor recorded on 29th February 2004.
08:05 An Introduction to Ahmadiyyat
09:05 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking guests. Recorded on 10th May 1998.
10:10 Indonesian Service
11:05 Swahili Service
12:05 Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30 Yassarnal Qur'an
12:50 From the Archives: Friday sermon delivered on 3rd May 1985 by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra).
14:20 Bangla Shomprochar
15:25 Jalsa Salana UK 2009: opening address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, on 24th July 2009.
16:25 Khabarnama
16:40 Question and Answer Session [R]
17:45 MTA World News
18:00 Dars-e-Hadith
18:15 Arabic Service
19:15 Liqa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 7th July 1998.
20:10 An Introduction to Ahmadiyyat [R]
21:10 Jalsa Salana UK 2009 [R]
22:10 From the Archives [R]

Thursday 29th July 2010

00:00 MTA World News & Khabarnama
00:20 Tilawat
00:30 Yassarnal Qur'an
00:45 Liqa Ma'al Arab
01:40 MTA World News
02:00 An Introduction to Ahmadiyyat
02:55 From the Archives: rec. on 3rd May 1985.
04:30 Land of the Long White Cloud: part 9.
04:55 Jalsa Salana UK 2009: opening address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, on 24th July 2009.
06:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:35 Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) class with Huzoor recorded on 22nd February 2009.
07:50 Faith Matters: part 39.
08:55 English Mulaqat: English question and answer session with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra), recorded on 20th March 1994.
09:55 Indonesian Service
10:55 Pushto Service
11:45 Tilawat
12:15 Yassarnal Qur'an
12:50 Bengali Service: Bengali translation of the Friday sermon, recorded on 23rd July 2010.
13:55 Tarjamatul Qur'an Class: an in-depth explanation of Qur'anic verses, recorded on 16th November 1994.
15:10 Masih Hindustan Main: a discussion on the book by the Promised Messiah (as).
16:00 Jalsa Salana UK 2010 Inspection
18:05 Yassarnal Qur'an [R]
18:30 Arabic Service
20:35 Faith Matters [R]
21:35 Jalsa Salana UK 2010 Inspection [R]
23:40 Tarjamatul Qur'an Class

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London
TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)
ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org
Vol 17 Friday 16 July , 2010 Issue No. 29

بقیہ: رپورٹ دورہ حضور انور از صفحہ 13

کے علاوہ عملہ حفاظت کے کارکنان

12۔مکرم ناصر احمد سعید صاحب
13۔مکرم سخاوت احمد باجوہ صاحب
14۔مکرم محمود احمد صاحب
15۔مکرم نصیر الدین ہمایوں صاحب
16۔مکرم خواجہ عبدالقدوس صاحب

شامل تھے۔ نیز شعبہ مخزن التصاویر کے کارکن مکرم عمیر علیم صاحب کو بھی اس سفر پر حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ جانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ جبکہ ایم ٹی اے کے بعض کارکنان بھی خطبات جمعہ اور دیگر پروگراموں کی Live ٹرانسمیشن کیلئے شریک سفر ہونے کی سعادت پاتے رہے۔ جن میں سے مکرم منیر عودہ صاحب، مکرم خالد کرامت صاحب اور مکرم سہراب ذیشان صاحب کو زیادہ دنوں تک حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ رہنے کی توفیق ملی۔ بارک اللہ لھم و لنا۔ آمین

سفر یورپ کی یہ روئیداد نامکمل رہے گی اگر میں قرآن کریم کی ان آیات اور سورتوں کا ذکر نہ کروں جن کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نمازوں میں بالعموم تلاوت فرماتے ہیں اور سفر کے دوران بھی انہی کی تلاوت کا التزام جاری رہا۔ ضمناً یہ بھی ذکر کردوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی نمازوں کیلئے بعض مخصوص آیات اور سورتوں کا انتخاب فرمایا ہوا تھا اور وہ ہمیشہ انہی کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ میرا ایمان ہے کہ خلفائے احمدیت نے اپنے اپنے بابرکت عہدوں میں جو انتخاب فرمائے تھے یقیناً وہ خدا کی منشاء کے تابع اور زمانے کی ضرورتوں اور تقاضوں کے پیش نظر ہوں گے۔ اس لئے احباب کو چاہئیے کہ جس قدر ممکن ہو سکے وہ اپنی نمازوں میں ان کی تلاوت کا اہتمام کیا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز روزانہ نمازوں میں جو تلاوت فرماتے ہیں وہ حسب ذیل ہے:۔

دن	نماز	پہلی رکعت	دوسری رکعت
جمعہ	فجر	سورۃ الاسراء آیات 79 تا 85	سورۃ الکہف آیات 2 تا 11
	مغرب	سورۃ الفیل	سورۃ القریش
	عشاء	سورۃ الضحی	سورۃ التین
ہفتہ	فجر	سورۃ البقرہ آیات 1 تا 8	سورۃ البقرہ آیات 9 تا 17
	مغرب	سورۃ الفلق	سورۃ الناس
	عشاء	آیۃ الکرسی	سورۃ البقرہ آخری آیت
اتوار	فجر	سورۃ الکہف آیات 103 تا 107	سورۃ الکہف آیات 108 تا 111
	مغرب	سورۃ الفلق	سورۃ الناس
اتوار	عشاء	سورۃ حم سجدہ آیات 31 تا 33	سورۃ حم سجدہ آیات 34 تا 37
سوموار	فجر	سورۃ البقرہ آیات 285 تا 287	سورۃ آل عمران آیات 191 تا 195
	مغرب	سورۃ الفلق	سورۃ الناس
	عشاء	سورۃ الحشر آیات 19 تا 22	سورۃ الحشر آیات 23 تا 25
منگل	فجر	سورۃ البقرہ آیات 255 تا 258	سورۃ آل عمران آیات 26 تا 31
	مغرب	سورۃ الکافرون	سورۃ النصر
	عشاء	سورۃ الزلزال	سورۃ التکاثر
بدھ	فجر	سورۃ الکہف آیات 103 یا 107	سورۃ الکہف آیات 108 تا 111
	مغرب	سورۃ الفلق	سورۃ الناس
	عشاء	سورۃ الشمس	سورۃ الضحی
جمعرات	فجر	سورۃ البقرہ آیات 285 تا 287	سورۃ آل عمران آیات 191 تا 195
	مغرب	سورۃ الفلق	سورۃ الناس
	عشاء	سورۃ الضحی	سورۃ الم نشرح

آخر پر خاکسار سب سے پہلے تو اپنے مولا کریم کا شکر ادا کرتا ہے جس نے اس ناچیز کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس سفر پر جانے کی توفیق بخشی اور پھر اپنے پیارے آقا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہے جنہوں نے اپنے اس حقیر غلام کو اس تاریخی سفر میں اپنے ساتھ لیجانے کی سعادت سے بہرہ مند فرمایا، ورنہ یہ عاجز تو من آنم کہ من دانم کے مصداق اپنی حالت اور حیثیت کو اچھی طرح جانتا ہے۔ حسن و احسان کے اس پیکر وجود کیلئے میرے دل کا حال یہ مصرعہ بڑی خوبی سے بیان کر رہا ہے۔

قربان تست جان من اے یار محسنم

اس رپورٹ کی تیاری میں مدد کرنے والے تمام دوستوں کا بھی خاکسار یہاں شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہے جن میں ان ممالک کے امراء، مبلغین اور کئی دوسرے دوست شامل ہیں جو میری درخواست پر مختلف قسم کی معلومات اکٹھی کر کے مجھے مہیا کرتے رہے اور اس کی Typing کر کے میرا ہاتھ بٹاتے رہے۔ فجزاھم اللّٰہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ آمین

کسی شاعر کے چند اشعار اپنے پیارے آقا کی نذر کرتے ہوئے اس رپورٹ کو ختم کرتا ہوں۔

تجھے نصیب ہوں مسکراہٹیں تو جہاں رہے سکھی رہے
کوئی غم نہ تیرے قریب ہو تیرا جیون خوشی سے بھرا رہے
تو جہاں چلے صبا چلے تو جہاں رکے بہار ہو
تیری جس طرف بھی اٹھے نظر وہاں موسم گُل کھلا رہے

آمین ثم آمین

○○○

کفالتِ یتامیٰ فنڈ

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یتامیٰ کے حقوق کا خیال رکھنے کے بارہ میں کئی جگہ ارشاد فرمایا ہے۔ جماعت احمدیہ عالمگیر خدا تعالیٰ کے فضل سے جہاں دکھی انسانیت کی خدمت کئی طریق سے کر رہی ہے وہاں تیموں کی کفالت کی بھی توفیق پا رہی ہے۔ احمدیت کی دوسری صدی کے استقبال کے شکرانہ کے طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک سو یتیم بچوں کی کفالت کرنے کا اعلان فرمایا تھا۔ اُس وقت کئی مخلصینِ جماعت نے اس تحریک میں حصہ لیا۔ جس سے نہ صرف پاکستان میں ایک سو یتامیٰ کی کفالت کے اخراجات پورے ہو رہے ہیں۔ بلکہ اب یہ سلسلہ ایک سو یتیم بچوں کی کفالت سے بڑھ کر سینکڑوں خاندانوں اور ہزاروں بچوں کی کفالت تک پھیل چکا ہے۔ اور اس فنڈ کے ذریعے خدا تعالیٰ کے فضل سے کئی یتیم بچّے نہ صرف اپنے پاؤں پر کھڑے ہو چکے ہیں بلکہ اس فنڈ میں مالی معاونت کی توفیق بھی پا رہے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 23 جنوری 2004ء کے خطبہ جمعہ میں اس تحریک کو پوری دنیا تک پھیلاتے ہوئے اُمراءِ جماعت کو اپنے اپنے ملک میں احمدی یتامیٰ کی پڑھائی اور کھانے پینے وغیرہ کے اخراجات کا جائزہ لے کر کام کرنے کی ہدایت فرماتے ہوئے مالی لحاظ سے مضبوط حضرات کو اس نیک کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تحریک فرمائی تھی۔

پھر حضور انور نے 26 فروری 2010ء کے خطبہ جمعہ میں انگلستان، امریکہ، کینیڈا، یورپ اور پاکستان کے مخیّر حضرات کو یتامیٰ فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے کی تحریک فرماتے ہوئے فرمایا کہ گھر کے افراد کے حساب سے 10,7 پونڈز سالانہ بھی دیں تو بہت بڑا بوجھ ان یتامیٰ کا سنبھالا جا سکتا ہے جن کی کفالت کا انتظام یکصد یتامیٰ کمیٹی کر رہی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ مخیّر حضرات اس سے زیادہ بھی دے سکتے ہیں۔

اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے پاکستان سے باہر کے کئی ممالک خصوصاً افریقہ، ہندوستان، بنگلہ دیش اور سری لنکا وغیرہ میں بھی کفالتِ یتامیٰ کا کام وسیع ہو چکا ہے۔ جو احباب ربوہ میں یتامیٰ کی کفالت کے بارہ میں معلومات حاصل کرنا چاہیں وہ پاکستان میں اِس تحریک کے سیکرٹری جو کہ نائب ناظر ضیافت ہیں سے وکالت مال لندن کی وساطت سے رابطہ کر کے مزید معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ پاکستان سے باہر کی جماعتوں سے تعلق رکھنے والے وہ احباب جماعت جو افریقہ یا دوسرے پسماندہ ممالک کے یتیم بچوں کی کفالت کے کارِ خیر میں حصہ لینے کے خواہشمند ہوں وہ حسبِ توفیق اپنی اپنی جماعت میں ادائیگی کر سکتے ہیں یا براہ راست AMJ (احمدیہ مسلم جماعت) کے نام پر چیک لندن بھی بھجوا سکتے ہیں۔

مخلصین جماعت جن کو اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی عطا کی ہوئی ہے۔ ان سے اِس کارِ خیر میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے کی درخواست ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ایڈیشنل وکیل المال لندن)

○○○

بقیہ: مصالح العرب از صفحہ 4

پیارے آقا نے بہت شفقت فرمائی اور میری والدہ صاحبہ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

احمدی ہونے کے بعد مجھے حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی انگریزی زبان میں تالیف My Mother کا عربی میں ترجمہ کرنے کی بھی سعادت ملی جو بفضلہٖ تعالیٰ اب چھپ چکی ہے۔

ستمبر 2009ء میں ہم حضور انور کی دعا اور مشورہ سے لندن شفٹ ہو گئے۔ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہمیں مسجد فضل لندن کے قریب گھر مل گیا ہے۔ جہاں سے حضور انور کی اقتداء میں نماز پڑھنے کی سعادت نصیب ہوتی ہے اور خدا کے افضال وانوار ہر آن نازل ہو رہے ہیں۔ فالحمدللہ علیٰ ذلک۔

(باقی آئندہ)

معاندِ احمدیت، شریروں، فتنہ پردازوں اور معصوموں کا خون بہانے والے ظالموں کے شر سے بچنے کے لئے ایک دعا

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے